

لَطَائِفُ الْمَدِينَةِ

(عکس مبینی بر نسخہ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمہ اللہ

(۱۰۰۵-۱۰۴۱ھ / ۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبدالاحد محدث بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰-۱۷۱۴ء)



تحقیق و تعلق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی



حَوْزَةُ نَقْشَبَنْدِيَه

کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجیری سٹریٹ، جویری محلہ داتا گنج بخش لاہور پاکستان

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

www.maktabah.org

محمد اقبال مجددی

(مرتب کتاب حاضر)

- ۱۔ پیدائش: ۱۵ ستمبر ۱۹۵۰ء بمقام قصور (من مضافات لاہور) پنجاب، پاکستان
- ۲۔ تعلیم: ایم اے تاریخ (درجہ اول) پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- ۳۔ شغل: ایسوسی ایٹ پروفیسر و صدر شعبہ تاریخ گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور
- ۴۔ تالیفات

تذکرہ علمائے ساہووالہ، احوال و آثار سید شرافت نوشاہی، احوال و آثار عبداللہ خویشگی
 قصوری، مقامات مظہری (تحقیق و تعلیق و ترجمہ)، حسانت الحرمین (تحقیق و تعلیق و ترجمہ)،
 مافوظات شریفہ شاہ غلام علی دہلوی (تحقیق و تعلیق) اثبات المولد والقیام (تحقیق و تقدیم)
 رشحات عنبریہ (تحقیق و تقدیم)، حدیقۃ الاولیاء (تحقیق و تعلیق)، مقامات معصومی (تحقیق و تقدیم و
 ترجمہ)، احوال مشائخ کبار (تحقیق و تعلیق)، زاد المعاد (تحقیق و تقدیم و ترجمہ)،
 معمولات مظہریہ (تحقیق و تقدیم و تعلیق) کمالات مظہریہ (تحقیق و تعلیق) بشارات مظہریہ (تحقیق و
 تعلیق)، تذکرہ علماء و مشائخ پاکستان و ہند (مجموعہ مقالات) زیر طبع

۵۔ مقالات

اب تک تقریباً ایک ہزار تحقیقی مقالات دنیا کے موقر جرائد میں طبع ہو چکے ہیں یہ
 مضامین معارف (اعظم گڈھ، دارالمصنفین)، برہان (دہلی، ندوۃ المصنفین)، مجلہ علوم اسلامیہ
 (علی گڈھ)، اورینٹل کالج میگزین (لاہور)، مجلہ تحقیق (لاہور)، صحیفہ (لاہور) بصائر (کراچی)
 اردو دائرہ معارف اسلامیہ پنجاب یونیورسٹی لاہور (۱۶۔ مقالات)، دانشنامہ جہان اسلام،
 تہران (۲۰ مقالات)، دانشنامہ زبان و ادب فارسی در شبہ قارہ (۲۵۰ مقالات)، تہران، ایران۔

لَطَائِفُ الْمَدِينَةِ

(عکس مدنی بر نسخہ خطی منحصر بفرد)

احوال حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس

(۱۰۰۵-۱۰۴۱ھ / ۱۵۹۶-۱۶۶۱ء)

تالیف

شیخ عبدالاحد محدث بن خواجہ محمد سعید سرہندی

(۱۰۵۰-۱۱۲۶ھ / ۱۶۴۰-۱۷۱۴ء)



تحقیق و تطبیق و ترجمہ

محمد اقبال مجددی



حَوْزَةُ نَقْشِ بَنْدِيهِ

کاشانہ شیر تابی ہرکان نمبر ۵، جمیری سٹریٹ سجوری محلہ داتا گنج بخش لاہور

۱۴۲۵ھ — ۲۰۰۴ء

سلسلہ مطبوعات حوزہ نقشبندیہ۔ 2 جملہ حقوق محفوظ

نام کتاب	: لطائف المدینہ
مولف	: شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی
تحقیق و تعلیق و ترجمہ	: پروفیسر محمد اقبال مجددی
باہتمام	: صاحبزادہ میاں جمیل احمد شرقی پوری نقشبندی مجددی
پروف ریڈنگ	: محمد عالم مختار حق
کمپوزنگ	: محمد عاصم لطیف
مطبع	: آر۔ زیڈ پیکچرز، ۲۔ کورٹ سٹریٹ لوئر مال، لاہور
اشاعت	: بار اول، نومبر ۲۰۰۴ء
تعداد	: ۵۰۰
قیمت	:

لابیریری کیٹلاگ کارڈ

وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ

لطائف المدینہ (ملفوظات و مکاشفات.....)

تصوف۔ تاریخ ۱۔ وحدت، عبدالاحد بن خواجہ محمد سعید سرہندی، مولف

۲۔ محمد اقبال مجددی، تحقیق و تعلیق و اردو ترجمہ ۳۔ عنوان ۶۹۷ ۹۲۲

ناشر

حوزہ نقشبندیہ، کاشانہ شیر ربانی، مکان نمبر ۵، اجنیری سٹریٹ، جویری محلہ، داتا گنج بخش، لاہور

فون: 042-7313356, 0300-4243812, 0300-4641828

E-mail: qsrd04@yahoo.com

E-mail: srd04@hotmail.com

www.sher_e_rabbani.com

بقول حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ:

”اس شیخ (احمد سرہندی مجدد الف ثانی) کے صاحبزادے جو ابھی کم سن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار اور عجیب استعداد کے مالک ہیں مختصر یہ کہ شجرہ طیبہ ہیں اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے“
[کلیات خواجہ باقی باللہ (۶۵ مکتوب)]

حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں:
”عروج و زوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا“
(حضرات القدس ۲/۲۳۶)

”(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے“
(ایضاً ۲/۲۳۷)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عرض ناشر

ہم عرصہ دراز سے نقشبندی سلسلہ کی کتابیں شائع کر رہے ہیں اب خالص علمی و تحقیقی کتب اور مخطوطات کی اشاعت کے لیے حوزہ نقشبندیہ کے نام سے ایک ادارہ تشکیل دیا ہے اس کے شائع شدہ پروگرام کے مطابق ”سلسلہ نقشبندیہ کے ایسے خطی نسخے جو منحصر بفرد ہوں کے عکس شائع کیے جائیں گے“ تاکہ ان کے دیگر نسخے دریافت ہونے پر تقابل و تصحیح کے بعد دنیا میں ان کی اشاعت ممکن ہو سکے۔

حوزہ نقشبندیہ کے کارکن صد مبارک باد کے مستحق ہیں کہ اس پروگرام کو آگے بڑھاتے ہوئے اس سلسلے کا پہلا نادر الوجود قلمی نسخہ ”لطائف المدینہ“ شائع کیا جا رہا ہے جو حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ کے احوال پر مشتمل ہے جسے آپ کے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت نے سترہ سال کی عمر میں حضرات مجددیہ کے قیام حرمین الشریفین کے دوران (۱۰۶۸ھ/۱۶۵۸ء) اہل عرب کی استدعا پر آپ کے حین حیات تالیف کیا تھا اس کا چونکہ اب تک صرف ایک یہی خطی نسخہ دریافت ہوا ہے اس لیے اس کا عکس شائع کیا جا رہا ہے۔

اس پر مفصل مقدمہ، ملخص اردو ترجمہ اور مختصر تعلیقات پروفیسر محمد اقبال مجددی نے لکھے ہیں مخطوطہ کے مولف شیخ وحدت سرہندی قدس سرہ کے احوال و آثار پہلی مرتبہ اتنی تفصیل کے ساتھ لکھے گئے ہیں امید ہے اہل علم اس سے استفادہ کریں گے۔

دعاء جو

میاں جمیل احمد شرقپوری

صدر حوزہ نقشبندیہ

حوزہ نقشبندیہ، لاہور

سجادہ نشین درگاہ حضرت میاں شیر محمد شرقپوری نقشبندی مجددی

۸ جولائی ۲۰۰۳ء

فہرست مندرجات

۴	عرض ناشر	۱۔
۷	مقدمہ	۲۔
۹	حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ	۳۔
۱۳	اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ	۴۔
۲۶	نیاں حضرت مجدد الف ثانی اورنگ زیب کی مصاحبت میں	۵۔
۲۶	حضرات مجددیہ کا سفر حرمین الشریفین	۶۔
۲۹	شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی (مولف لطائف المدینہ)	۷۔
۲۹	ولادت	۸۔
۲۹	تعلیم	۹۔
۳۰	کسب سلوک	۱۰۔
۳۳	اسفار حج	۱۱۔
۳۷	ایک غلط فہمی کا ازالہ	۱۲۔
۴۰	بحیثیت شاعر	۱۳۔
۴۵	تالیفات حضرت وحدت	۱۴۔
۶۲	ایک اور غلط فہمی کا ازالہ	۱۵۔
۶۵	حیات حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ	۱۶۔
۶۹	لطائف المدینہ (مختصر اردو ترجمہ)	۱۷۔
۷۲	مقالہ اول	۱۸۔

۷۲	انتساب طریقہ نقشبندیہ	- ۱۹
۷۳	انتساب طریقہ قادریہ	- ۲۰
۷۴	انتساب طریقہ چشتیہ	- ۲۱
۷۵	طریق مصافی	- ۲۲
۷۵	سند حدیث	- ۲۳
۷۶	سند مشکوٰۃ	- ۲۴
۷۷	مقالہ ثانی	- ۲۵
۷۷	مقالہ ثالث	- ۲۶
۷۸	مقالہ رابع	- ۲۷
۸۲	مقالہ خامس	- ۲۸
۸۳	تعلیقات	- ۲۹
۹۰	ماخذ مقدمہ و حواشی	- ۳۰
۹۷	شجرات و دستاویزات (علکیات)	- ۳۱
۱۱۱	لطائف المدینہ (عربی متن کے خطی نسخہ کا عکس)	- ۳۲
۱۹۲	تخریج آیات رسالۃ لطائف المدینہ	- ۳۳

مقدمہ

حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ

حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی رحمۃ اللہ علیہما لطائف المدینہ کے صاحب سوانح ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے چار بڑے صاحبزادگان تھے، حضرت خواجہ محمد صادق (۱۰۰۰-۱۰۲۵ھ) حضرت خواجہ محمد سعید (۱۰۰۵-۱۰۷۱ھ) حضرت خواجہ محمد معصوم (۱۰۰۷-۱۰۷۹ھ) اور حضرت شاہ محمد یحییٰ (ف ۱۰۹۶ھ)

حضرت مجدد الف ثانی کے شیخ بزرگوار حضرت خواجہ باقی باللہ علیہ الرحمت (ف ۱۰۱۲ھ) نے حضرت مجدد الف ثانی کے فرزندوں کو ”اسرار الہی“ فرمایا ہے، لکھتے ہیں: ”اس شیخ کے صاحبزادے جو ابھی کم سن ہیں اللہ تعالیٰ کے اسرار ہیں، عجیب استعداد کے مالک ہیں۔ مختصر یہ کہ شجرہ طیبہ ہیں، اللہ تعالیٰ ان کو پروان چڑھائے“

حضرت خواجہ محمد سعید آپ کے دوسرے صاحبزادے تھے آپ کی ولادت شعبان ۱۰۰۵ھ کو ہوئی، ابھی بیس سال کے تھے کہ آپ کے بڑے بھائی حضرت خواجہ محمد صادق کا ۱۰۲۵ھ کو طاعون کی وبا کے دوران انتقال ہو گیا، چونکہ خواجہ محمد صادق ایک ذی علم اور متقی فرزند تھے آپ کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اب ایسا فرزند کہاں سے ملے گا؟ آخر اللہ تعالیٰ نے حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کو وہ تمام صفات عطا فرمائیں جو ان کے برادر بزرگ میں موجود تھیں۔ ۲

حضرت خواجہ محمد سعید ابھی چار پانچ سال کے تھے کہ شدید بیمار ہو گئے، کمزوری کے غلبہ میں آپ سے پوچھا گیا کہ کیا چاہتے ہو تو انہوں نے بے ساختہ کہا کہ حضرت خواجہ (باقی باللہ) کو چاہتا ہوں حضرت مجدد الف ثانی فرماتے ہیں کہ میں نے یہ بات

۱۔ باقی باللہ خواجہ، کلیات، مکتوب ۶۵، زبدۃ المقامات ۳۰۹

۲۔ ایضاً ۳۱۰

حضرت خواجہ کی خدمت میں عرض کی تو آپ نے فرمایا:

محمد سعید نے رندی اور رقابت اختیار کر کے غائبانہ طور پر ہماری نسبت اچک لی! حضرت خواجہ نے اپنے مکتوبات بنام حضرت مجدد الف ثانی میں حضرت خواجہ محمد سعید کو شفقت اور محبت سے یاد فرمایا ہے۔

حضرت خواجہ محمد سعید جب سن شعور کو پہنچے تو اپنے والد گرامی سے پڑھا اور پھر اپنے برادر بزرگ خواجہ محمد صادق کی خدمت میں بھی تحصیل کی اور حضرت شیخ محمد طاہر لاہوری (ف ۱۰۴۰ھ) کے حضور تکمیل کی اس وقت آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی! اسی عمر میں آپ نے علوم منقول و معقول کا کامل استعداد کے ساتھ درس دینا شروع کر دیا تھا۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے بعض معتبر کتب درسیہ پر حواشی و تعلیقات بھی لکھے ان میں سے مشکوٰۃ المصابیح پر حواشی میں آپ نے ان احادیث کی صحت اور اہمیت پر بحث کی ہے جو ائمہ حنفیہ کا مآخذ ہیں علمائے ان تعلیقات کو پسند کیا ہے! آپ کا حاشیہ خیالی بھی بہت متین ہے جس میں خاص بقاء بقائے بیان کیے ہیں! آپ نے حضرت مجدد الف ثانی کے حین حیات ”عدم رفع سبابہ در تشہد“ کے موضوع پر رسالہ بھی تالیف کیا تھا جس کا حضرت مجدد الف ثانی نے خود ذکر فرمایا ہے:

”فرزند ارشدی محمد سعید دریں باب (رفع سبابہ) رسالہ می نویسد چوں

بہ بیاض برسد فرستادہ خواہد شد“

۱۔ ایضاً ۳۰ حضرات القدس ۲/۲۳۳

۲۔ ایضاً

۳۔ زبدۃ المقامات ۳۱۱

۴۔ حضرات القدس ۲/۲۳۳

۵۔ مجدد الف ثانی مکتوبات ۱/۳۱۲/۶۶۲

خواجہ محمد ہاشم کشمی لکھتے ہیں:

”اس مخدوم زادہ سلمہ اللہ بتقریب عدم رفع سبابہ در تشہد بمذہب مختار حنفیہ رسالہ بنگاشہ بودند و فرمودند مقصد آنست کہ الویت عدم رفع بہ ثبوت رسد علمائے کہ مثبت رفع سبابہ بودند در اقامت جواب متخیر ماندند“

حضرت خواجہ محمد سعید کی صرف یہی تصانیف ہیں جن کا معاصرین نے تذکرہ کیا ہے ۲۔ آپ کے مکتوبات آپ کے صاحبزادے علامہ محمد فرخ نے مرتب کیے جو لاہور سے طبع ہو چکے ہیں۔

حضرت خواجہ محمد سعید نے سلوک کی تعلیم اپنے والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی سے حاصل کی اور تاحیات منازل سلوک میں عروج کی مشق جاری رہی جو حضرت مجدد الف ثانی کے مکتوبات ۳ اور خود مکتوبات سعید یہ سے عیاں ہے۔

آپ اپنے حضرت والد کے اسرار کو سب سے زیادہ جاننے والے تھے آپ کی روحانیت کی تعریف کرتے ہوئے حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا

عروج و زوال کے کسی مقام پر میں محمد سعید کے بغیر نہیں گیا ۴

حضرت مجدد الف ثانی نے یہ بھی فرمایا کہ جب میرا نزول حضرت شیخ عبدالقادر

۱۔ زبدۃ المقامات ۳۱۰ حضرات القدس ۲/۲۳۵ عمدۃ المقامات ۲۲۷-۲۲۸ حضرات مجددیہ کے مابین رفع سبابہ اور عدم رفع سبابہ کے موضوع پر اختلاف رہا ہے اس موضوع پر حضرات کے رسائل کی تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو مقامات مظہری پر ہمارے تعلیقات ۲۵۵-۳۹۳-۳۹۴ (طبع دوم)

۲۔ محترم ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے تحقیقات نام کی ایک کتاب خواجہ محمد سعید سے منسوب کی ہے جو ان کی نہیں ہے تفصیل کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان ”ایک غلط فہمی کا ازالہ“ ملاحظہ کریں۔

۳۔ تفصیل کے لیے دیکھیے معارف مکتوبات امام ربانی مرتبہ محمد نعیم اللہ خیالی اور فہارس تحلیل

ہشتگانہ مکتوبات مرتبہ آرٹور بیولر

۴۔ حضرات القدس ۲/۳۲۶

جیلانی قدس سرہ کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ محمد سعید میرے ہمراہ تھے
حضرت مجدد الف ثانی نے فرمایا:

(محمد سعید) غم نہ کرو تم میرے ضمنی ہو جس طرح حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ
تعالیٰ عنہ حضور سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کے ضمنی تھے

حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۲۷ جمادی الآخر ۱۰۷۰ھ کو دہلی سے سرہند جاتے
ہوئے سنبھالکے کے مقام پر ہوا نعش مبارک سرہند شریف لا کر آپ کے برادر بزرگ
خواجہ محمد صادق کے مزار کے قریب دفن کی گئی۔

حضرت خواجہ محمد سعید کے آٹھ صاحبزادے اور پانچ صاحبزادیاں تھیں، شاہ عبداللہ شاہ
لطف اللہ، مولوی علامہ محمد فرخ اور بی بی فاطمہ زوجہ اول ماہ جانی بنت شیخ محمد صدیق فاروقی
تھائیں سری کے بطن سے تھے اور شیخ سعد الدین، شیخ عبدالاحد وحدت، شیخ خلیل اللہ، شیخ
محمد یعقوب، شیخ محمد تقی، بی بی صالحہ بی بی شاکرہ، شرف النساء، مریم، فخر النساء بیگم، دوسری زوجہ
صاحبہ بیگم (از اولاد حضرت غوث اعظم شیخ عبدالقادر جیلانی قدس سرہ) کے بطن سے
تھے۔ ان حضرات کی اولاد کے اسماء کو ہم نے بصورت شجرات مرتب کر دیا ہے۔

۱۔ ایضاً ۲/۲۳۶ ۲۔ ایضاً ۲/۲۳۷

۳۔ وحدت، عبدالاحد: چہار چمن ۱۴۹ دیوان وحدت ورق ۲۳۹۔

عمدة المقامات ۲۳۳-۲۳۶

مولف روضۃ القیومیہ نے حضرت خواجہ محمد سعید کا سال وصال ۱۰۷۰ھ لکھا ہے (۲۹۲/۱) جس کا
اکثر تذکرہ نویسوں نے اتباع کیا ہے، ہم نے حضرت خواجہ کے فرزند گرامی حضرت وحدت کے
قطعہ تاریخ (۱۰۷۱ھ) کو ترجیح دی ہے۔

۴۔ عمدة المقامات ۲۳۷

۵۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیہ احمدیہ، بعض امور کی تفصیل کے لیے مقامات معصومی پر تعلیقات
ملاحظہ کریں۔

اورنگ زیب اور نقشبندی مشائخ

نقشبندی مشائخ کے سب سے زیادہ خوشگوار تعلقات اورنگ زیب عالمگیر کے ساتھ تھے اور حضرت مجدد الف ثانی جس قسم کے بادشاہ اسلام کو ہندوستان کے تحت پر دیکھنا چاہتے تھے وہ تمام اوصاف اورنگ زیب میں موجود تھے۔ گویا حضرات مجددیہ کی تحریک احیاء دین داراشکوہ کے مقابلے میں اورنگ زیب کی کامیابی کی صورت میں نمایاں ہوئی۔

اورنگ زیب آغاز سے ہی حضرت مجدد الف ثانی کی تعلیمات سے متاثر تھا چنانچہ تخت نشینی (۱۰۶۸ھ/۱۶۵۹ء) سے بہت پہلے حدود ۱۰۴۸ھ/۱۶۳۸ء کو وہ باقاعدہ بیعت ہونے کے لیے سرہند شریف حاضر ہوا جہاں اسے ”سلطنت“ کی خوش خبری دی گئی تھی۔ خواجہ سیف الدین بن محمد حضرت خواجہ محمد معصوم نے جن کا صاحبزادگان مجددیہ میں اورنگ زیب کے ساتھ سب سے زیادہ ”رابط و ضبط“ تھا، اورنگ زیب کے طریقہ نقشبندیہ میں بیعت ہونے کا تذکرہ واضح الفاظ میں کیا ہے، لکھتے ہیں:

”مختفی نہ ماند کہ بادشاہ (اورنگ زیب) بہ دخول طریقہ علیہ مشرف گشتہ بسیار

متاثر گشت سہ صحبت با حضرت ایشاں (خواجہ محمد معصوم) داشت“

مقامات معصومی جیسی مستند کتاب میں بھی اورنگ زیب کے حضرت خواجہ محمد معصوم سے بیعت ہونے کا تذکرہ خصوصیت سے کیا گیا ہے۔

شیخ آدم بنوری اور خواجہ محمد معصوم کے مرید شیخ محمد امین بدخشی نے بھی لکھا ہے کہ اورنگ زیب حضرت خواجہ محمد معصوم کا مرید تھا اور اس نے آپ سے ”دائمی صحبت“ کے لیے کہا تھا جسے آپ نے قبول نہ کیا۔ ۳

۱۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۲/۳۸-۳۹

۲۔ سیف الدین خواجہ: مکتوبات ۸۳/۱۲۳

۳۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸-۱

اور نگزیب کے ساتھ مجددی حضرات کے تعلقات کو دو حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اول تخت نشینی سے پہلے یعنی اس کی شہزادگی کے زمانے کے مراسم اور دوسرے بادشاہ بننے کے بعد.....

حضرت خواجہ محمد سعید کے اور نگزیب کے نام ۹ مکاتیب ہیں جن میں سے پانچ خطوط اس کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے ہیں۔ ۱۔ ایک خط میں اسے شہزادہ دیندار لکھا ہے۔ ۲۔ اور وضاحت کی ہے کہ اس زمانے میں ”ظلمات“ محدثات اور بدعات“ کا ہر طرف دور دورہ ہے اور ان کا خاتمہ تمہاری ذات سے وابستہ ہے یہ مکتوب دراصل اور نگزیب کے ایک خط کے جواب میں لکھا گیا ہے جس میں اس نے ان بدلتے ہوئے حالات کو درست کرنے کے لیے دعا کی درخواست کی تھی اس مکتوب کے آخر میں حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے اور اپنے ہمشیرہ زادے خواجہ محی الدین کے لیے سفارش کی ہے کہ انہیں ”محرم بارگاہ سلطنت“ بنالیں۔ ۳۔ اس سے قیاس قوی ہو جاتا ہے کہ خواجہ محی الدین اس کی تخت نشینی سے پہلے ہی اس کے ساتھ رہتے تھے۔

ایک اور مکتوب میں اور نگزیب کو مرید اور مریدی کا مفہوم جس طریقے سے سمجھایا ہے وہ ایک مرید کو ہی سمجھایا جاسکتا ہے گویا اس مکتوب سے بھی اور نگزیب کے اس خانوادے سے بیعت ہونے کا مفہوم قیاس کیا جاسکتا ہے۔ اسے شہزادہ دیندار لکھنے کے بعد حسب ذیل بامعنی القاب سے نوازا ہے:

ناصر الملتہ البیضاء مروج الشریعۃ الغرا و موید الدین القیم، مُشید احکام

الصراط المستقیم.....

اور نگزیب کی شہزادگی کے زمانے میں لکھے گئے تیسرے مکتوب میں اسے یہ بتایا ہے

۱۔ محمد سعید سرہندی، خواجہ: مکتوبات سعید، مکتوب ۴۵، ۴۶، ۶۵، ۸۲، ۸۴

۲۔ ایضاً: مکتوب ۴۵، ۳۔ ایضاً ۱۰۱/۴۵

۴۔ ایضاً ۲۰۲/۴۶

کہ ان ایام میں اسلام کی غربت انتہا کو پہنچ گئی ہے اور تم سے امید وابستہ ہے کہ اس کی عظمت رفتہ کو بحال کرو گے:

ذات اشرف ایشاں محی قوائم دین قویم.....

اسی مکتوب میں یہ بتایا ہے کہ میرا بیٹا محمد لطف اللہ ان دنوں تمہارے پاس ہے اور ”محرم سُدہ علیا“ ہے۔ اے گویا آپ کے بھانجے خواجہ محی الدین تو پہلے ہی اورنگزیب سے وابستہ تھے اب آپ کے صاحبزادے خواجہ محمد لطف اللہ بھی اورنگزیب کے ساتھ رہنے لگے تھے۔ ظاہر ہے کہ ان صاحبزادگان کا اورنگزیب کے ساتھ رہنے کا مقصد ترویج شریعت میں اس کی مدد کرنا تھا۔

دکن کی شیعہ ریاستوں میں ایران کی دلچسپی شروع سے ہی تھی ایک تو مذہبی ریگانیت کی وجہ سے دوسری وجہ سنی ترکوں اور شیعہ ایرانیوں میں مسلسل جنگ کا طویل سلسلہ جاری تھا۔ مغل سلاطین خود کو ترکی کے خلیفہ کے ماتحت سمجھتے تھے اور ایران کو ہمیشہ یہ خطرہ لگا رہتا تھا کہ اگر مغلوں نے ان کے حکم سے ہندوستان کی طرف سے ایران پر حملہ کر دیا تو ایران ان کے درمیان پس کر تباہ ہو جائے گا۔ اس لیے وہ یہ چاہتا تھا کہ مغل حکومت اور دکن کی ریاستیں آپس میں لڑتی رہیں اور انہیں ہماری طرف توجہ کرنے کی فرصت ہی نہ مل سکے ایران یہ بھی چاہتا تھا کہ ہندوستان کی مغل حکومت کو تباہ کر کے بنگال سے بغداد تک ایک وسیع شیعہ حکومت قائم کر لی جائے منشآت طاہر وحید ایسے شواہد سے بھری پڑی ہے۔ مغلوں کو معلوم تھا کہ دکن میں جمعہ کے خطبات میں خلفائے ثلاثہ پر تبری و سب و شتم کیا جاتا ہے اس لیے شاہ جہاں نے گولکنڈہ کے حکمران قطب الملک سے ۱۰۴۵ھ/۱۶۳۶ء کو ایک معاہدہ کیا جس کی رو سے یہ طے پایا کہ قطب الملک اپنی حدود مملکت میں جگہ میں شاہ جہاں کا نام شامل کرے اور خلفائے راشدین کے ناموں کے ساتھ سب و شتم کا سلسلہ ختم کر دے گا۔ اس پر کم مدت تک عملدرآمد ہوا لیکن جلد ہی وہ

اس معاہدے سے پھر گیا تو شاہ جہاں نے اسے لکھا کہ تم ان شیعہ خطیبوں کو سزا دو جو صحابہ کرامؓ پر بڑی کرتے ہیں اگر تم نے ایسا نہ کیا تو پھر مجھ پر یہ فرض ہے کہ میں تمہاری ریاست پر قبضہ کر لوں اور ایسی صورت میں میرے لیے تمہاری جائیدادیں ضبط کرنا اور تمہارا خون بہانا جائز ہوگا۔ شاہ جہاں کا خط پڑھ کر اس نے سب صحابہ پر پابندی لگا دی لیکن جو زیادہ دیر تک قائم نہ رہ سکی اور ۱۰۶۶ھ/۱۶۵۵ء کو پھر یہ سلسلہ شروع ہو گیا۔ ان حالات میں اور نگزیب بھی گولکنڈہ کا محاصرہ کر لیا چونکہ ان دنوں وہ شاہ جہاں کی طرف سے ”نظامتِ دکن“ پر مامور تھا۔

حضرت مجدد الف ثانی اور آپ کے جانشینوں کو ہندوستان میں شیعیت کے بڑھتے ہوئے اثرات کا شدت سے احساس تھا ان حضرات نے اپنے مکاتیب میں عقائدِ شیعہ کے خلاف بھرپور طریقہ سے احتجاج کیا ہے ان حالات میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اس محاصرہ گولکنڈہ کے دوران اور نگزیب کو جو خط لکھا تھا وہ اس کی پوری ترجمانی کرتا ہے۔ ۲

شاہزادگی کے زمانے کا آخری خط حضرت مجدد الف ثانی کے تینوں صاحبزادگان کی طرف سے مشترکہ طور پر لکھا گیا ۳ اس میں اور نگزیب کو اپنے عزم سفر حرمین الشریفین کی اطلاع دی ہے اور یہ سفر حرمین اور نگزیب کی اپنی بھائیوں کے ساتھ جنگ تحت نشینی کے دوران اختیار کیا گیا تھا ان حضرات نے حرمین الشریفین جا کر ہندوستان میں اسلام کے نفاذ اور دفعِ بدعات کے لیے دعا کرنے کا بھی ذکر کیا ہے۔ ۴

اور نگزیب جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں طریقہ نقشبندیہ میں بیعت تھا۔ اس کی

۱۔ تفصیل کے لیے ملاحظہ ہو:

مقدمہ رعات عالمگیر ۲۷-۳۰ (ملخصاً)

۲۔ محمد سعید خواجہ: مکتوبات ۸۲/۱۴۳، ۳۔ ایضاً ۸۴/۱۴۵

۴۔ تفصیل کے لیے حسنات الحرمین پر ہمارا مقدمہ ملاحظہ کریں

یہ بیعت بقول خواجہ سیف الدین سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم سے تھی۔ حضرت خواجہ محمد معصوم نے بھی اس کی مختلف مہمات کو جہاد قرار دیا ہے۔ محاصرہ گولکنڈہ کو آپ کے برادر بزرگ خواجہ محمد سعید جہاد قرار دے چکے تھے خواجہ محمد معصوم نے بھی اسے یہی درجہ دیتے ہوئے لکھا کہ میں اس قسم کے جہاد میں عملی حصہ لینے سے قاصر ہوں اگر فقراء سالہا سال تک ریاضت کریں تب بھی وہ اس جہاد میں شریک ہونے والوں کی گرد کو نہیں پہنچ سکتے ہیں، فرماتے ہیں:

افسوس کہ ایں دور از کار ازیں قسم نعمت خوشگوار بحسب ظاہر محروم است..... اگر فقراء اہل عزلت سالہا ریاضت کنند و اربعینات کشند بگرداں عمل نرسند.....
شاہ جہاں کے بیٹوں کے مابین تخت نشینی کی جنگ میں اورنگزیب کو سیاسی، سماجی اور مذہبی اعتبار سے راسخ العقیدہ مسلمان طبقات کی حمایت حاصل تھی اس لیے دارا نے اس کے مقابلے میں آزاد خیال گروہوں کی ہمدردیاں حاصل کرنے کی کوشش کی جس کی وجہ سے جانشینی کی یہ جنگ نظریاتی جنگ بن گئی، ہندو اور آزاد خیال طبقہ ہندوستان کے تخت پر اکبر جیسا حکمران دیکھنا چاہتا تھا اور راسخ العقیدہ امراء اور علماء و صوفیہ دین دار اور دین پرور بادشاہ چاہتے تھے، اول الذکر گروہ کو دارا کے روپ میں اکبر نظر آتا تھا تو ثانی الذکر گروپ اورنگزیب میں وہ تمام اوصاف پاتا تھا جن کا تذکرہ حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی کی تحریرات میں ملتا ہے۔ جنگ تخت نشینی میں خانوادہ مجددیہ کی ہمدردیاں واضح طور پر اورنگزیب کے ساتھ تھیں، عین

۱۔ سیف الدین، خواجہ: مکتوبات ۸۳/۱۲۳

۲۔ محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات ۱۸۰/۶۴/۱

ہم نے حسانت الحرمین کے مقدمہ (ص ۱۱۲-۱۱۳) میں قیاس آرائی کی تھی کہ حضرت خواجہ کا یہ مکتوب اورنگزیب کی مہم قندھار سے متعلق ہے لیکن اب سیاق و سباق اور مکتوبات سعید یہ کے منقولہ بالا اقتباس سے واضح ہوا ہے کہ اس کا تعلق مہم گولکنڈہ سے ہے۔

انہی ایام میں جب حضرات سرہند نے سفر حج اختیار کیا تو اورنگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی، مقامات معصومی میں یہ روایت ملتی ہے کہ سفر پر روانگی سے قبل حضرت خواجہ نے اورنگزیب کو بادشاہت کی بشارت تحریری طور پر دی تھی۔ ۱۔ حضرت مجدد الف ثانی کے نامور خلیفہ حضرت شیخ آدم بنوڑی (ف ۱۰۵۳ھ/۱۶۴۳ء) جو جنگ تخت نشینی سے قبل فوت ہو چکے تھے کو عالم رویا میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حکم دیا کہ وہ عالم مکاشفہ میں اپنے خلفاء سے کہیں کہ وہ اس جنگ میں اورنگزیب کے لشکر میں شریک ہو جائیں۔ ۲۔ اسی طرح جنگ تخت نشینی کے ایام میں اورنگزیب کا ایک حامی امیر نواب قطب الدین خان ۳، شیخ آدم بنوڑی کے خلیفہ شیخ عبدالخالق قصوری کی خدمت میں حاضر ہوا اور اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کی درخواست کی چنانچہ انہوں نے کامیابی کے لیے دعا کی۔ فتح مندی کے بعد نواب پھر آیا اور شیخ سے کہا کہ بطور مدد معاش ایک گاؤں آپ کی نذر ہے لیکن آپ نے یہ کہتے ہوئے قبول کرنے سے انکار کر دیا کہ میں نے یہ دعا محض اللہ تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے کی تھی کسی لالچ کے لیے نہیں، گویا صوفیہ کرام اورنگزیب کی کامیابی کے لیے دعا کرنا بھی اللہ تعالیٰ کی رضا تصور کرتے تھے، لکھا ہے:

قطب خان..... آمد و گفت کہ مراد ما حاصل شد یک دہ نذر شام کردہ ام ایٹان قبول نہ کردہ و گفتند ما برای خدای تعالیٰ مدد کردہ ایم نہ برای طمع دنیا ۴

۱۔ صفر احمد معصومی: مقامات معصومی

۲۔ محمد مراد بن شیخ حبیب پشاوری: رسالہ کلمہ چند در احوال علماء سوء۔ قلمی ورق ۲۰۲۔ ح

۳۔ نواب قطب الدین خان خویشتگی بن نظر بہادر خویشتگی قصوری نے اس جنگ میں اعلانیہ اورنگزیب کی حمایت کی تھی حالات کے لیے دیکھیے:

شاہنواز خان، مصمما الدولہ: آثار الامراء ۳/ ۸۷-۹۶

۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین۔ خطی ورق ۱۷۹

جب حضرات نقشبندیہ حج و زیارت حرمین الشریفین سے واپس ہندوستان آئے تھے تو اورنگزیب کامیاب ہو کر ہندوستان کے تاج و تخت کا مالک بن چکا تھا، اس موقع پر اس نظریاتی جنگ میں حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو مبارک باد کا جو خط لکھا تھا اس کا تعلق اس عہد کے بدلتے ہوئے حالات سے ہے۔ آپ لکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ آفتاب ہدایت نمودار ہو گیا اور کفر و ضلالت کا خاتمہ ہوا اور الحاد و بدعت کو جڑ سے اکھاڑ دیا گیا۔ یہ واضح اشارہ داراشکوہ کی گرفتاری اور پھر اس کے قتل کی طرف ہے، فرماتے ہیں:

از متاع سفر نجات یافتہ الحمد للہ کہ بطلوع آفتاب ہدایت ظلمات کفر و ضلالت رو با نعدام آورد و بنح الحاد و بدعت از پا افتاد و ریات عدل و انصاف با فتن اعلیٰ رسید.....

تعلقات کے دوسرے حصے کا تعلق اورنگزیب کی تخت نشینی کے بعد سے ہے۔ حضرات نقشبندیہ اورنگزیب کی کامیابی کے بعد پیچھے نہیں ہٹے بلکہ انہیں اب احساس ہو گیا تھا کہ یہی وقت ہے کہ ہندوستان کے مسلمانوں پر سابقہ دور میں ہونے والی

۱۔ محمد سعید خواجہ، مکتوبات ۹۲/۳۷ حضرات مخدوم زادگان بے چینی سے اورنگزیب کی کامیابی کی خبر سننے کے منتظر رہتے تھے اس لیے اورنگزیب نے دارا پر قابو پاتے ہی اس کا تعاقب شروع کیا تو اس کی اطلاع کے لیے اس نے نہایت ہی مسرت کے ساتھ جو خط حضرات کو لکھا تھا وہ ہم نے دریافت کر لیا ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:

فرمان عالی شان بادشاہ عالمگیر بعد از منہزم شدن داراشکوہ: کہ بہ شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوشتہ نحمدہ و نصلی از جانب ایں نیاز مند ترین خلایق بدرگاہ حضرت و اہب العطیات بہ حقائق معارف آگاہ فضائل و کمالات دستگاہ شیخ محمد سعید سلام عافیت انجام برسد، آنچہ از مجد و نصرت یافتن آں لشکر اسلام بر اعداء دین بظہور آمدہ بہ سبب شریف رسیدہ باشد..... کہ چون ظلمت شب بہ بیان جان آں سیہ روی درآمد نیم جان بہ ہزار کسبت از معرکہ پیروں برد لشکر گراں مایہ بہ تعاقب آں بے عاقبت تعین گشتہ امید از فضل بخشندہ..... کہ بزودی اسیر گردد

زیادتیوں کا ازالہ اس طریقے سے کیا جائے کہ یہاں کی معاشرت میں اکبر اور اس کے دین الہی سے جو بدعات پھیلی تھیں اور داراشکوہ کے سہارے علمائے سوء نے جو لادین (سیکولر) ریاست کے قیام کی کوشش کی تھی اسے جڑ سے اکھاڑ پھینکا جائے تاکہ احیائے دین کی وہ تحریک جو حضرت مجدد الف ثانی اور شیخ عبدالحق محدث دہلوی نے شروع کی تھی اور جس اسلامی فلاحی مملکت کا خواب دیکھا تھا کی عملی تعبیر ہو سکے۔

اس سلسلے میں حضرات مجددیہ نے مندرجہ ذیل اقدامات کیے:

- ۱۔ اورنگزیب سے رابطہ کلی قائم رکھا۔
- ۲۔ اورنگزیب کی دینی تعلیم و تربیت کے لیے خاص اہتمام کیا۔
- ۳۔ اورنگزیب کے ساتھ دربار میں اور سفر و حضر میں بھی ساتھ رہے۔
- ۴۔ حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے فرزندوں کو اورنگزیب کی تربیت کے لیے مقرر فرمایا جو باری باری اس کے پاس جا کر یہ فریضہ انجام دیتے تھے۔
- ۵۔ حضرت خواجہ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو صرف اور صرف اورنگزیب کی تربیت کے لیے خلافت دے کر اس کے ساتھ منسلک کر دیا جو مرکز میں اس کے ساتھ رہ کر ترویج شریعت کے لیے احکام جاری کرواتے اور اس کی باطنی تربیت بھی کرتے تھے۔

خواجہ سیف الدین نے اورنگزیب کے نام کئی خطوط لکھے تھے ایک مکتوب میں اسے واضح الفاظ میں اس کلیہ سے آگاہ کرتے ہیں کہ دین کی تقویت اور ملت اسلامیہ کی نصرت سلاطین سے وابستہ ہے، فرماتے ہیں:

توقع کہ ایں خیر خواہ عباد اللہ را بدعاء سلامت دارین و خیریت نشاتین در مظان اجابت یادی نمودہ باشند والسلام بہ غضبت پناہ شیخ محمد معصوم و شیخ محمد یحییٰ سلام عافیت انجام رسد والسلام والا کرام (مکتوبات حضرت مجدد خطی نسخہ نمبر ۱۳۲۹ کے آخری ورق پر یہ مکتوب منقول ہے۔) (رک

حنات الحرمین، مقدمہ ۱۳۱-۱۳۳)

تقویت دین متین و نصرت ملتِ مبین وابستہ بہ سلاطینِ عظام است۔
 حضرت خواجہ محمد سعید نے اورنگزیب کو ۹ خطوط لکھے جن میں اسے اس کی ذمہ داریوں
 ہندوستان میں اسلام کی زبوں حالی اور ترویجِ شریعت کے لیے ہدایات درج فرمائی ہیں۔
 ایک مکتوب ہے جو سفرِ حج کے فوراً بعد اسے لکھا ہے وہ اس وقت تک جنگِ تخت نشینی میں
 کامیاب ہو کر تاج و تخت کا مالک بن چکا تھا اسے شایانِ شان القاب سے نوازنے کے بعد
 لکھا ہے کہ تمہاری کامیابی دراصل ہندوستان میں اسلام کی تقویت کا باعث ہوگی، لکھتے ہیں:

حضرت امیر المومنین ظل اللہ فی الارضین، رافع اعلام الشریعة الغراء قانع
 بنیان البدعة الغبراء..... کاسرا عنان الکفرۃ الاکسرة محی السنۃ والاسلام.....

راہِ عنایت و دین پروری در باب رفع مابقی من الفواحش والمنکرات ومنع برخی
 از منہیات و مسکرات بمقتدایان خدمات اسلام تاکید اہتمام رود..... ۲

ایک اور مکتوب میں اورنگزیب کو ایک فتح کی مبارک دیتے ہوئے اسے الحاد و زندقہ
 کے خاتمے کے لیے کہا ہے اور مزید کوشش کرنے کے لیے بھی زور دیا ہے کہ ملک کے
 اطراف و اکناف میں ترویجِ شریعت کے لیے فرامین جاری کریں، لکھتے ہیں:

رفع و ہدم ارکان و بدعت و قمع رسوم الحاد و زندقہ نمود..... ایں ہوا خواہ
 حقیقی (خواجہ محمد معصوم) امیدوار است کہ ہمتِ علیا مصروف..... تائید ارکان
 شریعت غرافر مودہ فرمان اہتمام بحکام و متصدیان اطراف و اکناف صادر شود
 تاسعی بلوغ و اجتہاد تام دریں باب مصروف دارند..... ۳

ایک مکتوب میں جب کہ وہ کفارِ ہند اور اہل بدعت کے خلاف برسرِ پیکار تھا اس کی
 ان مہمات کو جہاد قرار دیتے ہوئے جہاد کے فضائل پر احادیث نقل کر کے بھیجی ہیں یقیناً
 ان مہمات کا تعلق دکن کی شیعہ ریاستوں سے تھا آپ نے صحابہ کرام کے فضائل پر

۱۔ سیف الدین خواجہ: مکتوبات ۸۰/۵۷

۲۔ محمد سعید خواجہ: مکتوبات ۹۲-۹۱/۳۷ ۳۔ ایضاً ۹۵/۴

حدیثیں بھی اس خط میں نقل کرتے ہوئے صحابہ پر طعن کرنے والوں کو دائرۃ اسلام سے خارج قرار دیا ہے:-

چوں حرفِ جہاد باہل بدعت و ضلال در میان است احادیث چند در فضائل

صحابہ..... (اہل بدعت) از جرگہ اسلام خارج اند.....!

اور نگزیب کو بھی ان حضرات سے خصوصی انس تھا اس نے جنگِ تخت نشینی کے دوران شہزادہ شجاع کو شکست دینے کے بعد دارا شکوہ کی طرف متوجہ ہونے سے قبل خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم دونوں کو اپنے پاس بلایا تو جاتے ہوئے اس نے ان حضرات کو تین سو اشرفیاں بطور انعام پیش کیں۔^۱ اسی طرح اور نگزیب نے اپنے تیسرے سال جلوس (۱۰۷۰ھ/۱۶۶۰ء) میں حضرت خواجہ محمد سعید کو دہلی بلایا۔ آپ ان دنوں مختلف امراض میں مبتلا تھے لیکن اس کے باوجود بادشاہ سے تعلق خاطر کی بنا پر آپ تشریف لے گئے تو اور نگزیب نے آپ کو ”خلعت اور دو ہزار روپے“ انعام کے طور پر دیے۔^۲ اگلے سال ۱۰۷۱ھ/۱۶۶۱ء کو اور نگزیب نے خواجہ محمد سعید کو پھر دہلی بلایا اس مرتبہ تو آپ انتہائی علیل تھے لیکن آپ دہلی تشریف لے گئے بادشاہ بہت ہی تعظیم و احترام سے پیش آیا۔^۳ جس کی اطلاع دیتے ہوئے خواجہ محمد سعید اپنے برادرِ گرامی خواجہ محمد معصوم کو لکھتے ہیں کہ سرہند سے دور دہلی جا کر آپ سے دوری کا جو احساس مجھے ہو رہا ہے وہ بیان سے باہر ہے اور نگزیب کے اظہار عقیدت کا تذکرہ کرتے ہوئے بتایا کہ گزشتہ چار روز سے بادشاہ بڑے اہتمام سے کھانا اپنے ہاتھ سے تیار کر کے میرے لیے بھیج رہا ہے۔^۴ یہ اور نگزیب کے ساتھ خواجہ محمد سعید کی آخری ملاقات تھی کیوں کہ اس سفرِ دہلی سے واپس سرہند جاتے

۱۔ ایضاً ۶۶/۱۲۲-۱۲۶

۲۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ ۲۹۳

۳۔ ایضاً ۵۹۵، ۴۔ بختاور خان: مرآۃ العالم ۳/۳۱۳

۵۔ محمد سعید خواجہ: مکتوبات ۲۱۵/۹۹

ہوئے سنبھالکے کے مقام آپ کا ۱۰۷۱ھ کو وصال ہو گیا۔

حضرت خواجہ محمد معصوم کی تحریرات سے تو واضح الفاظ میں یہ حقیقت عیاں ہو جاتی ہے کہ آپ باقاعدہ ایک جامع پروگرام کے تحت اور نگزیب کو ملک میں ترویج شریعت اور احکام اسلامی کے نفاذ کے لیے تیار کر رہے تھے۔ آپ کے فرزند ان گرامی جو ظاہری و باطنی تعلیم سے آراستہ تھے باری باری اور نگزیب کے پاس جاتے اور اُسے اسلامی احکام اور شرعی امور سے آگاہ کرتے رہتے تھے اس کے علاوہ آپ نے اپنے بعض ذی علم خلفاء کو خلافت ہی صرف اور نگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے دی تھی جو سفر و حضر میں اس کے ساتھ رہ کر ترویج شریعت کے لیے راستہ ہموار کرتے رہتے۔

اور نگزیب کی کفار ہند کے خلاف مہمات کو انہوں نے کئی مرتبہ جہاد کا درجہ دے کر اس کی حوصلہ افزائی کی۔ تخت نشینی کے بعد اُسے جہاں بہت سے سیاسی خطرات سے پنپنا تھا وہاں اسے بدعتیوں اور بد عقیدہ فرقوں سے بھی مقابلہ درپیش تھا۔ اُسی عہد کی یادگار حضرت خواجہ محمد معصوم کا ایک مکتوب ہے جس میں آپ نے اُسے فنا فی قلب کی حقیقت سے آگاہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ وہ ان دنوں جس ”امر خطیر اور جہادِ کبیر“ میں مصروف ہے اس میں بظاہر وہ اس کے ساتھ شریک نہیں ہیں لیکن باطنی طور پر تم مجھے اپنے ساتھ تصور کرو فرماتے ہیں:

ایں دعا گو ہر چند بحسب صورت از دریافتِ دولت ملازمت دور و مجبور است
و دریں قسم امر خطیر و جہادِ کبیر کہ دریں ایام عنانِ توجہ و اقبالِ بآں مصروف است
داخل نہ لیکن از روی معنی و باطن در ملازمت و حضور است..... در ہیچ موطن و
معرکہ از خدمتِ عالی جدا نیست و ہمہ جامعیتِ معنوی دارد.....^۱

اور نگزیب نے حضرت خواجہ محمد معصوم سے دائمی صحبت کی درخواست کی جسے آپ نے

۱۔ صفحہ احمد: مقاماتِ معصومی

۲۔ محمد معصوم، خواجہ: مکتوبات ۲/۵/۲۹

اپنے والد گرامی حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی قدس سرہ کی وصیت کے مطابق قبول نہ فرمایا لیکن کبھی کبھی اس کے انتہائی اشتیاق کے باعث اور ترویج شریعت کی تاکید کے لیے آپ اس کے پاس تشریف لے جاتے تھے معاصر مولف کا بیان ہے:

(حضرت مجدد الف ثانی) دعا کردہ اند کہ شما (خواجه محمد سعید و خواجه محمد معصوم) مصاحب سلطان نہ شوید الحمد للہ ہچنہاں بوقوع پیوست کہ سلطان شاہ جہان بادشاہ علیہ الرحمۃ بسیار مصاحب ایشاں می خواست میسر نہ شد الا نادر اوصلاح آثار..... اور نگزیب سلمہ مرید ایشاں (خواجه محمد معصوم) گردید دوام صحبت ایشاں می خواست قبول نہ کروند.....^۱

اس قسم کی وصیت حضرت خواجه محمد معصوم نے اپنے فرزند بزرگ شیخ محمد صبغۃ اللہ کو بھی کی تھی کہ ”ضرورت کلی“ کے بعد سلاطین کی صحبت اختیار نہ کرنا:

صحبت سلاطین بے ضرورت کلی اختیار نخواہد نمود.....^۲

لیکن دارا شکوہ کے سہارے سرگرم عمل آزاد خیالی اور بے دینی کی تحریکوں کے معاشرت پر اثرات کو ختم کرنے کے لیے اس وقت اور نگزیب کی مصاحبت اختیار کرنا عین ضرورت کلی بن چکی تھی معاصر مورخ کا بیان ہے:

”بنا بر استدعای بادشاہ دین پناہ چند بار بار گاہ عظمت و جاہ رسیدہ باقسام تجلیل و تکریم مخصوص گشت“^۳

آپ کے صاحبزادے خواجه سیف الدین نے یہ بھی لکھا ہے کہ اور نگزیب محبت سے آپ کو سفر خرچ بھیج کر دہلی آنے کے لیے کہا کرتا تھا۔^۴

۱۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین ۱۷۸-۱۔

۲۔ صفراحمہ: مقامات معصومی ۲۲۶

۳۔ بختاور خان: مرآۃ العالم ۲/۴۱۳

۴۔ سیف الدین خواجه: مکتوبات ۱۵۶/۱۲۸

خواجه محمد سعید کے صاحبزادگان میں سے دو کے ساتھ اورنگزیب کے تعلقات کا پتا چلتا ہے، اول آپ کے فرزند گرامی علامہ محمد فرخ (۱۰۳۸-۱۱۲۲ھ / ۱۶۲۸-۱۷۱۰ء) نے بھی کئی بار اورنگزیب سے ملاقات کی تھی حضراتِ مجددیہ میں سے علامہ محمد فرخ سب سے بڑے عالم تھے اور درس و تدریس آپ کا شغلِ عزیز تھا، ظاہری علوم میں ”پایہ مولویت“ میں بلند مرتبہ رکھتے تھے۔ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ سے پڑھی تھی، معاصر مولف شیخ محمد مراد ننگ کشمیری نے لکھا ہے:

علامہ عصر عارف و حید مولانا محمد فرخ شاہ..... جامع بود در علوم ظاہر و باطن لیکن پایہ مولویت را سائر مرتبہ ارشاد فرمودہ اکثر عمر مبارک را بہ تدریس و تدقیق گذرانیدند جم غفیر از علماء و مشائخ عصر را شرف شاگردی حاصل شدہ و سلطان عالمگیر ہم بہ تقریب ایں توفیق مصدر خد متہا بلیغہ گردیدہ.....! مقاماتِ معصومی میں بھی ہے کہ اورنگزیب نے صحیح بخاری آپ کی خدمت میں پڑھی تھی: بادشاہِ خلد مکانِ صحیح بخاری را در خدمتِ آں مولوی معنوی خواندہ اند۔^۲

اسی طرح خواجه محمد سعید کے دوسرے صاحبزادے شیخ عبدالاحد وحدت (ف) ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء کے ساتھ بھی اورنگزیب کو موانستِ خصوصی تھی ۱۱۰۹ھ / ۱۶۹۷ء کو آپ حجۃ اللہ خواجه محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے سفر سے واپس آئے تو اورنگزیب نے بلالیا اور آپ حدود دو سال تک اس کے ساتھ رہے اس کی ملکی مہمات کے دوران لشکر میں قیام کا ذکر بھی ملتا ہے۔^۳

۱۔ محمد مراد ننگ کشمیری: تحفۃ الفقراء، ا۔ ب، ۲۔ مقاماتِ معصومی ۴۰۶، شیخ محمد فرخ کے حالات، علمی تجر اور تالیفات کی تفصیل کے لیے دیکھیے تعلیقات مقاماتِ معصومی ۱۵-۱۳/۴۰۷۔
۳۔ وحدت سرہندی: گلشن وحدت ۶۵، ۱۲۶/۷۵، ۱۲۶/۷۵

اورنگزیب کی بیٹی زب النساء حضرت وحدت کے ساتھ عقیدت رکھتی تھی اس کے نام آپ کے تین مکاتیب میں موجود ہیں۔ (گلشن وحدت، مکتوب نمبر ۴۲، ۵۶۴)

نبائر حضرت مجدد الف ثانی اور نگ کی مصاحبت میں:

حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کی صاحبزادیوں میں سے صرف خدیجہ بقید حیات رہیں ان کا نکاح آپ کے برادر زادہ قاضی شیخ عبدالقادر سے ہوا۔ انہی بی بی خدیجہ کے بطن سے تین صاحبزادے متولد ہوئے خواجہ محی الدین، میر محمد فضل اللہ اور شیخ عبداللطیف۔ حضرت مجدد الف ثانی کے یہ تینوں نواسے علم و عمل اور تقویٰ میں ضرب المثل تھے اور خوش نصیبی سے ان تینوں نے اورنگزیب کی ملازمت و مصاحبت اختیار کر لی۔ ان کے والد گرامی شیخ عبدالقادر سرہند کے قاضی تھے اور نہایت عدل و انصاف کے ساتھ عدالتی فیصلے صادر کرتے تھے۔ ان کا ۱۰۶۸ھ/ ۱۶۵۸ء کو انتقال ہو گیا تو اورنگزیب نے ان کے صاحبزادے شیخ محمد فضل اللہ کو جو حضرات مجددیہ کے ہمراہ حج کر کے واپس آئے تو اکبر آباد میں ان بزرگوں سے ملاقات کے دوران بادشاہ نے ان کو ”بمست تمام“ سرہند کی قضا پیش کی جسے انہوں نے قبول کر لیا۔ ۲

قیاس یہ ہے کہ شیخ محمد فضل اللہ اپنی وفات ۱۱۱۷ھ تک سرہند کے قاضی رہے ہوں گے یہی شیخ محمد فضل اللہ مقامات معصومی کے مولف کے والد تھے۔

حضرات مجددیہ کا سفر حرمین الشریفین

صوفیہ کرام، خصوصاً مشائخ نقشبندیہ کی تحریرات میں اس پاک سرزمین پر حاضر ہونے کی خواہش اور بسا اوقات نہایت اضطراب کے ساتھ حرمین شریفین کے بارے میں ”مکاشفات غیبانہ“ کا ذکر ملتا ہے، حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی

۱۔ قاضی شیخ عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن شیخ عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد۔

(رک مقامات معصومی جلد اول)

۲۔ صفراحمہ: مقامات معصومی ۳۶۹

اس مقدس سرزمین پر حاضری کے ارادے سے نکلے تھے لیکن کعبہ مقصود دہلی ہی میں مل گیا پھر سرہند شریف میں ”نزول کعبہ“ کا واقعہ اور مکاشفہ اس ذوق و شوق کی نشاندہی کرتا ہے۔

حضرت خواجہ محمد معصوم ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء کوچ کے لیے ہندوستان سے روانہ ہوئے لیکن آپ کے ایک مکتوب محررہ ۱۰۵۷ھ/۱۶۴۷ء سے آپ کے اس مبارک سفر کے اختیار کرنے کی خواہش کا اظہار ہوتا ہے۔
حضرت خواجہ اپنے ایک خلیفہ شیخ بایزید بن شیخ بدیع الدین سہارنپوری کو اپنے ارادہ سفر کی اطلاع دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

امید واریم کہ اواخر اس ماہ کہ ذی الحجہ باشد از بست و دوم تابست و نہم انتقال از سرہند واقع شود و از راہ بندر سورت بہ کعبہ مقصود وصول میسر آید..... ہر چند عقل عقیل نظر بہ عالم اسباب پابندی شود لیکن در راہ عشق پارہ از بند عقل باید برآمد ۲
مکتوب کے اس اقتباس سے مفصلہ ذیل نتائج اخذ ہوتے ہیں:

حضرت خواجہ حج کے ارادے سے ۲۲ ذی الحجہ کو سرہند سے روانہ ہوئے اور حدود ۲۹ ذی الحجہ کو بندر سورت سے گزرنے کی قیاسی تاریخ بتائی۔

حضرت خواجہ جب روانہ ہوئے تو یقیناً اس وقت سال روانگی ۱۰۶۷ھ تھا جیسا کہ حسانت الحرمین کے ابتدائیہ میں مترجم نے وضاحت کی ہے۔ اس لیے اس مکتوب کا سال تحریر ۱۰۶۷ھ/۱۶۵۷ء متعین کیا جاسکتا ہے۔

حضرات صاحبزادگان ہندوستان کے مختلف شہروں کے طویل سفر اور سلسلہ مجاہدہ کے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کرتے ہوئے سورت پہنچے تھے۔

حضرات جب سرہند شریف سے روانہ ہوئے تو پہلا قیام پانی پت کی بڑی مسجد میں

۱۔ مکتوبات معصومیہ ۷۰/۲

۲۔ ایضاً ۷۳/۲

ہوا تھا۔ بہت سے مزارات کی زیارت کے لیے بھی گئے سب سے پہلے اپنے جد بزرگوار شیخ عبدالاحد پھر امام رفیع الدین ۲ اور حضرت مجدد الف ثانی اور پھر پانی پت میں مزار شیخ شرف الدین بوعلی قلندر اور شیخ احمد ترک دہلی میں حضرت خواجہ باقی باللہ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی حضرت شیخ نظام الدین اولیاء شیخ نصیر الدین چراغ دہلی اور امیر خسرو وغیرہ۔ ۳

دہلی کے علاوہ برہانپور کے کئی مزارات پر گئے ان میں حضرت خواجہ محمد نعمان بدخشی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی اور حضرت مجدد الف ثانی کے شہرہ آفاق سوانح نگار مولانا محمد ہاشم کشمی کے مزار پر خصوصیت سے جانے کا ذکر ملتا ہے حضرت وحدت لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ محمد سعید قدس سرہ نے جب برہانپور کے قیام کے دوران خواجہ کشمی کے مزار پر جانے کا قصد کیا تو عالم مثال میں وہ ہمارے استقبال کے لیے آتے ہوئے معلوم ہوئے جس کا انہوں نے دور سے ہی ادراک کر لیا:

قال سیدنا الشیخ (محمد سعید) فی برہانفور لما اردت زیارۃ قبر خلیفہ مجدد الف الثانی خواجہ ہاشم البدخشی استقبلنی من مقامہ فادرکنی علی مسافتہ..... ۴

مقامات معصومی کے مختلف مندرجات سے معلوم ہوتا ہے کہ تقریباً تمام صاحبزادگان اس سفر میں شریک ہوئے تھے اگر روضۃ القیومیہ کے اس بیان پر اعتماد کیا جائے تو یہ اہل اللہ کا ایک بہت بڑا لشکر تصور کیا جائے گا۔ ۵

مقامات معصومی کے مولف نے حضرت خواجہ کے سفر حرمین الشریفین کو خاص اہمیت

۱۔ مقامات معصومی ۶۸۴ (نسخہ ۴م)

۲۔ وحدت عبد الاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲۔ ۱

۳۔ وحدت عبد الاحد سرہندی: لطائف المدینہ ۱۲۔ ۱۳۔ ۱

۴۔ ایضاً ورق ۱۳ب

۵۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیہ ۸۹/۲

دی ہے اور اس سلسلہ میں کئی اہم نکات درج کیے ہیں، مولف نے اس سفر کی روداد آپ کے صاحبزادہ مروج الشریعہ محمد عبید اللہ کے جمع کردہ ان یواقیت سے نقل کی ہے جو اس مبارک سفر میں آپ کے ہمراہ تھے اور انہوں نے یواقیت الحرمین کے نام سے عربی میں آپ کے حرمین الشریفین کے دوران سفر اور وہاں قیام کے دوران آپ کے ملفوظات اور مکاشفات مرتب کیے تھے بعد میں آپ کے حین حیات ہی صاحب حضرات القدس ملا بدر الدین سرہندی کے صاحبزادہ شیخ محمد شاکر نے انہیں فارسی میں منتقل کیا تھا، مولف مقامات کے پیش نظر ترجمہ ہی تھا جس سے انہوں نے نقل و اقتباس کیا ہے۔

شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت حضرت خواجہ محمد سعید کے صاحبزادے اور حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی کے پوتے تھے۔

ولادت

حضرت وحدت کی ولادت حدود ۱۰۵۰ھ/۱۶۴۰ء کو سرہند شریف میں ہوئی۔

تعلیم

حضرت وحدت مدرسہ مجددیہ سرہند کے نامور مدرس و عالم اخوند عبدالحق سجاول

۱۔ حسان الحرمین ہمارے مقدمہ حواشی اور اردو ترجمہ سمیت طبع ہو چکی ہے

۲۔ صفر احمد: مقامات معصومی ۳/۴۰۸ سال ولادت میں اختلاف ہے معاصر مولف شیخ محمد مرادنگ کشمیری نے جو حضرت وحدت کے خلیفہ بھی تھے حضرت وحدت کا یہ کشف نقل کیا ہے کہ میری عمر ۷۵ سال ہوگی جو صحیح ثابت ہوا اور ۱۱۲۶ھ کو وصال ہو گیا (حسان المقرئین، ورق ۱۲۳) (ب) اس اعتبار سے سال ولادت ۱۰۵۱ھ (۱۰۵۰-۷۵+۱۱۳۶) ہونا چاہیے۔ تاہم ایک سال اگر جاری سال کے طور پر تصور کیا جائے تو مقامات معصومی کی روایت صحت کے قریب ہے۔

سرہندی ۱ کے شاگرد تھے۔ ۲ اس کے علاوہ اپنے والد گرامی حضرت خواجہ محمد سعید اور دیگر اساتذہ سے بھی تحصیل کی تھی۔

کسب سلوک

حصولِ علم کے دوران ہی حضرت وحدت نے اپنے والد گرامی کی خدمت میں کسبِ سلوک کا بھی آغاز کر دیا تھا، آپ کے والد کے بھانجے میر شیخ محمد فضل اللہ (ف ۱۱۱ھ) بھی جو کہ آپ سے صرف چھ ماہ بڑے تھے اور انہی ایام میں حضرت خواجہ محمد سعید قدس سرہ کی خدمت میں مصروفِ عمل تھے، کئی اہم بشارات سے نوازے گئے۔ ۳

حضرت وحدت سلوک کی منازل طے کر کے اپنے والد کی خلافت کے حق دار ٹھہرے ۴ آپ اپنے والد بزرگوار کے باطنی اسرار سے کما حقہ واقف تھے، اپنے والد گرامی کے وصال (۱۰۷۱ھ) کے بعد فوری طور پر حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کی خدمت میں حاضر نہیں ہوئے بلکہ کامل ایک سال توقف کیا اور اس دوران حضرت خواجہ محمد سعید کی روح پر فتوح سے فیض یاب ہوتے رہے ۵ اس کے بعد آپ نے حضرت خواجہ معصوم علیہ الرحمت کی خدمت میں رجوع کیا۔ تو آپ نے فرمایا کہ ہم تمہیں از سر نو مرید کریں گے جس پر انہیں بڑا تعجب ہوا کہ والد بزرگ کی خدمت میں

۱۔ اخوند سجاد سرہندی حضرت خواجہ محمد معصوم کے استاد اور خلیفہ تھے، وصال کے بعد حضرت خواجہ کو غسل دینے کی سعادت بھی انہیں کو نصیب ہوئی تھی۔ حضرت خواجہ کے حکم پر شرح وقایہ کافارسی میں ترجمہ کیا اور اسے اورنگ زیب کے نام معنون کیا، اورنگ زیب سے توسل بھی تھا (مقامات معصومی ۳/۲۸۰/۴۲۸۶)

۲۔ ایضاً ۲۸۰، گلشن وحدت ۵۲/۶۶

۳۔ مقامات معصومی ۳/۳۶۷، ۴۔ تحفۃ الفقراء ۵-۱، ۵۔ مقامات معصومی

۲۰۹/۴، گلشن وحدت ۵۲/۶۶

میں نے جو محنت و ریاضت کی ہے وہ سب ضائع گئی۔ آپ اسی تردد میں تھے کہ حضرت خواجہ نے فرمایا کہ تمہارے والد نے تمہیں جو بشارتیں دی ہیں وہ سب مجھے معلوم ہیں لیکن میرا قاعدہ جداگانہ ہے بہر حال آپ حضرت خواجہ سے بیعت ہوئے اور جلد ہی مراحل سلوک طے کرنا شروع کر دیے۔ آپ کے ابتدائی ایام کسب کی کیفیت خود حضرت خواجہ نے اپنے ایک مکتوب میں یوں تحریر فرمائی ہے:

”تمہارے (مخدوم زادہ ثالث حضرت مروج الشریعت عبید اللہ) کے جانے کے بعد آج شیخ عبدالاحد (وحدت) فقیر کے ساتھ نشست و برخاست رکھتے ہیں اور اپنے معاملات میں بہت ہی سرگرم ہیں شب و روز خدمت میں حاضر رہتے ہیں خانقاہ میں ایک حجرہ لے کر زندگی گزار رہے ہیں عجیب وارفتگی کی کیفیت ان پر طاری ہے بہت ترقی کی ہے۔۔۔ ان کا معاملہ روز بروز ترقی پر ہے۔“

جب حضرت خواجہ نے اپنے فرزندوں کو ”محمدی المشرّب“ ہونے کی بشارت دی تو حضرت وحدت نے بھی اس کے لیے استدعا کی جس کے جواب میں حضرت خواجہ نے فرمایا کہ ”تم بھی ہمارے فرزندوں میں شامل ہو۔“ ۲

حضرت وحدت نے حضرت خواجہ سے جو اور جس طرح فیض پایا اس کی تفصیلات اپنے استاد گرامی اخوند مولوی عبدالحق سجاول سرہندی کی خدمت میں خود تحریر کی ہیں کہ

”حضرت خواجہ نے مخدوم زادہ محمد نقشبند ثانی حجتہ اللہ کے ذریعے مجھے طلب فرمایا میں نے حاضر ہونے پر عرض کیا کہ میرے والد بزرگوار نے مجھے جو بشارات اجمالاً دی تھیں میں ان کی تفصیل کا امیدوار ہوں اس پر آپ نے فرمایا کہ سابقہ بشارات کو کوئی نقصان نہیں پہنچے گا بلکہ ان میں ”قوت و اسباب“ پیدا ہوں گے“ آپ نے پہلی مجلس منعقدہ جمادی الاول ۱۰۷۶ھ کو فرمایا کہ تمہارا باطن بہت بہت ہی ”مزین“ معلوم ہوا ہے۔ اسی طرح دیگر مجالس کے دوران آپ نے بشارات

عظیم سے نوازا، کل پچاس مجالس منعقد ہوئیں جن میں مجھے بشارات عنایت کی گئیں ایسے مجلسیں دو سال (۱۰۷۶-۱۰۷۷ھ) تک جاری رہیں۔۲

حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ کے کئی اور مکاتیب بھی حضرت وحدت کے نام ہیں جن میں اس سلسلے کی تمام مروجہ بشارات سے انہیں نوازا گیا ہے۔۳

حضرت وحدت کی ایک بیاض بھی تھی جس میں آپ نے اپنے والد گرامی، حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی سے ملنے والی بشارات تحریر کی ہیں بعض بشارات تو ان مذکورہ حضرات نے اپنے دست مبارک سے بھی ان میں تحریر کی تھیں۔۴

حضرت خواجہ محمد سعید علیہ الرحمۃ کے کئی مکاتیب شریفہ حضرت وحدت کے نام ہیں، ایک مکتوب بسم اللہ الرحمن الرحیم کے اسرار پر مشتمل ہے۔۵، دوسرا مکتوب مراتب یاس و تفاوت اذواق پر ہے۔۶، ایک مکتوب کا موضوع حافظ شیرازی کے ایک شعر کی تشریح پر ہے۔۷، دوسرے مکتوب کا موضوع ہے ”مقرب ترین اشیاء حضرت حق سبحانہ برابر کلام مجید نیست۔۸، ایک عربی مکتوب ترغیب بر حصول صلاح و محبت۔۔۔۹

حضرت خواجہ محمد معصوم علیہ الرحمۃ کے وصال (۱۰۷۹ھ) کے بعد حضرت وحدت بڑے ”خضوع“ کے ساتھ حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی (ف ۱۱۱۵ھ/۱۷۰۳ء) سے منسلک ہو گئے، روضۃ القیومیہ کی روایت کے مطابق یہ ۱۰۸۷ھ کا زمانہ تھا، آپ نے ”مہذب قیومیت“ کے حضرت حجتہ اللہ کی طرف منتقل ہونے کے اثبات میں ایک

۱۔ گلشن وحدت ۵۴/۶۶-۷۰ ۲۔ ایضاً ص ۶۸

۳۔ مکتوبات معصومیہ ۲/۱۱۰، ۱۱۷/۱۲۸ (بنام شیخ محمد باقر لاہوری) ۱۴۰، ۱۶۸، ۲۰۵، ۲۳۸

۴۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔ ۵۔ مکتوبات سعیدیہ ۱۷/۲۳۔

۶۔ ایضاً ۲۱/۲۶ ۷۔ ایضاً ۳۶/۸۶ ۸۔ ایضاً ۴۲/۹۷ ۹۔ ایضاً ۷۶/۱۳۸

رسالہ انہی ایام میں تالیف کیا۔ دونوں حضرات کے مابین گہرے روابط رہے،
حضرت حجتہ اللہ کے کئی مکاتیب حضرت وحدت کے نام ہیں۔

اسفارِ حج

حضرت وحدت نے حرمین الشریفین کا پہلا سفر اپنے والد گرامی حضرت خواجہ
محمد سعید و حضرت خواجہ محمد معصوم علیہما الرحمۃ کے ہمراہ ۱۰۶۷-۱۰۶۸ھ کو کیا، اس وقت
آپ کی عمر صرف سترہ سال تھی اسی دوران آپ نے عربی میں اپنے والد کی سوانح ”
لطائف المدینہ“ کے نام سے تالیف کی۔

آخری دونوں حج حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی قدس سرہ کے ساتھ کیے جن کی
تفصیل اس طرح ہے:

حضرت وحدت ۱۰۸۹ھ/ ۱۶۷۸ء کو دوسری مرتبہ حج کے لیے حرمین الشریفین گئے،
یہ سفر آپ نے حضرت حجتہ اللہ کے ہمراہ کیا جس میں شیخ خلیل اللہ بن حضرت خواجہ
محمد سعید اور شیخ محمد پارسا بن حضرت مروج الشریعت محمد عبید اللہ بھی ہم رکاب تھے
اور نگزیب عالمگیر کے کہنے پر آپ نے یہ سفر براستہ دکن اختیار کیا، کیوں کہ اورنگزیب
ان دنوں دکنی مہمات سر کرنے میں مصروف تھا اس نے عرصہ دراز تک حضرت حجتہ اللہ کو
تعلیم سلوک کے لیے روک رکھا۔

حضرت حجتہ اللہ تیسری مرتبہ ۱۱۰۳ھ کو براستہ افغانستان و ایران حج کے لیے روانہ

۱۔ روضۃ القیومیہ ۳/۲۹-۳۰ حضرت حجتہ اللہ کے ایک مکتوب بنام حضرت وحدت سے بھی اس
قسم کا مفہوم قیاس کیا جاسکتا ہے (وسیلۃ القبول ۲/۱۳-۳۱/۳۳)۔ گلشن وحدت ۵۹/۹۰

۲۔ وسیلۃ القبول ۱/۱۵-۱۹/۲۲، ۲۹/۳۳، ۲۵/۲۴، ۳۱/۲۲، ۸۱

۳۔ شیخ خلیل اللہ کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو مقامات معصومی ۳/۴۱۷

۴۔ روضۃ القیومیہ ۳/۳۲-۳۳، ۳۲، ۳۳

ہوئے، عقیدت مندوں نے کئی مقامات پر قیام کے لیے مجبور کیا ۱۱۰۹ھ کو حرمین الشریفین پہنچے اور نگزیب نے اس مرتبہ بھی آپ کو روکے رکھا، آخر اس سے اجازت لے کر روانہ ہوئے، آپ نے کابل سے اسے جو خط لکھا وہ آپ کے مجموعہ مکاتیب^۲ میں شامل ہے۔ اس تیسرے سفر میں حضرت حجتہ اللہ اور حضرت وحدت کے اہل خانہ اور متعلقین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔^۳ یہ سفر پہلے سفر حج کی مانند تھا جب حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہما (۱۰۶۷ھ/۱۶۵۶ء) عازم سفر ہوئے تھے۔^۴

لیکن معلوم ہوتا ہے کہ حضرت وحدت ۱۱۰۹ھ کو سرہند شریف واپس نہیں گئے تھے بلکہ مختلف مقامات پر قیام پذیر رہے اور آپ اور نگزیب کے ساتھ ہی رہے کیوں کہ حضرت وحدت کے ساتھ بادشاہ کو جو موافقت تھی وہ انہیں حج سے واپس آ کر جلد گھر جانے میں حائل ہو گئی تھی، آپ ۱۱۱۱ھ/۱۶۹۹ء کے وسط میں سرہند شریف پہنچے۔^۵

حج کے ان تین مبارک اسفار کے علاوہ حضرت وحدت نے اور بھی طویل سفر کیے جن میں آپ کا کئی بار کشمیر جانا اس میں آپ کے خلیفہ اور معروف عالم شیخ محمد مرادنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ/۱۷۱۸ء) بن ملا مفتی محمد طاہر کشمیری کی تحریک کا عمل دخل ہے۔^۶ اس کے علاوہ کابل جانا اور پھر اورنگزیب کے کہنے پر دکن کی مہمات کے دوران اس

۱۔ ایضاً ۱۰۱۳/۱۱۹۱

۲۔ وسیلۃ القبول ۲/۵۶/۹۸ حضرت وحدت کے تیسرے سفر حج کے یہ سنیں آپ کے مکتوبات سے ماخوذ ہیں (گلشن وحدت ۶۵/۱۱۶)

۳۔ گلشن وحدت ۶۵/۱۱۶ (حضرت وحدت نے لکھا ہے مع قبال تائبہ بندر مخا۔۔۔ رسید) اس مبارک سفر سے واپس سرہند شریف پہنچ کر حضرت وحدت نے اپنے مرید مخلص شیخ محمد مرادنگ کشمیری کو اطلاع دی ہے (ایضاً ۶۷/۱۱۷) حسانات المقر بین ۱۱۳۔ (الف)

۴۔ حسانات الحرمین مقدمہ، ۵۔ گلشن وحدت ۷۵/۱۲۶۔ ان امور کی تفصیل شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیفات تحفۃ الفقراء حسانات المقر بین، گلشن وحدت کے علاوہ فیض مراد میں ملاحظہ کریں۔

کے لشکر کے ساتھ کئی سال تک طویل قیام بھی قابلِ توجہ ہے، پاکستان و ہند کے کئی مقامات پر آپ کے ورود کا تذکرہ آپ کے مکتوبات میں جا بجا ملتا ہے۔

حضرت وحدت ”ضعف خون کشیدن“ ۲ اور ”حبس بول“ کے امراض میں مبتلا تھے بادشاہ فرخ سیر نے شاہی طبیبوں سے بہت علاج کروایا لیکن افاقہ نہ ہوا۔ ۳

حضرت وحدت کا ۷۵ سال کی عمر میں ۲۷ ذی الحج ۱۱۲۶ھ / ۱۷۱۴ء کو دہلی میں وصال ہوا۔ ۴ نعش مبارک دہلی سے سرہند شریف لا کر دفن کی گئی۔

حضرت وحدت کو بذریعہ کشف سرہند شریف کے سکھوں کے ہاتھوں تباہ و برباد ہونے کا علم ہو گیا تھا۔ اس لیے آپ نے وہاں سے ہجرت کی اور دہلی میں آکر کوٹلہ فیروز آباد قدیم دہلی میں قیام کر لیا۔ ۵ حضرت وحدت کی یہ ہجرت روضۃ القیومیہ کے مرتبہ سنین کے مطابق ۱۱۲۱ھ / ۱۷۰۹ء کو ہوئی۔ ۶ جو تب تاریخ کے مطابق درست ہے کیوں کہ اس کے چند ماہ بعد سکھوں نے بندہ سنگھ کی قیادت میں سرہند پر حملہ کر کے مسلم آبادیوں کو انقام کا

۱۔ گلشن وحدت میں سیر پورب ۲۲/۳۳ کابل (۳۲/۳۳) بہلول پور و روپڑ (۶۱/۴۹) کا ذکر

کیا گیا ہے۔ ۲۔ گلشن وحدت ۴۷/۴۱ ۳۔ حسانات المقر بین ۱۲۰

۴۔ حسانات المقر بین ورق ۱۲۱ الف۔ ب۔ حضرت وحدت کے سال وصال میں اختلاف

ہے۔ صاحب مقامات معصومی (ص ۴۱۴) اور مولف روضۃ القیومیہ (۳۰۱/۱) نے ۱۱۲۷ھ لکھا

ہے۔ گویا ایک سال کا فرق ہے شعراء کے تذکرہ نویسوں میں سے اکثر نے ۱۱۲۶ھ تحریر کیا ہے جن

میں سفینہ خوشگو (۶۹) نتائج الافکار (۷۳۵) اور روز روشن (۷۹۳) نے یہی سنہ دیا ہے۔

معاصر مورخ حارثی نے بھی یہی سال وصال تحریر کیا ہے (تاریخ محمدی ۳۳) جس سے معاصر اور

حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد مراد کشمیر کے بیان (۱۱۲۶ھ) کی تصدیق ہو جاتی ہے، متاخرین

کے بیانات قابلِ توجہ نہیں ہیں۔ ۵۔ سفینہ خوشگو ۶۹، ۶۔ روضۃ القیومیہ ۵۴-۵۵

7- Kirpal singh : Life of Maharaja Ala Singh of Patiala

نشانہ بنایا، سکھوں کے سرہند پر حملے جاری رہے، ۱۷۵۴ء کو ان کا دوسرا حملہ ۱۷۵۸ء کو سکھوں اور مرہٹوں کا مشترکہ حملہ اور پھر ۱۷۶۴ء میں سکھوں نے سرہند پر ایسا حملہ کیا کہ اسے مکمل طور پر تباہ کر دیا، آبادی کا نام و نشان تک مٹ گیا۔ ان حملوں سے متاثر ہو کر اہل سرہند اور خاص طور پر خانوادہ حضرت مجدد الف ثانی جہاں پناہ ملی چلے گئے۔

حضرت وحدت کے چار صاحبزادے اور تین صاحبزادیاں تھیں۔ ۲۔

حضرت وحدت کے خلفاء و مریدین کثیر تعداد میں تھے جن میں کشمیر کے مفتی محمد طاہر کے صاحبزادے شیخ محمد مرادنگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) جو ۳۸ کتابوں کے مولف اور آپ کے مکتوبات و ملفوظات کے جامع تھے ۳ اور فارسی کے مشہور شاعر شیخ سعد اللہ گلشن (۱۰۷۵-۱۱۴۰ھ/ ۱۶۶۵-۱۷۲۷ء) جنہوں نے حضرت وحدت کے عرف ”شاہ گل“ کی مناسبت سے اپنا تخلص گلشن رکھا تھا ۴ صاحب دیوان شاعر اور ولی دکنی کے استاد تھے، خاص شہرت رکھتے ہیں ان کے علاوہ صوفیہ کے تذکروں میں آپ کے مریدین کے اسماء بھی ملتے ہیں جنہیں طوالت کے خوف سے قلم زد کر دیا گیا ہے، البتہ شیخ محمد عابد سنائی (ف ۱۱۶۰ھ) ایسی شخصیت ہیں جن کے دامن تربیت سے بہت سے افراد نے وابستہ ہو کر باطنی فیض پایا ان میں حضرت میرزا مظہر جان جاناں شہید (۱۱۱۱-۱۱۹۵ھ/ ۱۷۰۰-۱۷۸۱ء) خاص شہرت کے مالک تھے جن سے سلسلہ نقشبندیہ کو بہت فروغ ہوا آپ انہی شیخ محمد عابد سنائی کے خلیفہ تھے۔ ۵۔

۱۔ ہم نے ان امور کی تفصیلات مقامات مظہری ۳۵-۵۱ اور مقامات معصومی کے مقدمات میں دے دی ہیں۔

۲۔ تفصیل کے لیے اس مقدمہ سے منسلک شجرات ملاحظہ کریں۔

۳۔ شیخ محمد مرادنگ کشمیری کے حالات پر ان کے مرید محمد اعظم دیدہ مری نے ”فیض مراد“ کے نام سے ایک مستقل کتاب لکھی تھی جو ان شاء اللہ حوزہ نقشبندیہ سے شائع کی جائے گی۔

۴۔ تفصیلات آگے آرہی ہیں۔ ۵۔ مقامات مظہری ۲۳۳-۲۳۷

حضرت وحدت کو اپنے ایک معاصر بزرگ شیخ محمد افضل الہ آبادی ۱۔
(۱۰۸۸-۱۱۲۳ھ/۱۶۷۷-۱۷۱۲ء) سے بڑی الفت تھی۔ یہ موانست عرصہ تک غائبانہ
رہی لیکن جب الہ آباد کے ناظم سیف خان کی استدعا پر آپ ۱۰۹۳ھ/۱۶۸۳ء کو الہ آباد
تشریف لائے تو آپ نے متعدد مرتبہ شیخ محمد افضل سے ملاقات کی۔ شیخ نے اپنا رسالہ
اثبات الاحوطیہ پیش کیا جسے ملاحظہ فرما کر آپ بہت خوش ہوئے۔ ۲۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ

تعجب ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب جو فارسی مآخذ سے بلا واسطہ استفادہ
کر سکتے تھے وہ حضرت مجدد الف ثانی کے والد گرامی مخدوم عبدالاحد فاروقی سرہندی
(ف ۱۰۰۷ھ) اور حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی
(ف ۱۱۲۶ھ) کے مابین فرق نہیں کر سکے۔ فرماتے ہیں

حضرت مجدد الف ثانی علیہ الرحمت کے والد گرامی حضرت مخدوم شیخ
عبدالاحد فاروقی سرہندی بھی مغل حاکم سیف خان کے عہد میں کشمیر میں
آئے اور ایک کثیر جماعت آپ کے حلقہ ارادت میں آئی جن میں بعض
نام آور کشمیری دینی بزرگ جیسے محمد امین صوفی، نور بابا پکھلی، حضرت شیخ
محمد مراد ٹنگ۔ جو واقعات کشمیر کے مصنف خواجہ محمد اعظم دیدہ مری کے
مرشد تھے، شیخ عبدالرشید اور علامہ مولانا محمد حیدر بھی تھے۔ ۳۔

مزید تعجب یہ ہے کہ ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے حالات
متاخر ترین مآخذ یعنی سیارہ ڈائجسٹ (اولیائے کرام نمبر) تاریخ دعوت و عزیمت اور

۱۔ شیخ محمد افضل الہ آبادی کے حالات کے لیے ملاحظہ ہو نزہۃ الخواطر ۶/۲۹،

۲۔ اجلی، میرنجان الہ آبادی نقشبندی: خازن الشعراء ورق ۱۶۷

۳۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ سری نگر کشمیر ۲۰۰۱ء، ص ۳۶۲

رود کوثر سے نقل کیے ہیں۔ انہیں اس سلسلہ میں معاصر مآخذ زبدۃ المقامات اور حضرات القدس سے غالباً واقفیت نہیں ہے کیوں کہ ان کے مآخذ کی فہرست میں یہ دونوں کتابیں موجود نہیں ہیں۔ ۲۔ مخدوم عبدالاحد کے سال وفات ۱۰۰۷ھ جو انہوں نے متاخر ترین مآخذ سے نقل کیا ہے پر شک و شبہ کا اظہار کرتے ہوئے اسے غلط قرار دے کر فرمایا ہے کہ ”مخدوم کا سال وفات صحیح نہیں ہے“۔ ۳۔

لیکن حقیقت یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد کا سال وصال (۱۰۰۷ھ) مذکورہ معاصر مآخذ یعنی زبدۃ المقامات ۴ اور حضرات القدس ۵ میں یہی درج ہے جن کے مولفین خواجہ محمد ہاشم کشمی اور ملا بدر الدین حضرت مجدد الف ثانی کے خلفاء میں سے تھے اور انہوں نے مخدوم عبدالاحد کے سلسلے میں جو کچھ لکھا ہے وہ حضرت مجدد الف ثانی سے سن کر لکھا ہے جس میں غلطی کا امکان نہیں ہے۔

اگر ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب کے پاس مجددی سلسلہ کے مآخذ ہوتے تو ان سے اس قسم کی غلطی سرزد نہ ہوتی، ڈاکٹر صاحب نے واقعات کشمیر (از محمد اعظم دیدہ مری) میں سے شیخ عبدالاحد کے ورود کشمیر کا جو حال لکھا ہے اس کے پہلے جملہ سے ایسا لگتا ہے کہ وہ مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد) سے متعلق ہے لیکن جو نہی اس کی اگلی سطور پر غور کریں تو معلوم ہوتا ہے کہ شیخ عبدالاحد اکیلے کشمیر نہیں گئے بلکہ ان کے ساتھ ان کے برادر کلاں سعد الدین محمد اور ان کے فرزند میاں محمد قطب بھی تھے۔ ۶۔

اب ذرا غور فرمائیے اور جستجو کیجیے کہ مخدوم عبدالاحد کے کوئی بھائی سعد الدین محمد تھے؟ معاصر کتب میں مخدوم کے بھائیوں کے نام نہیں ملتے بلکہ سلسلہ مجددیہ کی کتب

۱۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ سری نگر کشمیر، ۲۰۰۱ء، ص ۹۲۰

۲۔ ایضاً ۳۱۰ ۳۔ ایضاً ۹۲۷

۴۔ زبدۃ المقامات ۱۲۳ ۵۔ حضرات القدس ۳۳

۶۔ حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ ۹۲۵

انساب میں واضح الفاظ میں شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے بڑے بھائی کا نام سعد الدین محمد (ف ۱۱۰۵ھ) ہی درج ہے اور ان کے ایک ہی فرزند تھے محمد قطب الدین۔

بظاہر اس امر سے واضح ہو جاتا ہے کہ کشمیر کی سیاحت کے لیے مخدوم عبدالاحد نہیں گئے تھے بلکہ شیخ عبدالاحد وحدت گئے تھے ڈاکٹر شمس الدین احمد صاحب نے ان سے جن وابستگان کشمیر کا منقولہ بالا اقتباس میں ذکر فرمایا ہے وہ سب کے سب بارہویں صدی ہجری کے ہیں جن کا مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) سے کوئی عصری تعلق نہیں ہو سکتا، یہ مسلمہ امر ہے کہ مخدوم عبدالاحد کے فرزند گرامی حضرت شیخ احمد سرہندی مجدد الف ثانی کا ۱۰۳۴ھ کو وصال ہوا طبعی عمر (ولادت ۹۷۱ھ) کے مطابق تھا، اب اگر ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد کے ورور کشمیری کا جو قیاس زمانہ مابین ۱۰۷۹-۱۰۸۲ھ بتایا ہے اگر درست فرض کر لیا جائے تو یہ حضرت مجدد الف ثانی کے مسلمہ سال وصال (۱۰۳۴ھ) کے بالکل خلاف ہو جائے گا یعنی حضرت مجدد الف ثانی کی وفات کے ۴۸ سال بعد تک آپ کے والد مخدوم عبدالاحد بقید حیات اور کشمیر میں مصروف ارشاد تھے جو ہر لحاظ سے خلاف واقع ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مخدوم عبدالاحد سے جن وابستگان کشمیر کے حالات اپنے تعلیقات میں دیے ہیں ان میں ایک معروف شخصیت شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کی بھی ہے جن کا وصال ڈاکٹر صاحب کے قول کے مطابق ۱۱۳۱ھ ہے اور انہوں نے واقعات کشمیر کے مولف محمد اعظم کو ان کا خلیفہ بھی بتایا ہے جنہوں نے ان کے حالات پر ایک مستقل رسالہ فیض مراد کے نام سے لکھا تھا جس کا ڈاکٹر صاحب بحوالہ واقعات کشمیر میں ذکر کر چکے ہیں۔

یہ رسالہ انہیں دستیاب نہیں ہوا خوش قسمتی سے رسالہ فیض مراد کا خطی نسخہ پنجاب

۱۔ ہدیہ احمدیہ ۱۸

۲۔ شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقہ نقشبندیہ ۹۲۷-۹۲۸

یونیورسٹی لاہور میں محفوظ ہے اس میں واضح الفاظ میں ۱۰۸۱ھ کو شیخ عبدالاحد وحدت سرہندی بن خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کا مع اپنے برادر بزرگ شیخ سعد الدین (مع اپنے بیٹے شیخ قطب الدین) کے ہمراہ سرہند سے کشمیر میں ورود فرمانے اور شیخ محمد مرادنگ کے فیض یاب ہونے کے لیے پہلی مرتبہ حاضر ہونے کا ذکر کیا گیا ہے۔ اجوڈا کٹر شمس الدین صاحب کے قیاسی سنین کے عین مطابق ہے۔

اس بحث کا حاصل یہ ہے کہ مخدوم عبدالاحد (ف ۱۰۰۷ھ) والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی مذکورہ سنین میں کشمیر نہیں گئے بلکہ حضرت مجدد الف ثانی کے پوتے شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی کشمیر تشریف لے گئے تھے۔

بحیثیت شاعر

حضرت شیخ عبدالاحد وحدت فارسی اور ریختہ (اردو) دونوں زبانوں کے شاعر تھے بارہویں صدی ہجری میں لکھے جانے والے شعراء کے اکثر تذکروں میں آپ کو خراج تحسین پیش کیا گیا ہے فارسی میں آپ کا تخلص وحدت ۲ اور ریختہ (اردو و ہندی) میں گل تھا آپ کے والد گرامی نے آپ کی خندہ روئی اور ”شگفتگی رخسار“ کے باعث کمسنی میں آپ کو ”گل“ کہہ کر مخاطب کیا تو عوام و خواص میں آپ اسی عرف سے مشہور ہو گئے مقامات معصومی میں ہے:

آداب معرفت و حقیقت معاً بر کمال شگفتگی رخسار بہ نہی درخشاں بودہ کہ حضرت خازن الرحمت از خرد سالیہا ایثاں ”گل“ می فرمودند و این نام بہ مرتبہ اشتہار گرفتہ کہ بسیاری از عوام بہ نام دیگر نمی شناسند حتی کہ اکثر از حضرات احمدیہ ہم ”گل صاحب“ می گویند ہماں مصراع گویا بہ خواست در بارہ ایثاں سر بر زدہ است

۱۔ محمد اعظم: فیض مراد، خطی ورق ۹۔ اب ۱۰۔ ۱

۲۔ چہار چمن ۴ ”احقر البریہ طالب راہ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ وحدت۔۔۔“

ع۔ نخل از رنگ و بولیش خرمن گل

حضرت وحدت کے فارسی کلام کے دو مجموعے ہم دست ہو چکے ہیں اول چہار چمن وحدت جس میں سلسلہ نقشبندیہ کے بعض بزرگوں کے قطعات تاریخ وفات کے علاوہ دیگر منظومات بھی ہیں۔ دوسرا دیوان وحدت جو غزلیات اور دیگر اصنافِ سخن پر مشتمل ہے۔

خود حضرت خواجہ محمد معصوم قدس سرہ نے حضرت وحدت کے اشعار کو ”رنگین“ قرار دیا ہے ایک مکتوب میں فرماتے ہیں:

رقعہ شریفہ رسیدہ و مضامین دلکش آں دل نشین گردید و اشعار رنگین
آں متلون و ذوقین ساخت

شعراء کے تذکروں میں بھی آپ کے کلام پر عمدہ آراء کا اظہار کیا گیا ہے بقول خوش گو:
اگرچہ اشغالِ باطن فرصت نمی یافت کہ بہ فکرِ سخن پردازد اما دریں کار نیز
استاد بود و بسیار معانی تازہ و مضامین رنگین از و گل می کرد

۱۔ مقامات معصومی ۳/۴۰۹، حضرت وحدت کے نام و لقب اور تخلص کے بارے میں شیخ محمد مراد کشمیری نے یہ روحانی اشارہ تحریر کیا ہے ”چوں مرشدی و قطبی (حضرت وحدت) در بارہ محبت حق وجود امکان خود فانی ساختہ و از ہر دو حلقہ امکان محمد بسبب متابعت ایشاں علیہ الصلوٰۃ والسلام در گزشتہ و حقیقت محمدی رسیدہ و حقیقۃ الحقائق را مشرف شدہ و فنا فی محمدی دریافتہ از کمال بندہ نوازی و از غایت امت پروری ایشاں را در سباط قرب الہی رسانیدہ و از بارگاہ صدی خطاب ”یا عبدی انت منی“ درو مانیدہ و بوحثت تخلص یافتہ احدیہ و واحدیہ را دیدہ باز خطاب از بارگاہ مقدس معلیٰ در رسیدہ کہ یا عبدی انامک و انت معی“ لہذا عبد الاحد نام مبارک ایشاں آمدہ..... (تحقیقات ۷۶)

۲۔ تفصیل تالیفات حضرت وحدت کے تحت ملاحظہ کریں۔

۳۔ مکتوبات معصومیہ ۳/۲۰۵/۲۵۰

۴۔ سفینہ خوش گو ۶۹

بقول کشن چند اخلاص:

گاہ گاہی بحسب اتفاق زبانِ معجز بیانِ رایک دو مصرعِ گلفشاں می فرمود ۱

میرنجان اجملی نے لکھا ہے:

وحدت باوجود فضل و کمال بقول الشعراء تلامیذ الرحمن شعر ہم می گفت ۲

بقول رائے ٹیکارام ظفر:

گاہ گاہ بہ عالمِ سخن رونق افزای در رنگِ معانی می شوند از آبِ حیات

کرامت مآب است ۳

فارسی کے علاوہ حضرت وحدت ریختہ (اردو) میں بھی شعر کہتے تھے اردو میں آپ کا تخلص گل تھا۔ آپ کی ایک اردو غزل میر محمدی مائل دہلوی کے ایک قطعہ میں ملتی ہے اب تک آپ کی یہی ایک غزل دستیاب ہوئی ہے:

ذرا تو سوچ اے غافل کہ کیا دم کا ٹھکانا ہے

نکل ہی جب گیا تن سوں تو پھر اپنا بگانا ہے

مسافرتوں ہے اور دنیا سرائے بھول مت غافل

سفر ملکِ عدم آخر تجھے درپیش آنا ہے

۱۔ ہمیشہ بہار ۲۶۱

۲۔ خازن الشعراء ورق ۱۶۸۔۱

(روٹو گراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ)

۳۔ گلزارِ مضامین (۱۱۹۹ھ) خطی ۷۲۳

دیگر تذکرہ نویسوں کے بیانات کے لیے ملاحظہ ہو فارسی ادب بعد اورنگزیب ۳۳۷ اور تذکرہ

شعراء کشمیر/ ۵۲۹-۵۳۱

مخزن الغرائب (۵/۷۰۶) میں ہے کہ آغاز جوانی میں آپ نے شعر گوئی شروع کی اور آخر عمر

میں شعر کہنے سے توبہ کر لی

لگاتا ہے عبث دولت پہ کیوں دل کوں کہ اب ناحق
 نہ جاوے سنگ کچھ ہرگز، یہاں سب چھوڑ جانا ہے
 نہ بھائی بند ہے کوئی نہ یار و آشنا کوئی
 ٹک اک جو غور سے دیکھو تو مطلب کا زمانا ہے
 لگاؤ یاد میں اس کی نجات اپنی اگر چاہے
 عبث دنیا کے دھندے میں ہوا گل کیوں دوانا ہے!

اس غزل میں جو مزاج کی سنجیدگی نظر آتی ہے وہ نقشبندی شعراء کی خصوصیت رہی
 ہے، سنجیدہ گوئی کا یہ وہ رجحان ہے جو آئندہ دور میں میرزا مظہر جان جاناں کے زیر اثر
 ایک تحریک بن کر ابھرتا ہے۔ ۲

یہ حضرت وحدت کے شاگرد و مرید خاص شیخ سعد اللہ گلشن ہی تھے جنہوں نے اپنے
 شاگرد ولی دکنی کو مشورہ دیا تھا کہ ”یہ تمام فارسی مضامین جن سے اب تک کسی نے کام
 نہیں لیا اپنے ریختہ میں کام میں لاؤ تم سے کون باز پرس کرے گا؟“ یہ اسی کا نتیجہ تھا کہ
 ولی نے فارسی شعراء کے انداز پر اردو میں اپنا دیوان مرتب کیا جس نے شمالی ہند کے
 شعراء کی پہلی نسل کو اس طور پر متاثر کیا کہ اردو شاعری کی باقاعدہ روایت کا آغاز
 ہو گیا۔ ۳

حضرت وحدت کی اولاد میں بھی شاعری کی روایت قائم رہی، آپ کے فرزند گرامی

۱۔ محمد اکرام چغتائی: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون لاہور، ش ۷ دسمبر
 ۱۹۶۶ء، مائل کا یہ تاریخی قطعہ جناب ڈاکٹر محمد اکرام چغتائی کی دریافت ہے جو انہیں پنجاب
 یونیورسٹی لاہور کے مرکزی کتابخانہ میں محفوظ بیاض سے ملا ہے۔

۲۔ جمیل جالبی: تاریخ ادب اردو، ۱/۱۲۳-۱۲۴

۳۔ میر تقی میر: نکات اشعار، ۹۴، ولی دکنی گجراتی شیخ علی رضا بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید
 سرہندی کے بھی مرید تھے (کلیات ولی ۸۷)

۴۔ جالبی: تاریخ ادب اردو، ۱/۱۲۸-۱۲۹

شیخ محمد تقی (ف ۱۱۴۸ھ) حضرت حجتہ اللہ کے تربیت یافتہ تھے، مولف مقامات معصومی کی روایت ہے کہ حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی بن حضرت خواجہ محمد معصوم شیخ نقی کے کلام کو ان کے والد کے کلام پر ترجیح دیتے تھے:

شعر ایشاں (شیخ محمد تقی) مستغنی از توصیف و اصفان است یکی از معتبران روایت نموده کہ حضرت حجتہ اللہ..... شعر ایشاں را بر شعر ولد شریف شان ترجیح دادند! شعراء کے تذکروں میں نقی سرہندی کے نام سے ان کے کلام کی خوبیاں بیان کی گئی ہیں۔ ۲۔ شیخ محمد تقی کے فرزند نواب اظہر الدین خان کو نواب کا خطاب اور نگزیب نے دیا تھا۔ ۳۔ قدرت اللہ قاسم کا بیان ہے:

پدرش (انعام اللہ یقین) قطع نظر از پیرزادگی بہ مصاحبہ حضرت فردوس آرام گاہ نور اللہ مضجعہ کلاہ گوشہ بآسمان می شود خودش در ایام دولت نواب غفران مآب وزیر الممالک عماد الملک غازی الدین خان بہادر بسیار بہ جاہ و ملکنت ایام بکام دل بسری فرمودہ ۴۔

نواب اظہر الدین کی شادی مشہور عالمگیری سردار نواب حمید الدین کی بیٹی سے ہوئی تھی، شادی کے بعد شیخ اظہر الدین کو مبارک جنگ بہادر کا خطاب اور ہزاری و پانصدی کا منصب ملا اور وہ امرائے شاہی میں داخل ہو گئے، اردو کے مشہور شاعر انعام اللہ خان یقین (ف ۱۱۶۹ھ/ ۱۷۵۶ء) انہی نواب اظہر الدین خان کے فرزند تھے، جو حضرت میرزا مظہر جان جاناں کے شاگرد اور صاحب دیوان شاعر تھے، مشہور شاعر میر تقی میر جب سرہند گیا تو یقین کے دادا شیخ محمد تقی سے ملا تھا، وہ نکات الشعراء میں لکھتا ہے:

باجدش نیز در سرہند ملاقات کردہ بودم، بسیار آدم خوب با مزہ یافتہ شد،

۱۔ مقامات معصومی ۳/ ۲۱۶، ۲۔ صبح گلشن ۵۳۷، عمدۃ المقامات (ص ۲۹۹) میں شیخ نقی کے

دو شعر بھی نقل ہوئے ہیں۔ روضۃ القیومیہ (۳۰۲/۱) میں ان کا ایک شعر دیا گیا ہے۔

۳۔ ہدیۃ احمدیہ ۲۳-۲۵، ۴۔ مجموعہ نغز ۳۵۵۔

بافقیہر بسلوک و تواضع پیش آمدہ و ضیافت فقیر کردہ، تادیر نشستہ صحبت مستونی
داشتم، شعر فارسی بطرز نیکی گوید!

حضرت وحدت کے بنائے میں سے ولی اللہ اشتیاق بھی اردو کے شاعر تھے، میر تقی میر
اور قدرت اللہ شوق وغیرہ نے ان کا ذکر کیا ہے کہ وہ کوئلہ فیروز شاہ میں سکونت پذیر
ہیں۔ اس سے اندازہ لگانا دشوار نہیں کہ وہ کوئلہ فیروز شاہ میں جو مسکن حضرت وحدت
کا تھا، عرصہ تک آپ کی اولاد کے پاس رہا۔

تالیفات حضرت وحدت

حضرت وحدت بہت سی کتابوں کے مولف تھے، آپ کے مرید مخلص شیخ
محمد مراد ننگ کشمیری نے آپ کی تالیفات کی تعداد میں بتائی ہے، لیکن صوفیہ کے
تذکروں میں آپ کی تقریباً پچاس تالیفات کے نام ملتے ہیں ان کتابوں کو دو
حصوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اول وہ جو مختلف کتب خانوں میں محفوظ ہیں، دوم وہ
کتب جن کے نام تذکروں میں ملتے ہیں لیکن ہمیں تاحال ان کے وجود کا علم نہیں
ہے۔

۱۔ میر: نکات الشعراء طبع محمود الہی ۸۳، شیخ محمد تقی جن سے میر کی سرہند میں ملاقات ہوئی تھی
۱۱۴۸ھ میں فوت ہو گئے تھے (ہدیہ احمدیہ ۲۴) اس حساب سے جب میر تقی میر سرہند گیا تو اس کی عمر
کل تیرہ برس (ولادت میر ۱۱۳۵ھ) تھی اتنے کم سن کی ضیافت اور اس کی شاعری کے بارے میں
اظہار رائے سب کچھ بعید از قیاس معلوم ہوتا ہے۔

۲۔ میر: نکات الشعراء ۲۸، شوق: طبقات الشعراء ۶۵

ولی اللہ اشتیاق کا ذکر انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی کی کتابوں میں نہیں ملتا ممکن ہے وہ
حضرت وحدت کی دختری اولاد میں سے ہوں، اس طرح بشیر احمد سرہندی، صابر سرہندی اور
عنایت اللہ مشتاق سرہندی کے حالات اردو شعراء کے تذکروں میں ملتے ہیں۔ (طبقات الشعراء
شوق ۵۹۳، ۲۴۴، ۳۳۳)

قرآۃ القارئین

یہ فارسی نثر میں ہے جو قرأت کے اصول و ضوابط پر مشتمل ہے، حضرت وحدت نے بتایا کہ وہ اس سے پہلے عربی میں اس موضوع پر ۱۱۰۶ھ کو ”الدرر“ کے نام سے ایک کتاب تالیف کر چکے ہیں، قرأت القارئین انہوں نے نفع عام کی غرض سے فارسی میں لکھی ہے اس کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ درگاہ پیر مہر علی شاہ، گولڑہ، راولپنڈی میں ہے۔

خزائن النبوة

یہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت وحدت نے بڑے والہانہ انداز میں حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت پاک لکھی ہے، کتاب کے خاتمہ میں اپنے نعتیہ اشعار دیے ہیں، خود وضاحت فرماتے ہیں:

الرسالۃ مسماۃ بہ خزائن النبوة وہی تاریخ تالیفہا بدانکہ رقیمہ اس کریمہ حاوی است بر دوازده خزینہ وخاتمہ وحسن خاتمہ..... خاتمہ در ایراد بعض اشعار نعت او علیہ الصلوٰۃ والتحیۃ باعرض حال شکستہ بال

حسن خاتمہ در ذکر بعض مبشرات طالبات وانا الفیقر عبد الاحد بن خازن الرحمت رحمانی شیخ محمد سعید بن مجد الف ثانی الشیخ احمد السرهندی قدس سرہما۔

گویا کتاب کے نام خزائن النبوة سے اس کا سال تالیف ۱۲۰۲ مستخرج ہوتا ہے، اس کا ایک خطی نسخہ انڈیا آفس لائبریری، لندن میں ہے، ۳۲ سٹوری ۴ اور مارشل نے بھی اس کا ذکر کیا ہے۔ ۵

۱۔ احمد مندوزی: فہرست مشترک ۱۲۳/۱۲۴، ۲۔ اس نام سے صحیح سال تالیف برآمد نہیں ہوتا۔

3- I.O.D. p.636

4- Storey: persian literature, Vol. 1 p.1 , p. 1257

5 - Marshall , D.N: Mughals in India , Vol. p.No.4

سبیل الرشاد

یہ رسالہ بھی فارسی نثر میں ہے، مولف نے اس میں اپنی کتاب ”الجنات ثمانية“ کا حوالہ دیا ہے، اس رسالہ میں مقامات سلوک کو مختلف دوائر کی شکل میں واضح کیا گیا ہے۔ یہ رسالہ ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے مرتب کر کے حیدر آباد سندھ سے ۱۹۷۸ء کو شائع کیا۔ اس قسم کے مباحث مولف کے ایک اور رسالہ شواہد التجدید میں بھی پائے جاتے ہیں، مختلف کتابوں میں شواہد التجدید کے نام سے جو رسائل ہیں وہ اور سبیل الرشاد ایک ہی ہیں۔

برہان جلی

یہ عربی نثر میں ہے، مولف عمدۃ المقامات نے اسے حضرت وحدت کی تالیف بتایا ہے اس کے ابواب و فصول کی تفصیل بتاتے ہوئے مولف خود وضاحت کرتے ہیں:

الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فان

هذه الرسالة وهي مشتملة على مقدمة وخمسة فصول وخاتمه وحسن خاتمه
المقدمة في انواع الذكر، الفصل الاول في فضيلت مطلق الذكر، الثاني في اثبات الذكر الخفي، الثالث في فضل الذكر الخفي على الجهر، الرابع في فضل كلمة التهليل وبعض الادعيته الماثوره بالسنة الجليل الخامس في بعض حقائق قلب العارف الكامل الخاتمه في ان اتباع طريقة الصوفية العلمية وحسن الخاتمه في ايراد بعض الحكايات المقيدة والرسالة مسماة بالبرهان الجلي في فضل الذكر الخفي ۳

- ۱۔ فہرست مشترک ۲/۱۱۲۶ میں شواہد التجدید کے چار خطی نسخوں کا تعارف کروایا گیا ہے۔
- ۲۔ عمدۃ المقامات ۲۴۴، ۳۔ برہان جلی کا ایک خطی نسخہ جناب نعیم اختر قمر مجددی مرید کے پاس ہے، دوسرا نسخہ ذخیرہ شیفتہ، مولانا آزاد لائبریری، مسلم یونیورسٹی، علی گڑھ میں ہے۔

آخر میں حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم کے اقوال نقل کیے ہیں، اس کے علاوہ حضرت خواجہ محمد نقشبند حجتہ اللہ (ف ۱۱۱۵ھ) کے نام کے ساتھ ”دام ارشادہ“ لکھا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ حضرت وحدت نے یہ رسالہ ان کے حین حیات تالیف کیا تھا۔

فیض العام

یہ رسالہ عربی نثر میں ہے، مولف نے آغاز میں اس کی تالیف کے بارے میں بتایا ہے:

الحمد لله و سلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فهذه الرسالة شريفه مشتمله على مسائل ضرورية متعلقة بكل شهر من شهور السنة القمرية مخبرة عما فيها من العبادات العلية والفعل الخيرات البهية مشعرة بسائر المواسم الدينية و المراسم الشريعة استخرجها من كتب الحديث و الفقه و التفسير و السير المنية.....

هم بها فيض عام وهو تاريخها عند الكرام وفيها اثنا عشر بروجاني كل برج منها من النجوم..... خاتمه فيها بعض المسائل الغاشية من الشهور الشمسية و بعد ها حسن خاتمه في ايراد معرفة من المعارف العالية وانا الفقير الراجي الى كرم الله الحميد عبد الاحد بن خازن الرحمت محمد سعيد قدس سره المجيد.....

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی کا ذکر احترام کے ساتھ کیا ہے اور دہلی و سرہند کی فضیلت بھی بیان کی ہے۔ (۱- ورق ۲۴-۱)

الجنات الثمانية

حضرت وحدت کا یہ رسالہ عربی نثر میں ہے اور جب آپ شیخ محمد نقشبند ثانی کے ہمراہ حج کے لیے گئے تو حرمین الشریفین میں احباب کی درخواست پر تالیف کیا، خود لکھا ہے کہ یہ رسالہ حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی کے احوال پر لکھی جانے والی دو فارسی کتب حضرات القدس اور زبدة المقامات پر مبنی ہے، فرماتے ہیں:

۱۔ فیض العام کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیفتہ کتابخانہ آزاد مسلم یونیورسٹی لائبریری علی گڑھ میں ہے

سبحانک یا من بعث علی راس کل مایۃ سنتہ من ہذہ الامتہ.....
 اما بعد فیقول اضعف الریۃ عبدالاحد بن الشیخ محمد سعید خازن
 الرحمت الصمد قدس نفسہ العالیۃ فی لما خرجت بزیارت الحرمین
 الشریفین مع امام العصر و قطب الزمان الشیخ محمد نقشبند خلف
 قدوۃ العارفین غوث الواصلین الشیخ محمد معصوم قدس سرہ
 لشرفت بادراک صحبۃ الکرام فیہا المتمسک جمع مہم ان او الف
 الرسالۃ مشتملۃ علی احوال جدی المجدد للالف الثانی القطب
 الربانی الشیخ احمد العمری النقشبندی السرهندی قدسنا اللہ بسرہ
 السامی حیث فکون تذکرۃ لاصحابہ و تبصرۃ لاحبابہ فاستخرجت
 من مقامات الفارسیہ الی صنف اصحابہ الثقات مثل الفاضل الکامل
 الشیخ بدر الدین السرهندی والعارف المحقق خواجہ ہاشم
 الکشمی البرہا نفوری رسالہ حاویۃ لمالا بل من احوال وہی متضمنہ
 علی جنات الثمانیۃ و خاتمہ و حسن خاتمہ

الجنۃ الاول فی البشارات صدرت بوجودہ المسعود قبل
 ظہورہ، الثانیۃ فی بیان میلاد ونسبہ، الثالثہ فی انتسابہ فی
 سلاسل المشائخ الکرام قدس اسرارہم، الرابعۃ فی طریق
 مصافحہ و سندہ فی الحدیث و علم القرأۃ و غیرہا، الخامسۃ
 فی ذکر مصنفاتہ، السادسۃ فی ذکر کراماتہ، السابعۃ فی ذکر
 بعض کلماتہ الطیبہ المتضمنہ لمکاشفاتہ العالیہ، الثامنہ
 الرد الشیہات الواردہ علی کلامہ، الخاتمہ فی حکایات
 السالکین و الصالحین..... و حسن الخاتمہ فی ایراد بعض
 البشری فی شانہ العظیم.....

۱۔ الجنات الثمانیۃ کا ایک خطی نسخہ ذخیرہ شیفۃ کتابخانہ آزاد، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں ہے۔
 جیسا کہ ہم تفصیل سے لکھ چکے ہیں کہ حضرت وحدت نے حضرت حجتہ اللہ کے ہمراہ دومرتبہ حج
 کیا اول ۱۰۸۹ھ کو دوم ۱۱۰۹ھ کو آپ نے یہ وضاحت نہیں فرمائی کہ جنات الثمانیۃ کون سے سفر کے
 دوران تالیف کی۔

بدائع الشرائع

یہ بہت مختصر سا رسالہ ہے جو عربی نثر میں ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى فهذه بعض بدائع
الشرائع!

رسالہ فی قرأۃ النبی المختار و اصحابہ الکبار

رسالہ کا موضوع نام سے ظاہر ہے اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:
الحمد لله وسلام على عباده الذين اصطفى اما بعد فيقول
العبد الراجي الى رحمة الله الحميد عبد الاحد بن العارف
بالله الشيخ محمد سعيد قدس سره المجيد ان هذه النسخه
صحف مطهرة اشتملت على ماورد من الآثار في قرأۃ النبی
المختار و اصحابہ الکبار و اتباعه الاخيار.....
فی الغرض و النقل للیل و النهار ، الصحیفہ الاولیٰ فیہا
ورد فی قرأۃ صلوۃ الفجر ۲.
(یہ رسالہ عربی نثر میں ہے)

اسرار الجمعہ

یہ رسالہ جمعہ کے فضائل پر ہے آغاز یوں ہوتا ہے:
الحمد لله الذي هدانا لهذا سبيل الرشاد لكلامه القويم اما بعد فان
الله تبارك و تعالى جعل يوم الجمعة سيد الايام و عيدا للمسلمين
من الخواص و العموم ۳

رسالہ نفی الاشارة فی الصلوۃ

یہ رسالہ رفع سبابہ کے موضوع پر ہے جس میں مولف نے نماز کے دوران انگلی اٹھا کر

۱۔ مجموعہ رسائل حضرت وحدت ذخیرہ شیفۃ علی گڈھ (مذکورہ) ۲۔ ایضاً ۳۔ مجموعہ رسائل
حضرت وحدت ذخیرہ شیفۃ علی گڈھ (مذکورہ)

اشارہ کرنے سے منع کرتے ہوئے دلائل دیے ہیں۔ اس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

سبحانہ من الاشارات فی جبروتہ و حاجت العبارات
فی ملکوتہ و کلام علی من اتقی اللہ حق تعالیٰ اما بعد

لاتقرر ان حضرت المجدد للالف الثانی ۲

مولانا آزاد لائبریری مسلم یونیورسٹی علی گڑھ میں نواب محمد مصطفیٰ خان شیفتہ کا ذخیرہ
مخطوطات محفوظ ہے۔ جس میں نقشبندی سلسلے کے کئی نادر مخطوطات موجود ہیں، نواب
شیفتہ کا اس سلسلے سے قریبی اور گہرا تعلق تھا وہ حضرت شاہ غلام علی دہلوی کے دونوں
خلفاء شاہ ابوسعید اور شاہ احمد سعید مجددی سے بیعت تھے اور حضرت شاہ عبدالغنی مجددی
سے سلوک کی تکمیل کے بعد خلافت یاب ہوئے تھے۔ ۳۔ ان کے ذخیرہ مخطوطات میں
حضرت وحدت کے رسائل عربیہ کا یہ نادر الوجود مجموعہ موجود ہے۔ ۴۔ یقیناً انہیں یہ مخطوطہ
حضرات مجددیہ سے تبرکاً ملا ہوگا۔ راقم احقر کو ۲۵ جولائی ۱۹۸۹ء کو علی گڑھ جا کر یہ ذخیرہ
علمیہ دیکھنے کا موقع ملا ہے جس سے یہ یادداشتیں مرتب کی گئی ہیں۔

خیر الکلام

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہ کے معارف پر
اعتراضات کے جواب کے طور پر لکھا گیا ہے، ذخیرہ شیفتہ میں اس کا جو خطی نسخہ ہے اس کے
کل ۱۷۱ اوراق ہیں۔ ۵۔

۱۔ راقم نے مقامات مظہری کے تعلیقات (۱۲۶ تا ۱۱۷) صفحہ ۴۹۳-۴۹۵ میں اس سلسلہ کے
بزرگوں کے مابین جو اختلافات ہوئے اور ان حضرات نے اس موضوع پر جو کتابیں تالیف کی تھیں
ان کی تفصیلات بیان کر دی ہیں۔ (طبع دوم) ۲۔ مشمولہ مجموعہ رسائل وحدت، ذخیرہ شیفتہ، علی
گڑھ ۳۔ زید ابوالحسن: مقامات خیر ۶۵۹، ۴۔ اس مجموعہ کا تعارف تالیفات حضرت
وحدت کے تحت رسالہ فیض العام سے لے کر رسالہ نفی الاشارة تک کروا دیا گیا۔ ۵۔ قیصر
امروہوی: فہرست مخطوطات ذخیرہ شیفتہ، علی گڑھ ص ۴۶

رسالہ

ذخیرہ شیفۃ میں ہی ۴۱ اور ارق کا فارسی نثر میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ ہے
فہرست کے مرتب نے نہ تو رسالہ کا نام لکھا ہے اور نہ ہی کوئی تفصیل دی ہے۔
رسالہ در بیان طریقہ احمدیہ (لطائف خمسہ)

یہ رسالہ فارسی نثر میں ہے اور حضرت مجدد الف ثانی شیخ احمد سرہندی قدس سرہ کے
طریقہ سلوک کے بارے میں ہے آغاز یوں ہوتا ہے:

الحمد للہ وسلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ اما بعد چوں سالک از حجاب ہستی و خود
پرستی بیرون آید در دیدہ بصیرتش یکجہ الجواہر معرفت مکمل گردد.....

اس کا ایک خطی نسخہ نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں ہے۔ ۲۔ یہ رسالہ مولانا
نور احمد امرتسری مرحوم کی تصحیح سے کنز الہدایات مولف شیخ محمد باقر لاہوری کے ساتھ
کحل الجواہر کے نام سے بطور ضمیمہ طبع ہو گیا ہے۔ ۳۔

دو رسالہ وحدت

جناب جی معین الدین، لاہور کے ذاتی کتب خانہ میں ایک ایسا خطی مجموعہ ہے جس
میں حضرت وحدت کے دو رسائل مجلد ہیں لیکن افسوس کہ جلد ساز نے اسے تباہ کر دیا
ہے۔ یہ مخطوطہ کرم خوردہ تھا، مالک نسخہ نے اسے جلد ساز کے حوالے کر دیا اسے جس

۱۔ ایضاً ۵۴ ۲۔ عارف نوشاہی: فہرست نسخہ ہائی خطی فارسی موزہ ملی پاکستان ۲۵۹

۳۔ مطبوعہ امرتسر، ۱۳۳۵ھ، مولانا نعیم اللہ بہز اپجی نے معمولات مظہریہ ص ۶۶ میں رسالہ
کحل الجواہر کو حضرت وحدت کا ایک مکتوب بتاتے ہوئے من وعن نقل کر لیا ہے جس کے آخر میں
بعض اضافات بھی ہیں، حضرت وحدت کے خلیفہ شیخ محمد عابد سنائی کے احوال پر معاصر خطی رسالہ
میں بھی ایک رسالہ ”در بیان لطائف خمسہ و اصول آنہا“ کے نام سے نقل کیا گیا ہے وہ یہی رسالہ
لطائف خمسہ ہی ہے۔“ (مقامات مظہری، تعلیقات ۵۶۲، طبع اول)

طرح سمجھ آئی اس نے خود ہی اوراق ملا کر جلد کر دی۔ پہلا رسالہ جس کا کوئی ورق بھی پڑھا نہیں جاتا اس کے ورق ۱۱ پر سرہند شریف کے فضائل بیان کیے گئے ہیں۔ اس میں بعض منظوم حکایات بھی ہیں۔ دوسرا رسالہ بھی اسی ستم ظریفی کا شکار ہو گیا ہے اس کا آغاز منظوم ہے۔ لیکن اوپر بٹر پیپر چسپاں ہونے کے باعث قابلِ قرأت نہیں ہے، بہر حال دونوں کا موضوع تصوف و عرفان ہے۔

رسالہ نقشبندیہ

اس عنوان سے ذخیرہ شیخ الاسلام عارف حکمت، مخزنونہ مکتبہ ملک عبدالعزیز، مدینہ منورہ میں ایک فارسی رسالہ موجود ہے، فہرست ساز نے اسے حضرت وحدت سے منسوب کیا ہے، لیکن عدم فرصت کے باعث ہم یہ رسالہ نکلوا کر نہیں دیکھ سکے۔

رسالہ لطائف

مشہور شاعر میرزا عبدالقادر بیدل نے اپنی بیاض مخزنونہ کتابخانہ برٹش میوزیم لندن میں حضرت وحدت کا ایک رسالہ لطائف نقل کیا ہے، ہم نے اپنے سفر برطانیہ (۱۹۸۶ء) کے دوران یہ بیاض دیکھی ہے جس میں حضرت وحدت کا یہ دس ورثی رسالہ بیدل نے محفوظ کر لیا ہے اس کا موضوع لطائف ہے جو سالک منازل سلوک کے دوران طے کرتا ہے۔

گلشن وحدت

یہ حضرت وحدت کے مکتوبات کا مجموعہ ہے جس کے جامع آپ کے خلیفہ خاص اور کشمیر کے عالم خواجہ شیخ محمد مرادنگ کشمیری (۱۱۳۱ھ) ہیں، اس میں ایک سوانیس مکاتیب ہیں جن میں سے زیادہ تر جامع کے نام ہیں، بعض دوسرے اصحاب کے نام بھی مکتوبات موجود ہیں، یہ مجموعہ حضرت وحدت کے سوانحی اشارات سے پر ہے حضرت

وحدت کے آخری دو جج جو آپ نے حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی کے ہمواہ کیے کی تفصیلات پہلی مرتبہ اس مجموعہ سے معلوم ہوئی ہیں، مکتوبات کے جامع شیخ محمد مراد کشمیری بن ملا مفتی محمد طاہر کے احوال کے سلسلے میں اسے بنیادی ماخذ کی حیثیت حاصل ہے۔

شہزادی زیب النساء بنت اورنگزیب کے نام مکتوب نمبر ۴۴، ۴۷ ہیں، بادشاہ فرخ سیر کے نام مکتوب نمبر ۱۰۶ ہے جس سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ حضرت وحدت سے باقاعدہ نقشبندی سلوک کی مشق کر رہا تھا، کشمیر کے صوبہ دار سیف خان کے نام مکتوب نمبر ۵۰ ہے، یہ دو بار کشمیر کا صوبہ دار بنایا گیا اول ۱۰۷۵-۱۰۷۸ھ/۱۶۶۴-۱۶۶۷ء میں، دوم ۱۰۷۹-۱۰۸۲ھ/۱۶۶۸-۱۶۷۱ء میں شیخ محمد مراد کشمیری مذکور کی سوانح فیض مراد میں حضرت وحدت کے کئی بار کشمیر جا کر قیام فرمانے کا ذکر ملتا ہے۔ جس میں سیف خان کی عقیدت مندی کے واقعات بھی درج ہیں، تواریخ کشمیر میں سیف خان کا آپ کے استقبال کرنے اور اپنے مسکن کے ساتھ ہی حضرت وحدت کو ٹھہرانے اور فیض یاب ہونے کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔

گلشن وحدت کا فارسی متن مولانا عبداللہ جان فاروقی کی تصحیح سے، ادارہ مجددیہ کراچی سے ۱۹۶۶ء کو طبع ہو چکا ہے۔

خیابان وحدت

یہ حضرت وحدت کی فارسی منظومات کا مجموعہ ہے جو خود مصنف نے ۱۰۸۹ھ کو مرتب کیا۔ یہ چار چمن، خاتمہ اور حسن خاتمہ پر مشتمل ہے، خود وضاحت فرماتے ہیں:

چمن چمن گل حمد ثنا ثار بارگاہ کبریا آنکہ وحدت اور اختلاط کثرت حجاب

نیست در بارہ احقر البریہ طالب راہ احدیہ عبدالاحد ملقب بہ

وحدت بدانکہ ایں رسالہ ایست متضمن بر چہار چمن وخاتمہ وحسن خاتمہ

ست و ہر چمن متضمن بر چہار خیابان ست خیابان اول در غزلیات خیابان دوم

۱۔ فوق، محمد دین: تاریخ کشمیر ۲/۲۲۵، لاہور ۱۹۱۰ء

در مثنویات، خیابان سوم در رباعیات و خیابان چہارم در لطائف مکتومہ و جواہر
غیر منظومہ کہ تعبیر از اس بہ گلدستہ ہارفتہ وہی عشرۃ عشرۃ و خاتمہ متضمن بردو نشمین
ست اول در غزلیات بدلیعہ در بحر ہای متنوعہ دوم در نعت و بعض
تاریخ و حسن خاتمہ در ایراد بعض احادیث نفیس در مدح شعر
ابتدا میں اس مجموعہ کا قطعہ تاریخ ہے:

خیابان شب برابر باب حقیقت خرد از سال تاریخش خبر داد

کہ در یاب از خیابانہای وحدت

۱۰۸۹ھ

وفیات کے باب میں حضرت خواجہ محمد سعید، حضرت خواجہ محمد معصوم اور حضرت خواجہ
شاہ محمد یحییٰ کے سالہای وفات کی منظوم تواریخ شامل ہیں۔

خیابان وحدت کا ایک خطی نسخہ مکتوبہ ۱۰۸۴ھ ڈاکٹر خواجہ محمد سلیم مرحوم سابق استاد
پشاور یونیورسٹی، دوسرا نسخہ مولانا حافظ محمد ہاشم جان مجددی، ٹنڈو سائیں داد سندھ اور
تیسرا نسخہ کتب خانہ خانقاہ نقشبندیہ، کندیاں ضلع میانوالی میں ہے۔

چہار چمن

یہ بھی چار چمن پر مشتمل ہے یعنی چمن ۱ ”وجود“ ۲ ”علم“ ۳ ”نور“ ۴ ”شہود“۔ اس کا
خطی نسخہ اول مملوکہ مولانا قدرت اللہ ساکن بھلووال، سرگودھا، دوم پبلک لائبریری، خیر پور
سندھ ۲ سوم کتب خانہ ندوۃ العلماء، لکھنؤ، چہارم رضا لائبریری رام پور میں ہے۔ ۳

دیوان وحدت

دانشگاہ تہران، ایران میں دیوان وحدت کی مائیکروفلم ہے جس کا آغاز اس شعر سے ہوتا ہے:

۱۔ منزوی، احمد (مرتب) فہرست مشترک ۳/ ۱۳۴۱، یہ سال کتابت غلط ہے کیوں کہ سال

تالیف ۱۰۸۹ھ منقولہ قطعہ سے عیاں ہے ۲۔ ایضاً ۳/ ۱۳۹۹

۳۔ فہرست مخطوطات فارسی رضا لائبریری رام پور، پٹنہ ۱۹۹۵ء، ص ۴۲۲

زہی زُنبہ کمالِ کلیم ناطقہ لال بر آستانِ جلالت امین بے پرو بال
 نسیم لطف تو گر بگذرد ز دارجیم زند ز چشمہ مشاق جوش زلال
 دیوانِ وحدت میں حمد و نعت کے بعد غزلیات کی تعداد زیادہ ہے، آخر میں اپنے
 خاندان کے بزرگوں کے ناموں کے معنی بھی نظم کیے ہیں۔ معما باسم احمد، سعید، معصوم،
 معموں کے بعد تین دوہڑے ہندی (قدیم اردو) میں ہیں، اس کے بعد اپنے خانوادہ
 کے اکابر کے مرثیہ کہے ہیں۔ مرثیہ حضرت شیخ احمد مجدد الف ثانی، خازن الرحمت،
 عروۃ الوثقیٰ خواجہ محمد معصوم، اخوین خود، شیخ عبداللہ، شیخ محمد تقی، شیخ محمد اشرف، (قطعات)
 تاریخہای وصال خواجہ محمد معصوم، شیخ محمد نقشبند ثانی، مرثیہ محمد جواد (برادرِ خود)، مرثیہ
 شیخ سعد الدین (برادرِ خود)، غزلیات حروفِ تجنی کے اعتبار سے ہیں۔

دیوان کا آخری شعر ہے

نیست یک لفظ زیں میانِ مہمل بخدای کریم عزوجل

سال کتابت ربیع الثانی ۱۱۲۷ھ ہے یعنی حضرت وحدت کے وصال (۱۱۲۶ھ) کے
 صرف ایک سال بعد اس کی کتابت ہوئی ہے کاتب نے اپنا نام نہیں لکھا، اصل
 مخطوطہ سید علی رضا ریحان یزدی کے کتب خانہ میں ہے جہاں سے دانشگاه تہران کے
 کتابخانہ مرکزی کے لیے اس کی مائیکروفلم بنائی گئی ہے، ہم نے اپنے دوسرے سفر
 ایران ۱۹۹۲ء کے دوران اس مائیکروفلم کا مطالعہ کیا اور چند یادداشتیں مرتب کیں۔

دیوان وحدت کا دوسرا خطی نسخہ ایشیاٹک سوسائٹی آف بنگال، کلکتہ میں ہے جس پر
 سال کتابت درج نہیں ہے۔

شعراء کے تذکروں میں حضرت وحدت کے صاحب دیوان شاعر ہونے کا ذکر ملتا
 ہے، آپ کے معاصر بندر ابن داس خوشگو نے لکھا ہے:

۱۔ دانش پر وہ، محمد تقی، فہرست مائیکروفلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاه تہران ۲/۲۳۵

۲۔ منزوی، احمد، فہرست نسخہ ہای خطی فارسی ۳/۲۵۹۷

دیوان مختصر از آنجناب یادگار است۔

شاہ خوب اللہ الہ آبادی کی بیاض میں حضرت وحدت کے کلام کا انتخاب موجود ہے،^۱ کشن چند اخلاص نے آپ کے دیوان کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے:

دیوان مختصر ترتیب دادہ و اکثر مضامین تازہ بروئے کار آورده^۲

دیوان وحدت کے جس خطی نسخہ کی مائیکروفلم (دانشگاہ تہران) ہماری نظر سے گزری ہے اس میں کوئی نثری دیباچہ نہیں ہے، تاہم کشن چند اخلاص کے مذکورہ بالا بیان سے یہی نتیجہ اخذ ہوتا ہے کہ حضرت وحدت نے اپنا دیوان خود ترتیب دیا تھا۔

شرح بیتِ مثنوی

حضرت وحدت نے مثنوی مولانا روم کے مشہور شعر

علم حق در علم صوفی گم شود ایس سخن کی باورِ مردم شود
کی شرح لکھی ہے جس کا آغاز اس طرح ہوتا ہے:

الحمد للہ و سلام علی عبادہ الذین اصطفیٰ، اما بعد مولوی معنوی..... فرماید بیت

..... علم حق..... آنچہ در حل ایس بیت بہ فہم قاصر در آمدہ

اس شرح کا ایک خطی نسخہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران، اسلام آباد میں ہے،^۳ سال کتابت ۱۱۳۱ھ، نمبر ۱۱۳۱

اسرار الفقر

اس رسالہ کا ایک خطی نسخہ جناب نذر صابری کے پاس اٹک میں ہے۔ جس کی اس

۱۔ خوشگو: سفینہ خوشگو ۳/۶۹، ۲۔ اجملی، میرنجان نقشبندی: خازن الشعراء ورق ۱۶۸۔

۳۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار ۲۶۰-۲۶۱ (سال تالیف ۱۱۳۶ھ)

۴۔ مزدی، احمد: فہرست مشترک ۷/۲۳۹

۵۔ تسبیحی، محمد حسین: کتابخانہ ہای پاکستان ۱/۱۱۵

وقت تفصیل معلوم نہیں ہو سکی۔

مجالس وحدت

یہ حضرت وحدت کے ملفوظات ہیں، جو مسلسل اور سنہ وار نہیں ہیں بلکہ جامع شیخ محمد مراد ننگ کشمیری جب کبھی سرہند شریف حاضر ہوتے تو اپنے قیام کے دوران آپ کے فرمودات کو قلم بند کرتے رہتے تھے یا جب حضرت وحدت کشمیر شریف لے جاتے تو وہاں قیام کے دوران آپ جو کچھ فرماتے جامع انہیں لکھ لیتے تھے، شیخ محمد مراد نے اس مجموعہ کو تحقیقات کا نام دیا ہے، حضرت وحدت نے اپنے ایک مکتوب بنام شیخ محمد مراد سے اپنے مکتوبات اور مجالس کی روداد کی نقل طلب فرمائی ہے۔ ان مجالس میں حضرت وحدت کے ایک مرید مخلص شیخ محمد یوسف کنٹ کشمیری مخاطب ہیں، ہر مجلس کو تحقیق کا عنوان دیا ہے اور انہیں خطاب کرتے ہوئے اکثر مقامات پر ”حقیقت آگاہی اخوی محمد یوسف“ سے مخاطب کیا ہے۔ یہ وہی اخوی محمد یوسف کنٹ ہیں جن کے لیے حضرت وحدت نے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں بہت سی بشارات تحریر کی ہیں، ایک مکتوب میں ان کے لیے ”اجازت نامہ ارشاد“ بھی ہے۔ اس مجموعہ کو مکمل طور پر ملفوظات حضرت وحدت قرار نہیں دیا جاسکتا کیوں کہ اس میں جامع نے اپنے کئی مکاشفات، مکتوبات اور واردات درج کی ہیں۔ ایک مکاشفہ ۱۱۰۱ھ کا ہے اور اس سنہ میں شیخ محمد مراد کشمیری کے سرہند حاضر ہو کر فیض یاب ہونے کا معاصر مولف محمد اعظم نے ذکر کیا ہے۔ شیخ محمد مراد کشمیری تین مرتبہ سرہند شریف حاضر ہوئے ہر سفر میں اخوی محمد یوسف ہمراہ ہوتے تھے پہلا سفر ۱۰۸۱ھ (ڈیڑھ سال قیام)، دوسرا سفر ۱۰۸۶ھ کو کیا تو حضرت وحدت سرہند شریف میں نہیں تھے بلکہ دہلی میں مقیم تھے، شیخ محمد مراد آپ کی خدمت میں دہلی پہنچ گئے پھر تیسرا

۱۔ گلشن وحدت ۱۲/۳۲۳، ۲۔ ایضاً

۳۔ ان تمام اسفار کی تفصیلات فیض مراد میں درج ہیں ورق ۱۱-۱۲ اب

سفر ۱۱۰۱ھ کا ہے۔ اگویا کتاب تحقیقات حضرت وحدت کے انہی مذکورہ سالوں کی مجالس کی روداد (ملفوظات و مقولات) پر مشتمل ہے۔

تحقیقات کا ایک خطی نسخہ شیخ محمد مراد کشمیری کے خودنوشت نسخہ سے ۱۲۳۵ھ کو استنبول ترکی میں مولانا محمد خلیل انصاری نے نقل کیا، یہ خطی نسخہ ذخیرہ شیخ الاسلام عارف حکمت مخزنہ مکتبہ ملک عبدالعزیز مدینہ منورہ میں ہے جس سے کتابخانہ خانقاہ گندیاں کے لیے ظہور حسن نے ۱۳۶۸ھ کو نقل کیا جو اس وقت خانقاہ سراجیہ گندیاں ضلع میانوالی پنجاب پاکستان میں ہے۔ ۲۔

دوسرے حصے میں ہم حضرت وحدت کی ان تالیفات کے نام لکھ رہے ہیں جن کے خطی نسخوں تک ہماری رسائی نہیں ہوئی اور ان کے صرف نام مختلف تذکروں میں ملتے ہیں:

صاحب مقامات معصومی نے حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں جو ہمیں نہیں مل سکیں، گلزار وحدت، خرمن گل اور شقائق ۳۔ نواقض الروافض (عربی سے فارسی ترجمہ) اور تصنیف شریف کے حوالے خود حضرت وحدت نے دیے ہیں۔ ۴۔

مولف روضۃ القیومیہ نے جنود اللہ کا ذکر کیا ہے۔ ۵۔ اور حضرت حجتہ اللہ محمد نقشبند ثانی کی قیومیت کے اثبات میں بھی رسالہ تالیف کرنے کا ذکر ہے۔ ۶۔

مقامات معصومی کے مولف نے بتایا ہے کہ حضرت وحدت کی ایک ایسی بیاض بھی ہے جس میں کئی حضرات نے اپنے ہاتھ سے حضرت وحدت کے لیے بشارات قلم بند کی ہیں چنانچہ حضرت خواجہ محمد معصوم نے اپنے دست مبارک سے اس بیاض میں ایک

۱۔ فیض مراد ورق ۱۲

۲۔ راقم احقر نے جون ۱۹۷۷ء کو یہ خطی نسخہ کنڈیاں حاضر ہو کر دیکھا اور منقولہ بالا یادداشتیں مرتب کیں، تحقیقات کی تلخیص فیض مراد میں بھی شامل ہے۔

۳۔ مقامات معصومی ۳/۲۱۲، ۴۔ گلشن وحدت ۲۵/۳۷

۵۔ روضہ ۱/۳۰، ۶۔ ایضاً ۳/۲۹-۳۰

بشارت تحریر فرمائی تھی۔ یہ بیاض آپ کے مرید مخلص شیخ محمد مراد ننگ کشمیری نے بھی دیکھی تھی، لکھتے ہیں:

آنچه از بیاض مخدوم مرشد مدظلہ العالی کہ از زبان مبارکہ حجتہ اللہ سلمہ اللہ تعالیٰ شنیدہ..... خود نگاہ داشتند و نقل آں باحقر فرستادند و آں ایں است۔ در باب خود فرمودند کہ بہ خطاب حجتہ اللہ را مشرف ساختند و ندادند کہ ہمہ دوستان تو مغفورانند ۲
الدرر (فی علم قرأت) کا آپ نے خود ذکر فرمایا ہے کہ ۱۱۰۶ھ سے قبل ہم نے اس موضوع پر عربی میں رسالہ لکھا تھا۔ ۳

صاحب عمدۃ المقامات نے آپ کی حسب ذیل تالیفات کے نام لکھے ہیں:

حاشیہ بر بعض اقوال تفسیر بیضاوی، سلسلۃ الجواہر در شرح چہل حدیث، خزائن المودہ، منشور الدرر فی فضائل السور، صحائف تسع، شرح رباعیات خواجہ بزرگ، مناجات کبیر، مناجات صغیر، قصص برحق، نشر العطر، شرح کلمہ تسبیح، شرح کلمہ تہلیل، شرح مکتوبات حضرت مجدد الف ثانی۔ ۴

رسالہ روحانیین حضرت مجدد الف ثانی ۵، رسالہ در احوال حضرت قبلہ روحانی المجدد للالف الثانی ۶ (بلسلہ ذکر فیض گرفتن حضرت مجدد الف ثانی از حضرت غوث الثقلین)

۱۔ گشن وحدت ۵۳/۷۰، مقامات معصومی ۳/۳۱۱

۲۔ حسان المقرین، ورق ۷۰ اب

(گویا حضرت وحدت اپنے مخلصین کو اس بیاض کی نقلیں فراہم کرتے تھے۔)

۳۔ رک قرأۃ القارئین، ورق ۲

۴۔ عمدۃ المقامات ۲۴۴

۵۔ غلام علی دہلوی، شاہ: سبعہ سیارہ ۳۰

۶۔ فقیر اللہ علوی شکار پوری: مکتوبات ۳۹/۳۰۴

شاہ محمد مظہر مجددی دہلوی ثم مدنی نے حضرت وحدت کی ایک مثنوی کا ذکر کیا ہے لیکن کوئی تفصیل نہیں دی۔^۱

حضرت وحدت نے اپنے فرمودات میں لطائف اور ولایات کی تفصیل بیان کرتے ہوئے اپنے رسالہ فوائد نقشبندیہ کا ذکر کیا ہے۔^۲

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے حضرت وحدت کے معاصر شیخ ابوالرضا محمد (ف ۱۱۰ھ) کی وحدت الوجود وغیرہ کے موضوع پر جو مکاتبت ہوئی وہ انہوں نے انفاس العارفین میں محفوظ کر لی تھی، حضرت وحدت کی مجالس میں شیخ ابوالرضا محمد کی متعدد بار حاضری اور معارف کا بیان بھی قابل توجہ ہے ان کے وصال کے وقت حضرت وحدت ان کے ہاں تشریف فرما تھے، ان کے ساتھ حضرت وحدت کی رشتہ داری بھی تھی۔^۳

حضرت وحدت نے لطائف المدینہ (تالیف بسال ۱۰۶۸ھ بھر اٹھارہ سال) میں اپنی ایک تالیف بشارۃ الحقانیہ کا ذکر کیا ہے کہ لطائف المدینہ کا خاتمہ اس کتاب سے ملخصاً ماخوذ ہے۔^۴ لیکن خاتمہ میں اس کتاب کے اقتباسات شامل نہیں ہو سکے، گویا حضرت وحدت لطائف المدینہ سے بھی پہلے ایک کتاب بشارات الحقانیہ کے نام تالیف کر چکے تھے اس وقت آپ کی عمر اٹھارہ سال سے بھی کم ہوگی۔

۱۔ محمد مظہر مجددی: مناقب احمدیہ ومقامات سعیدیہ ۲۷

۲۔ محمد مراد کشمیری: تحقیقات ۱۰۵

۳۔ ولی اللہ محدث: انفاس العارفین ۱۲۳-۱۳۹-۱۵۷ وغیرہ

۴۔ لطائف المدینہ ورق ۲-۱

ایک اور غلط فہمی کا ازالہ

جناب ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان نے معلوم نہیں شیخ محمد مراد ننگ کشمیری (ف ۱۱۳۱ھ) کی مرتبہ کتاب تحقیقات کو کس بنیاد پر حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی سے منسوب کر دیا ہے غالباً ان کی غلط فہمی کی وجہ کتابخانہ عارف حکمت میں موجود فہرست مخطوطات فارسی ہے، جس کے فہرست ساز نے بلا تردد اسے حضرت خواجہ محمد سعید سے منسوب کر دیا ہے اور ڈاکٹر صاحب نے مخطوطہ کا مطالعہ کیے بغیر ہی زبدۃ المقامات اور حضرات القدس کے تراجم پر حواشی میں اسے حضرت خواجہ سے منسوب کر دیا ہے، ڈاکٹر صاحب لکھتے ہیں:

خواجہ محمد سعید کا لقب خازن الرحمت ہوا، آپ کی ایک کتاب تحقیقات تصوف اور فقہ سے متعلق مدینہ منورہ میں مکتبہ عارف حکمت میں مخطوطہ کی شکل

میں موجود ہے اور وہ محمد یوسف کے نام مکتوبات اور مضامین ہیں۔۲

اب اس کتاب کے متن سے کچھ ایسے شواہد پیش کیے جا رہے ہیں جن سے اس کے حضرت خواجہ محمد سعید کی تصنیف کی نفی اور شیخ محمد مراد کی تالیف ہونے کے دلائل مل سکیں گے:

آغاز: باللہ الحمد والمنة وعلی سید المرسلین الصلوٰۃ والتحیۃ علی ما انعم..... بحقیقت

آگاہی اخوی محمد یوسف خطاب نمود وکلمات مغلق تحقیقی می نویسد.....

یہ اخوی محمد یوسف کون ہیں؟

اگر ڈاکٹر صاحب قبلہ اس پر غور فرماتے تو انہیں مغالطہ ہی نہ ہوتا، یہ شیخ محمد یوسف وہی ہیں جن کا ڈاکٹر صاحب کے شائع کردہ گلشن وحدت (مکتوبات حضرت وحدت) میں متعدد مرتبہ ذکر آیا ہے یہ شیخ محمد مراد ننگ کشمیری کے مرید خاص تھے حضرت وحدت کے اپنے کئی مکاتیب بنام شیخ محمد مراد میں جس اخوی محمد یوسف کے لیے

۱۔ ۱۹۹۹ء کے سفر حرمین الشریفین کے دوران ہمیں یہ فہرست دیکھنے کا اتفاق ہوا تھا۔

۲۔ زبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان ص ۳۱۷ حاشیہ، حضرات القدس ۲/۲۱۳

بشارات تحریر فرمائی ہیں وہ یہی محمد یوسف ہیں۔ کئی مکاتیب کا تو موضوع ہی ”بشارات در حق اخوی محمد یوسف“ ہے ایک مکتوب میں حضرت وحدت نے انہی اخوی محمد یوسف کے لیے اجازت نامہ ارشاد ارسال فرمایا ہے۔

یہ شیخ محمد یوسف کنت ہیں جن کی یہ نسبت گلشن وحدت، حسانات المقر بین اور فیض مراد میں مذکور ہے یہ دراصل ”کنٹ“ ہے جو کشمیریوں کی ذاتوں میں سے ایک مشہور ذات ہے، گویا وہ مجاز و مرخص وحدت کی طرف سے تھے لیکن شیخ محمد مراد کے زیر تربیت رہے۔

اب غور فرمائیے کہ کتاب تحقیقات بھلا شیخ محمد سعید سرہندی کی تصنیف کیسے ہو سکتی ہے؟ شیخ محمد یوسف کے عروج سے پہلے شیخ محمد سعید علیہ الرحمۃ کا وصال ہو گیا تھا یعنی ۱۷۰۷ھ کو۔ کتاب تحقیقات کے مرتب شیخ محمد مراد کشمیری نے ابدال کے وجود پر بحث کرتے ہوئے اپنی تالیف ”فوائد رضائیہ“ کا حوالہ دیا ہے۔ اس کتاب کے کسی خطی نسخے کے وجود کا ہمیں تا حال علم نہیں ہے البتہ مولف کے مرید خاص شیخ محمد اعظم دیدہ مری نے اس کتاب کی وضاحت کرتے ہوئے بتایا ہے کہ شیخ محمد مراد نے اس میں اپنے شیخ گرامی حضرت شاہ علی رضا فاروقی سرہندی بن علامہ محمد فرخ بن خواجہ محمد سعید کے حالات تحریر کیے ہیں، وہ لکھتے ہیں:

”فوائد رضائیہ در بیان احوال خدمت ولایت دستگاہ حضرت مرشدی شاہ

علی رضا سلمہ اللہ تعالیٰ“

یہ بالکل واضح سی بات ہے کہ اگر کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کی تصنیف ہوتی تو آپ اس میں اپنے پوتے (شاہ علی رضا) کے مناقب میں لکھی جانے والی کتاب کا حوالہ کیوں کر دیتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ یہ کتاب شیخ محمد مراد کشمیری کی مولفہ ہے نہ کہ حضرت خواجہ محمد سعید کی۔

اس طرح مولف نے اپنے رسالہ خوف ورجا کا بھی اس میں کئی مرتبہ حوالہ دیا ہے جو

بقول شیخ محمد اعظم مذکور انہی شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

مولف شیخ محمد مراد نے ۱۱۰۱ھ کو اپنے ایک مکاشفہ کی اپنے شیخ حضرت وحدت سے تاویل دریافت کی ہے۔

یہ واضح ہے کہ حضرت خواجہ محمد سعید کا وصال ۱۰۷۱ھ کو ہو گیا بھلا اس سنہ میں فوت ہونے والا ۱۱۰۱ھ میں اپنا مکاشفہ کیوں کر لکھ سکتا ہے؟

کتاب تحقیقات میں مولف نے اپنے تمام اجازت نامے اور اسناد ارشاد جمع کر دی ہیں۔ لطف کی بات یہ ہے کہ یہ وہ سندیں ہیں جو مولف اپنے مرتبہ مکتوبات حضرت وحدت کے مجموعہ (گلشن وحدت) میں بھی نقل کر چکے ہیں۔ جسے خود ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان صاحب نے ہی شائع کیا ہے۔

ان مختصر مباحث سے ثابت ہوا کہ کتاب تحقیقات حضرت خواجہ محمد سعید کی تالیف نہیں بلکہ یہ تو حضرت شیخ محمد مراد کشمیری کی تالیف ہے۔

کتاب تحقیقات کے کاتب نے اسے حضرت شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید کے مقولات کا مجموعہ قرار دیا ہے، ملاحظہ ہو:

تحت ہذہ النسخۃ المبارکۃ لمسمی بہ تحقیقات من مقولات قطب الاقطابی غوث
الاعظم حضرت سیدنا مولانا عبدالاحد بن شیخ محمد سعید.....

پھر جن صاحب (ظہور حسین) نے یہ کتاب کتب خانہ عارف حکمت مدینہ منورہ سے خانقاہ گندیال کے لیے نقل کی ہے۔ انہوں نے بھی اسے حضرت وحدت کے ملفوظات ہی بتایا ہے۔ اس سلسلہ میں عرض ہے کہ اسے مکمل طور پر حضرت وحدت کے ملفوظات نہیں کہا جاسکتا بلکہ اس میں جامع شیخ مراد کشمیری نے آپ کے فرمودات کے ساتھ آپ کے بعض مکتوبات اور اجازت نامے بھی نقل کیے ہیں ہمارے نزدیک یہ وہی کتاب ہے جس کی نقل حضرت وحدت نے شیخ محمد مراد کشمیری سے اپنے ایک مکتوب میں طلب کی ہے۔

۱۔ گلشن وحدت ۲۳/۱۲ (بعض تاملات کے لیے اسی مقدمہ کا عنوان ”ایک غلط فہمی کا ازالہ“ ملاحظہ کریں

حیاتِ حضرت خواجہ محمد سعید کے مآخذ

حضرت خواجہ محمد سعید سرہندی قدس سرہ کے احوال پر اب تک بہت کچھ لکھا جا چکا ہے ان لکھنے والوں میں معاصرین، قریب العہد اور متاخرین سبھی شامل ہیں، ان مآخذ میں مکتوباتِ امام ربانی مجدد الف ثانی، وصالِ احمدی، زبدۃ المقامات، حضرات القدس، مجمع الاولیاء، سنوات الاتقیاء، طبقات شاہ جہانی، مکتوباتِ معصومیہ، مکتوباتِ سعیدیہ، مقامات احمدیہ و مناقبِ حضرات معصومیہ، نتائجِ الحرمین، اسرارِ ریاض الاولیاء، مفتاح العارفین، گلشنِ وحدت، کواکبِ دریہ، تحفۃ الفقراء، حسانت المقربین، گلزار اسرار الصوفیہ، روضۃ القیومیہ، روضۃ السلام، حسانت الحرمین، عمدۃ المقامات، مقاماتِ معصومی اور لطائف المدینہ (درحالات حضرت خواجہ محمد سعید)، کتبِ تاریخ میں سے عالمگیر نامہ، مآثر عالمگیری، مرآۃ العالم، مرآۃ جہاں نما، وغیرہ، ان مآخذ کے ذکر کے بعد لطائف المدینہ کا تعارف کروایا جا رہا ہے۔

۱۔ حضرت وحدت کے سب سے مفصل حالات شیخ محمد ہادی (ف ۱۱۲۳ھ) بن مروج الشریعت محمد عبید اللہ بن حضرت خواجہ محمد معصوم نے مقاماتِ حضراتِ خمسہ (کواکبِ الدریہ) کی دوسری جلد میں لکھے ہیں جو حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال پر ہے اس میں ضمناً حضرت وحدت کے جو حالات لکھے گئے ہیں وہ بقول صاحب مقاماتِ معصومی ستر (۷۰) اجزاء کے مساوی ہیں جو ایک مستقل جلد سے کم نہیں ہیں اس کتاب کے مولف نے حضراتِ مجددیہ کے احوال و مناقب کی تالیف کے لیے اپنی زندگی کے چالیس سال صرف کیے تھے۔

لیکن افسوس کہ اس پانچ جلدی ضخیم و حجیم کتاب کی کسی جلد کے وجود سے ہم تاحال واقف نہیں ہیں۔

۲۔ راقم الحروف نے مقاماتِ معصومی کی جلد اول میں ان مآخذ و مراجع کا تفصیلی تعارف کروایا ہے

لطائف المدینہ

لطائف المدینہ حضرت خواجہ محمد سعید بن حضرت مجدد الف ثانی قدس سرہما کے حالات پر عربی نثر میں ایک رسالہ ہے جس کے مولف شیخ عبدالاحد وحدت بن حضرت خواجہ محمد سعید ہیں، یہ کتاب ۱۰۶۷-۱۰۶۸ھ کو تالیف ہوئی ہے جیسا کہ ہم وضاحت کر چکے ہیں کہ حضرت وحدت کی ولادت ۱۰۵۰ھ کو ہوئی تھی، اس اعتبار سے لطائف المدینہ کی تالیف کے وقت اُن کی عمر صرف ۱۷-۱۸ سال تھی، اور صاحبِ سوانح حضرت خواجہ محمد سعید بقید حیات تھے۔

مذکورہ سنہ میں جب حضرات مخدوم زادگان سرہند حج کے لیے حرمین الشریفین کے سفر پر گئے تو ان میں سے دو بزرگ صاحبزادگان حضرت خواجہ محمد سعید اور حضرت خواجہ محمد معصوم رحمۃ اللہ علیہما کے احوال و ملفوظات و مکاشفات پر ان کے صاحبزادگان نے عربی میں رسائل تالیف کیے ان میں سے اول الذکر کے احوال پر لطائف المدینہ اور ثانی الذکر کے مکاشفات حرمین پر یواقیب الحرمین کے نام سے رسائل تالیف کیے۔ موخر الذکر رسالہ حضرت خواجہ محمد معصوم کے فرزند ارجمند مروج الشریعت محمد عبید اللہ نے لکھا جو حضرت خواجہ محمد معصوم کے حین حیات ہی ۱۰۷۱ھ کو فارسی میں ترجمہ ہو کر مریدین سلسلہ میں رائج ہو گیا لیکن اول الذکر یعنی لطائف المدینہ کا ترجمہ نہ ہو سکا جس کی وجہ سے یہ رسالہ صرف عربی خوان حضرات تک محدود ہو کر رہ گیا۔

لطائف المدینہ سے پہلا براہ راست استفادہ شیخ محمد امین بدخشی نے کیا جو حضرات مجددیہ کے سفر حرمین کے دوران ہمہ وقت ان کے ہمراہ رہتے تھے اور اپنی ضخیم کتاب نتائج الحرمین (در حالات شیخ آدم بنوڑی) مرتب کرنے میں مصروف تھے لکھا ہے کہ

۱۔ حسان الحرمین ہمارے مفصل مقدمہ اور ترجمہ سمیت مکتبہ سراجیہ خانقاہ احمدیہ سعیدیہ موسیٰ زئی شریف ضلع ڈیرہ اسماعیل خان پاکستان سے ۱۹۸۱ء کو طبع ہو کر شائع ہو چکی ہے۔

میرے پاس شیخ فرخ شاہ (بن حضرت خواجہ محمد سعید) اور شیخ محمد عبدالاحد وحدت کے نوشتہ مکاشفاتِ حرمین کثیر تعداد میں موجود ہیں:

”..... مکاشفاتِ الحرمین الشریفین کثیر عندی بخط الشیخ فرخ شاہ والشیخ

عبدالاحد سلمہما اللہ تعالیٰ“

اس اقتباس میں مکاشفاتِ نوشتہ شیخ عبدالاحد سے مراد یہی لطائف المدینہ ہے، البتہ مکاشفاتِ حرمین نوشتہ علامہ محمد فرخ مجددی کے ہمیں تاحال کسی خطی نسخہ کے وجود کا علم نہیں ہے، گویا حضرت خواجہ محمد سعید کے مکاشفات صرف حضرت وحدت نے ہی نہیں لکھے بلکہ آپ کے فرزند علامہ محمد فرخ نے بھی قلم بند کیے تھے۔

اس کے بعد اس سلسلہ کے اکثر تذکرہ نویسوں نے حضرت خواجہ محمد سعید کے احوال کے بیان میں لطائف المدینہ سے استفادہ کیا ہے۔ ان میں سے حسنات المقرئین، تحفۃ الفقراء، مقامات معصومی، روضۃ القیومیہ اور عمدۃ المقامات کے مولفین نے اس سے نقل و اقتباس کیا ہے۔

لطائف المدینہ پانچ ابواب (مقالات) اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے۔

پہلا مقالہ حضرت خواجہ محمد سعید کے نسب پر ہے جس میں آپ کے مشائخ طریقت، اسنادِ حدیث کا بیان، دوسرا مقالہ آپ کے حق میں وہ بشارات ہیں جو آپ کے والد اور شیخ بزرگوار نے دی ہیں اور جن کا ذکر مکاتیب شریفہ میں ہے۔

تیسرا مقالہ بعض مکاتیب شریفہ کا بیان جو آیات الفرقانیہ کی تاویلات پر مشتمل ہے۔ چوتھا مقالہ ایسے اسرارِ عظیمہ کے بیان میں ہے جو آپ نے بلا واسطہ اپنے والد حضرت مجدد الف ثانی سے سنے.....

پانچواں مقالہ آپ کی بعض کرامات و تصرفات پر اور خاتمہ میں بعض وہ کلمات

۱۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین، خطی جلد سوم، مخزنہ کتابخانہ انڈیا آفس، لندن نمبر

قدسیہ ہیں جو آپ کی کتاب مسیحی بشارات الحقائق سے ماخوذ ہیں
 لطائف المدینہ فصیح عربی میں ہونے کی وجہ سے معتقدین نے زیادہ نقول نہیں کیں
 جس کے باعث اس کے نسخے بہت ہی کمیاب ہیں۔ اس کا یہ ایک ہی نسخہ ہمیں مل سکا
 ہے جو اس وقت نیشنل میوزیم آف پاکستان، کراچی میں شمارہ N.M: 1957-1056/2
 محفوظ ہے۔ اس سے پہلے یہی نسخہ کتب خانہ سرکار ٹونک میں
 (کتب تصوف عربی نمبر ۱۰۵) کے تحت تھا۔

۱۔ کتب خانہ سرکار ٹونک سے مراد کتب خانہ وزیر الدولہ (ف ۱۲۸۱ھ/۱۸۶۳ء) یا کتب خانہ
 نواب محمد علی خان (معزولی ۱۲۸۴ھ/۱۸۶۸ء) ہے (مکتوب جناب حکیم محمود احمد برکاتی بنام ڈاکٹر
 مظہر محمود شیرانی صاحب) نیز ملاحظہ ہو قصر العلم ۱۵۵-۱۶۶

لطائف الیہ

مختصر اردو ترجمہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

..... اما بعد یہ ضعیف بندہ عبد الاحد کہتا ہے کہ مجھ سے اس مقدس سرزمین (مدینہ منورہ) علیٰ ساکنہا السلام والحقۃ میں بسنے والے برادرانِ طریقت نے التماس کی کہ میں امام العارفین، غوث الواصلین، قطب العلماء الراخین، قدوة الکبراء الوارثین، واقف تاویلاتِ قرآنیہ اور اس کے حقائق کے جاننے والے، مطلع متشابہاتِ فرقانیہ اور اس کے حقائق سے واقف، رافعِ اعلامِ سنتِ سنّیہ، قانع آثارِ بدعتِ شیعہ، قبیحہ ذوی الکراماتِ عظیمۃ الظاہرہ، آیاتِ التّوبۃ الکریمۃ الباہرہ، بلجائے اہل کشف و تصوف..... سیدنا مولانا و برکتنا شیخ محمد سعید انار اللہ ظلامِ العالم بنورہ..... میں نے (آپ کے احوال پر) یہ رسالہ تالیف کیا ہے جسے ”لطائف المدینہ“ کے نام سے موسوم کیا ہے۔ یہ پانچ مقالات (ابواب) اور ایک فاتحہ پر مشتمل ہے۔

مقالہ اول۔ حضرت خواجہ محمد سعید مدظلہ العالی کے نسب، آپ کے مشائخِ طریقہ سے انتساب، آپ کی حدیث اور مصافحہ کی اسناد۔

مقالہ دوم۔ اس میں آپ کے بارے میں آپ کے والد اور شیخ قطب ربانی (مجدد الف ثانی) نے اپنے مکاتیب شریفہ میں جو بشارات تحریر فرمائی ہیں کا بیان۔
مقالہ سوم۔ آپ نے اپنے مکاتیبِ گرامی میں آیاتِ فرقانیہ کی جو تاویلات کی ہیں ان کا بیان۔

مقالہ چہارم۔ آپ کے ایسے کلمات جو ان اسرارِ عظیمہ پر مشتمل ہیں جو آپ نے اپنے حضرت (والد) سے بلا واسطہ سنے جو تعداد میں کم ہیں اور وہ جو میں نے حریمین الشریفین جاتے ہوئے راستے میں آپ سے سنے.....

مقالہ پنجم۔ آپ کی بعض کرامات و تصرفات کا بیان۔

خاتمہ۔ اس میں آپ کی کتاب ”بشارات الحقانیہ“ میں سے بعض کلماتِ قدس کی نقل، جو کہ درجات، بشارات اور مکاشفات کی جامع ہے۔

مقالہ اول :- آپ کے نسب کے بیان میں جو امیر المومنین سیدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر منتهی ہوتا ہے، مختلف سلاسل اور اسناد حدیث وغیرہ۔

آپ کا نسب :- آپ ابن قطب ربانی مجدد الف ثانی شیخ الاسلام حجتہ اللہ علی الانام آیۃ الکبریٰ وارث مقامات محمدیہ حامل کمالات احمدیہ سید الخاشعین، امام العارفین، فخر العمریۃ الکرام، شرف فاروقیۃ العظام، قرۃ السلف، اوائل رئیس الخلف الامثل شیخ احمد سرہندی قدس سرہ بن عارف واصل شیخ عبدالاحد بن شیخ زین العابدین بن شیخ عبدالحی بن شیخ محمد بن شیخ حبیب اللہ بن شیخ عارف ربانی امام ہمام رفیع الدین ۲ بن خواجہ نور ۳ بن خواجہ نصیر بن خواجہ سلیمان بن خواجہ یوسف بن خواجہ اسحاق بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ شعیب ۴ بن خواجہ احمد ۵ بن خواجہ یوسف بن سلطان شہاب الدین علی معروف بہ فرخ شاہ کابل ۶ بن خواجہ نصیر الدین بن خواجہ محمود بن خواجہ سلیمان بن خواجہ مسعود بن خواجہ عبداللہ بن خواجہ واعظ اکبر بن فواد ابوالفتح بن خواجہ اسحق بن سیدنا ابراہیم بن سیدنا ناصر الدین ۷ بن سیدنا عبداللہ ۸ بن خلیفہ رسول اللہ امام المتقین امیر المومنین سیدنا مولانا عمر فاروق ۹ رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔ فتاویٰ تاتارخانیہ کے باب الوصایا سے حضرت عمر کی نسبت اخیر سید ۱۱ سمجھ میں آتی ہے۔

انتساب طریقہ نقشبندیہ

آپ کا انتساب طریقہ نقشبندیہ میں اپنے والد اور شیخ قطب ربانی حبیب سبحانی شیخ احمد عمری کے ذریعے اس طرح ہے کہ آپ (خلیفہ تھے) قطب ربانی امامنا خواجہ محمد باقی کے (اس طرح باقی اسماء یوں ہیں) قطب ربانی مولانا خواجگی امکنگی، قطب ربانی خواجہ مولانا درویش محمد ولی، قطب ربانی مولانا خواجہ زاہد ولی، قطب ربانی خواجہ عبید اللہ معروف بہ خواجہ احرار، قطب ربانی مولانا خواجہ یعقوب (چرخ) خلیفۃ الرحمانی سرسبحانی، غوث صدانی خواجہ بہاء الدین معروف بہ نقشبند قدس سرہ الاقدس، قطب ربانی خواجہ امیر کلال، قطب ربانی محمد ساسی معروف بہ خواجہ بابا، قطب ربانی خواجہ علی

راستی قطب ربانی خواجہ محمود انجیر فغوی قطب ربانی خواجہ عارف ریو کری قطب ربانی خواجہ عبدالحق غجدوانی قطب ربانی خواجہ یوسف ہمدانی قطب ربانی ابی علی فارمدی ۱۲ قطب ربانی شیخ ابی الحسن خرقانی قطب ربانی بایزید طیفو ربسطامی امام ہمام جعفر صادق سبط حبیب اللہ امام ہمام قاسم بن محمد بن ابوبکر صدیق خیر الاخیر سید المرسلین خاتم النبیین نبی مصطفیٰ و رسول مجتبیٰ علیہ وآلہ الصلوٰت والتسلیمات ۱۳۔

انتساب طریقہ قادریہ

(حضرت خواجہ محمد سعید) نے اپنے والد اور شیخ مجدد الف ثانی شیخ احمد عمری قدس سرہ سے اور انہوں نے شاہ گدا بن شاہ سکندر قدس سرہما سے اور انہوں نے شاہ سکندر سے انہوں نے اپنے جد قدوة المکمل شاہ کمال سے انہوں نے شاہ فضیل سے انہوں نے شیخ سید گدار حمن ثانی سے انہوں نے سید ابوالحسن سے انہوں نے قطب العالم شمس الدین صحرائی سے انہوں نے شیخ سید گدار حمن اول سے انہوں نے قطب العالم سید عقیل سے انہوں نے قطب العالم سید شرف الدین سے انہوں نے شیخ سید السادات شاہ عبدالرزاق سے انہوں نے قطب ربانی محبوب صدانی غوث الثقلین سید محی الدین محمد شاہ عبدالقادر جیلانی سے انہوں نے اپنے والد قطب العالم سید السادات شاہ ابوصالح سے انہوں نے شیخ سید موسیٰ جنگی دوست سے انہوں نے شیخ عبداللہ سے انہوں نے شیخ قطب العالم سید داؤد سے انہوں نے اپنے والد شاہ سید موسیٰ سے انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ عبداللہ مورث سے انہوں نے اپنے والد قطب العالم شاہ موسیٰ جون سے انہوں نے اپنے والد شاہ عبداللہ محض سے انہوں نے اپنے والد سید السادات جامع البرکات حسن ثنی سے انہوں نے امام المومنین قدوة المتقین امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے انہوں نے اپنے والد امام ہدی سید تقی علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے اور اپنی والدہ فاطمہ زہراء سے انہوں نے سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلوٰت اللہ علیہ و علی آلہ و اخوانہ واصحابہ اجمعین ۱۴ سے

انتساب طریقہ چشتیہ

آپ نے سلسلہ چشتیہ کا خرقہ اپنے والد اور شیخ قطب العارفین امام الواصلین شیخ احمد عمری سے پہنا انہوں نے اپنے شیخ اور والد عارف شیخ عبدالاحد سے انہوں نے شیخ کامل شیخ رکن الدین سے انہوں نے اپنے شیخ اور والد واصل الشیخ عبدالقدوس غزنوی حنفی مذہباً ونبأ سے انہوں نے شیخ محمد عارف سے انہوں نے شیخ احمد سے انہوں نے عبدالحق سے انہوں نے شیخ جلال الدین سے انہوں نے شیخ شمس الدین ترک سے انہوں نے شیخ علاء الدین علی بن احمد صابر سے انہوں نے کامل الاولیا شیخ فرید الحق والدین مسعود معروف بہ گنج شکر سے انہوں نے قدوة الواصلین خواجہ قطب الدین بختیار اوشی کاکی دہلوی سے انہوں نے زبدۃ العارفین قدوة الواصلین خواجہ معین الدین سجری چشتی اجمیری سے انہوں نے شیخ عثمان ہرونی سے انہوں نے شیخ حاجی شریف زندنی سے انہوں نے شیخ مودود چشتی سے انہوں نے شیخ ابو یوسف چشتی سے انہوں نے شیخ ابو محمد چشتی سے انہوں نے شیخ ابوالحق شامی سے انہوں نے شیخ علودینوری سے انہوں نے ہبیرۃ البصری سے انہوں نے شیخ حذیفۃ المرعشی سے انہوں نے سلطان ابراہیم بن ادھم سے انہوں نے جمال الدین فضیل بن عیاض سے انہوں نے شیخ عبدالواحد بن زید سے انہوں نے امام تابعین حسن بصری قدس سرہم سے انہوں نے امیر المؤمنین سیدنا مولانا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ سے انہوں نے حضرت سید المرسلین حبیب رب العالمین نبی المصطفیٰ ورسول مجتبیٰ علیہ وعلی آلہ واصحابہ الصلوٰۃ والبرکات العلویؑ سے۔ مولف کہتا ہے کہ ہمارے سلسلہ کے مشائخ کے کمالات سے کامل حظ حاصل ہوتا ہے جیسا کہ حضرت مجدد (الف ثانی) رضی اللہ عنہ نے مبداء و معاد میں اس طرف اشارہ کیا ہے۔

طریق مصافحہ

آپ نے مصافحہ کی سعادت اپنے شیخ اور والد قطب ربانی شیخ احمد عمری سے حاصل کی، انہوں نے شیخ عبدالرحمن بدخشی معروف بہ حاجی رمزی سے، انہوں نے حافظ سلطان اوبہی سے جنہوں نے ایک سو دس سال عمر پائی تھی۔ انہوں نے شیخ محمود اسفرائینی سے، انہوں نے شیخ سعید حبشی سے، انہوں نے محبوب رب العالمین علیہ الصلوٰۃ والسلام وآلہ واصحابہ اجمعین سے۔ جاننا چاہیے کہ سعید کا مصافحہ عالم ارواح میں ہوا تھا جیسا کہ کتاب خلاصۃ المناقب ۱۶ میں جو کہ سید عارف علی ہمدانی کے مقامات پر ہے میں درج ہے کہ وہ (سعید) حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے اصحاب میں سے تھے حضرت عیسیٰ نے سید المرسلین علیہ السلام کے جب مناقب بیان کیے تو انہوں نے حضرت عیسیٰ سے اپنی طویل العمری کے لیے دعا کی درخواست کی۔ حضرت عیسیٰ کی دعا پر وہ عرصہ دراز تک بقید حیات رہے یہاں تک کہ انہیں (حضور نبی کریم) علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صحبت مبارک میسر آئی۔ انہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مصافحہ کیا اور انہوں نے حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بھی اپنی طویل عمر کی دعا کرنے کی درخواست کی جس کے باعث انہوں نے مزید طویل عمر پائی ۷۱

سند حدیث

آپ (حضرت خواجہ محمد سعید) نے حدیث کی اجازت علامہ محدث امام (عالی) مقام مفتی بلد اللہ الحرام شیخ علی طبری حسینی شافعی سے لی، صحاح ستہ کی اجازت آپ نے کئی طریقوں سے اصحاب صحاح سے حاصل کی جن کی اس رسالے میں نقل کرنے کی گنجائش نہیں ہے۔

یاد رہے شیخ کی روایت حدیث مسلسل بالاولیۃ کی سند ہی بہت عالی ہے۔ انہوں نے حرمین الشریفین کے عالی قدر علماء سے یہ اجازت حاصل کی یعنی فاضل محقق شیخ علی

مکی مذکور نے یہ سند شیخ علی اعمی مالکی مدنی سے اس طرح انہوں نے اپنے شیخ و والد قطب اہل طریقت والحقیقت شیخ احمد عمری سے جنہوں نے اول حدیث کی سماعت قاضی بہلول (بدخشی) سے کی، انہوں نے بقیۃ السلف شیخ معظم عبدالرحمن بن فہد سے، انہوں نے اپنے سیدی و والدی عبدالقادر بن عبدالعزیز بن فہد سے، انہوں نے سیدی و عمی حافظ جابر اللہ بن فہد سے، انہوں نے اپنے والد حافظ عزالدین عبدالعزیز بن فہد سے، انہوں نے جدی حافظ تقی الدین محمد بن فہد ہاشمی علوی سے، انہوں نے شیخ برہان الدین انبای سے، انہوں نے قاضی القضاۃ ابو حامد مطری بقراتی سے، انہوں نے خطیب بدرالدین ابوالفتح مبروری سے، انہوں نے شیخ نجیب الدین عبداللطیف حرانی سے، انہوں نے حافظ ابوالفرج ابن جوزی سے، انہوں نے ابوسعید اسماعیل بن ابی صالح نیشاپوری سے، انہوں نے ابوصالح احمد بن عبدالمالک الموذن سے، انہوں نے ابوطاہر محمد بن محمد بن فہد بن عبدالرحمن بن بشر بن حکم عبدی نیشاپوری سے، انہوں نے سفیان بن عیینہ سے، انہوں نے عمرو بن دینار سے، انہوں نے ابی قابوس مولیٰ عبداللہ بن عمرو بن العاص سے، انہوں نے عبداللہ بن عمرو بن العاص سے، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ۱۸

سند مشکوٰۃ

یہ سند سیدنا شیخ عزالدین بن فہد مذکور (کے ذریعہ اس طرح واصل ہوتی ہے) کہ انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر عسقلانی سے، انہوں نے شیخ تقی الدین بن فہد ہاشمی سے، انہوں نے شیخ الامام شرف الدین عبدالرحیم بحرہ سے، انہوں نے علامہ امام الدین علی بن مبارک شاہ صدیقی ساوجی معروف بہ خواجہ سے، انہوں نے شیخ الاسلام ابن حجر سے، انہوں نے علامہ بغوی قاضی القضاۃ مجد (الدین) بن محمد بن یعقوب فیروز آبادی شیرازی صدیقی شافعی سے، انہوں نے حافظ جلال الدین حسین اخلاطی اور حجتہ الہمام

قسم الدین محمد مقدس سے انہوں نے ساوجی مذکور سے ۱۹

مقالہ ثانی

بعض ایسی بشارات جو آپ (خواجہ محمد سعید) کے شیخ اور والد مجدد الف ثانی نے آپ کے حق میں اپنے مکاتیب کریمہ اور شیخ بدر الدین نے اپنے مرتبہ مقامات یعنی حضرات القدس میں تحریر کی ہیں۔

حضرت مجدد الف ثانی کے سب سے بڑے فرزند شیخ محمد صادق نے جو کہ اکابر اولیا میں سے تھے فرماتے ہیں مجھے حضرت مجدد الف ثانی کی زبان مبارک سے ان کے متعلق بہت سی عظیم بشارات سننے کا موقع ملا ہے۔ ایک روز آپ علمائے راسخین جو کہ اسرار مقطعات قرآنی سے واقف تھے تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ محمد سعید بھی ان میں سے ایک ہے..... جب کہ خواجہ محمد ہاشم بدخشی (کشمی) نے (زبدۃ) المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد نے فرمایا ہے (اے محمد سعید) غم نہ کر کیوں کہ تم میرے ضمنی ہو جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ضمنی تھے..... حضرت مجدد الف ثانی یہ فرماتے تھے کہ جب میرا نزول غوث صمدانی شیخ عبدالقادر جیلانی کے مقام میں واقع ہوا تو میں نے دیکھا کہ وہاں تم (محمد سعید) میرے ساتھ تھے..... آپ فرماتے تھے کہ ایک روز حضرت مجدد الف ثانی عنایت سے میری طرف ملتفت ہوئے اور مقامات عظیمہ و کرامات عالیہ جیسی بشارات عنایت فرماتے ہوئے کہا کہ ہم عروج و نزول کے کسی مقام پر تمہارے (محمد سعید) کے بغیر نہیں گئے..... حضرت سیدنا (خواجہ محمد سعید) نے فرمایا کہ میری سند کے بغیر کسی شخص کا (جنت) میں داخلہ نہیں ہوگا الا ماشاء اللہ ۲۰

مقالہ ثالث

(حضرت خواجہ محمد سعید) کے بعض وہ مکاتیب شریفہ جن میں آپ نے بعض آیات

کریمہ کی تاویلات بیان کی ہیں۔ ۲۱

مقالہ رابع

بعض ان اسرارِ غامضہ کا بیان جو حرمین الشریفین کے سفر کے دوران راستے میں جاتے اور آتے ہوئے حضرت خواجہ محمد سعید کی زبان مبارک سے سنے، اس کی چار فصلیں ہیں۔

پہلی فصل میں آغازِ سفر سے حرمین الشریفین پہنچنے تک کی واردات اور دوسری فصل مدینہ منورہ کی واردات پر مشتمل ہے.....

سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا (جب سفر حرمین کے ارادے سے نکلے تو پہلے بزرگوں کے مزارات کی زیارت کا قصد کیا) کہ مولانا واصل شیخ عبدالاحد ۲۲ (والد گرامی حضرت مجدد الف ثانی) کے (مزار) کی زیارت کے بعد جب ہم شیخ کامل امام رفیع الدین ۲۳ قدس سرہ کی قبر پر گئے تو ہم نے اسے علم اور متابعت کے نور سے پر نور پایا۔ اس کے بعد ہم راستہ میں واقع دیگر قبور پر گئے ان میں شیخ عارف بوعلی شرف الدین قلندر ۲۴، شیخ احمد ترک ۲۵، قطب الطریقہ موید الدین رضی، شیخنا خواجہ محمد باقی ۲۶، کامل المکمل خواجہ قطب الدین کاکی، سلطان المشائخ شیخ نظام الدین ۲۷، سراج الاولیاء شیخ نصیر الدین ۲۸، شیخ الکبیر صلاح الدین سہروردی ۲۹، واصل باللہ امیر نعمان ۳۰ اور عارف الہی خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی ۳۱ وغیرہ شامل ہیں۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب دہلی سے شیخ اجل خواجہ قطب الدین ۳۲ کے مرقد کی زیارت اور فاتحہ کے لیے روانہ ہوئے تو وہ ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے ادراک ہو گیا وہ بہت ہی محبت سے ملے..... اس کے بعد ہم شیخ صلاح الدین سہروردی کی قبر پر گئے جسے ہم نے متابعت کے نور سے منور پایا، اس کے بعد ہم شیخ نصیر الدین (محمود چراغ دہلی) کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو ان کی نسبت عالیہ کو

ظل اور اصل سے مخلوط پایا اور انہیں تجلی ذاتی سے بھی ہم کنار دیکھا۔ پھر ہم شیخ نظام الدین (اولیاء) کے مرقد پر گئے تو انہیں ان کی نسبت شریفہ یعنی ”محبوبیت“ سے ”حظ وافر“ ملنے کا مشاہدہ کیا، اسی طرح امیر خسروؒ کو بھی خوب مسرور پایا۔ سیدنا شیخ (محمد سعید) نے فرمایا کہ ہم امام اہل عرفان مجدد الف ثانی کے خلیفہ امیر محمد نعمان (بدخشی) کی قبر کی زیارت کے لیے اکبر آباد گئے تو ان کے علاقے کو ان کے انوار سے منور پایا..... پھر حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ شیخ عبدالحیؒ کے خلیفہ شیخ صالح محمد جانؒ کے وہ جس مقام پر ہیں اس سے اعلیٰ مقام کے لیے توجہ کرنے کی مجھ سے التماس کی تو اللہ کے حکم سے وہ اس سے اصل ہو گئے۔ اس کے علاوہ گوالیار بھی گئے کئی مشاہیر کے مزارات کی زیارت کی پھر سرونج کے مقام پر فجر کا حلقہ ہوا، اس دوران سلطان (اورنگزیب) نے بھی بلا بھیجا (جوان ایام میں نظامتِ دکن پر مامور تھا) سیدنا شیخ (محمد سعید) فرماتے ہیں کہ جب ہم برہانپور میں حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ خواجہ ہاشم (کشمی) بدخشی کی قبر کی زیارت کے لیے روانہ ہوئے تو وہ اپنے مقام (مزار) سے ہمارے استقبال کے لیے آئے جس کا مجھے دور سے ہی ادراک ہو گیا انہیں ”عجیب خصوصیت“ کی حالت میں پایا اس کے علاوہ وہاں کے دوسرے مشاہیر کے مزارات پر بھی گئے راستے میں ایک ”سر عظیم“ منکشف ہوا اور ”معاملہ عظیم“ رونما ہوا کہ ”کعبہ حسنا“ اپنے مقام سے میرے استقبال کے لیے آیا جس سے الطافِ عظیم اور عنایاتِ خاصہ کا ظہور ہوا، انوارِ عجیبہ کے ساتھ بلا کیف اتصال بھی واقع ہوا، آپ نے فجر کے حلقہ میں مجھ سے اور شیخ محمد فضل اللہؒ سے خطاب کرتے ہوئے اس کیفیت کا ذکر کیا..... اس کے بعد اسی روز آپ سید محمد باقرؒ (لاہوری) کی طرف متوجہ ہوئے جو کہ آپ کے خاص اصحاب میں سے ہیں ان کو ایک دائرہ شریفہ عظیمہ میں دیکھا کہ وہ ”محمدی المشرّب“ ہیں جو ”صاحبِ زوال عین والاثر“ بھی ہیں..... اس کے بعد آپ اپنے معزز فرزند محمد فرخؒ کی طرف متوجہ ہوئے اور انہیں اس دائرہ کے وسط میں

پایا۔ پھر اپنے بیٹے (بھانجے) محمد فضل اللہ کی طرف متوجہ ہوئے تو انہیں کامل مناسبت کے ساتھ اس دائرہ کے مضافات میں دیکھا اس کے بعد اپنے فرزند بدیع الدین ۳۹ کی طرف متوجہ ہوئے جو ان دنوں ہندوستان میں تھے انہیں اس مبارک دائرہ باطن کے قریب پایا اسی طرح دوسرے اصحاب کے متعلق بھی فرمایا.....

(اس کے بعد مدینہ طیبہ کی طرف روانہ ہوئے) روضہ منورہ پر حاضری کے دوران نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی اس حال میں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سیدنا عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ بھی تھے آپ نے تعظیماً کھڑے ہو کر ہمارا استقبال کیا، انہیں انتہائی قرب اور جمال میں دیکھا، قرب کی انہی منزلوں میں حضرت عثمان بن عفان اور حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو بھی دیکھا.....

سیدنا شیخ (محمد سعید) (بندرگاہ) مخابر میں شیخ علی شاذلی رحمہ اللہ کے مزار پر گئے اور انہیں ایک بڑی شخصیت پایا، پھر شیخ اجل مجد الدین فیروز آبادی رحمہ اللہ صاحب قاموس کے مرقد کی زیارت کے لیے گئے تو وہ دور سے میرے استقبال کے لیے آئے انہیں ”محبت عجیبہ“ صداقت تامہ اور ان کو بلند مقام پر فائز پایا..... راستے میں ہی آپ نے اپنے فرزند سعد الدین محمد ۴۳ کے باطن کو بھی منور دیکھا اسی طرح جس طرح ان کے بڑے بھائی لطف اللہ محمد ۴۴ کو دیکھا تھا اپنے معزز بیٹے محمد فرخ کو جنہوں نے تراویح میں ختم قرآن کیا تھا کو بھی کعبہ ربانیہ کی طرف سے بہت سے عنایات کے حصول کا تذکرہ کیا (مدینہ منورہ) اور اس سے ملحق دیار شریف کو روضہ مقدسہ کے انوار سے مملو پایا۔ اسی طرح آپ نے بحر ظلمات ہند کی طرف نظر دوڑائی اور حضرت مجدد الف ثانی کے روضہ کو دیکھا تو وہاں عجیب انوار نظر آئے ویسے ہی جیسے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ منورہ میں دیکھے تھے..... اسی دوران میں نے تہجد کے وقت عالم کشف میں والی سلطنت اور نگزیب کو سلطنت کی کرسی (تخت شاہی) پر دیکھا.....

حضرت خواجہ محمد سعید کو امراض میں سے ایک مرض کا شدت سے احساس ہوا تو

حضرت خواجہ محمد معصوم نے اس سلسلہ میں دعا کی تو اس کے اثرات ظاہر ہوئے، حضرت رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت فاطمہ زہراؑ سیدنا عمر فاروق کی طرف سے عنایات کا ظہور ہوا.....

حضرت خدیجہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے مزار کی زیارت کے لیے گئے تو انہیں شان عظیم کے ساتھ پایا عنایات کثیرہ کے ساتھ کرم فرمایا، اس کے بعد شیخ تاج (الدین سنہلی) ۴۵ کے مزار کے ارادہ سے نکلے تو انہوں نے استقبال کیا اور دور سے اس کا ادراک کر لیا جس سے ”محبت تامہ“ کا احساس ہوا۔

(شاہ جہان بادشاہ) کے آخری ایام سلطنت میں اس کے بیٹے داراشکوہ کی ہندومت میں دلچسپی کے باعث (معاشرے میں ہمارے دیار (ہندوستان) میں جن بدعات اور فتنوں کے باعث مفسدین، ملاحدہ اور معاندین جس طرح سے مسلمانوں اور صالحین کا استہزا کرنے لگے تھے) اس دفع شر کے لیے (روضہ منورہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر دعا کی گئی اور (داراشکوہ کے مقابلے) میں

”رفع اعلام السنۃ امامت آثار البدعۃ یقوم عماد الدین یھدی

سنن الحبارین یتبع سبیل الراشدین یعزز الاسلام و یعزز

المسلمین حامیاً للملتہ البیضا ناصر للشریعتہ الغراء“

جیسی صفات کے حامل سلطان اور نگزیب کی کامیابی کے لیے استدعا کی گئی تو عالم مثال میں اور نگزیب کی کامیابی کا شجرہ طیبہ کی مانند ظہور ہوا، یہ ۲۴ جمادی الاول ۱۰۶۸ھ کی رات تھی (واقعی اسی روز اور سنہ میں اور نگزیب کی کامیابی کی اطلاع ملی)..... اس کے بعد شہداء کی قبور پر نظر ڈالی گئی تو انہیں جنت میں دیکھا۔

پھر سیدنا عباس کے قبہ میں داخل ہوئے وہیں سیدنا حسن بن علی، امام زین العابدین، امام باقر، امام جعفر رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کو ستاروں کی طرح دیکھا ان میں سے ہر ایک کے انوار ایک دوسرے سے جدا جدا تھے سب کو شان عظیم ”عنایات عالی“ کے ساتھ

دیکھا اسی طرح امہات المومنین کے مزارات پر گئے انہیں جواہر و یاقوت کے ساتھ
مرصع پایا.....

مقالہ خامس

(حضرت خواجہ محمد سعید) کی بعض کرامات اور تصرفات کا بیان

آپ کی یہ کرامات تعداد میں اتنی زیادہ ہیں کہ ان کا احاطہ دشوار ہے اور ان میں
روز بروز اضافہ ہو رہا ہے لیکن یہ سب کرامات ہمارے نیک بھائی باقر محمد ۴۶ بن شیخ
بدرالدین سرہندی صاحب حضرت القدس نے جمع کی ہیں ان میں سے بعض مختصر طور
پر اور بعض تفصیل سے تحریر کی ہیں۔

خاتمہ

ختم خواجگان جو کہ حاجات کے لیے تریاق اور توبہ کے لیے مجرب ہے..... جس کا
طریقہ یہ ہے کہ سات مرتبہ سورہ فاتحہ پھر سو مرتبہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود ۷۹
مرتبہ سورۃ الم نشرح، ایک سو ایک مرتبہ سورہ اخلاص، ام الكتاب کی سات مرتبہ قرأت ہر
سورۃ کے آغاز میں بسم اللہ الرحمن الرحیم، سو مرتبہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ و سلام
پڑھیں

اس کا ثواب حضرات خواجگان سے منسوب کیا جائے

اس رسالہ (لطائف المدینہ) کی تالیف سے شوال ۱۰۶۸ھ کو فراغت ہوئی۔

تعلیقات

۱۔ بشارات الحقانیہ کے کسی خطی نسخے کا ہمیں تاحال علم نہیں ہے۔

۲۔ حضرت مجدد الف ثانی کے اجداد میں سے امام رفیع الدین، مخدوم جہانیاں جہاں گشت بخاری کے معاصر اور ان کی مسجد میں امام تھے۔ مضافات سرہند کے قصبہ سنام میں سکونت رکھتے تھے، مخدوم جہانیاں نے انہیں سرہند کی آباد کاری پر مامور کیا تھا (زبدۃ المقامات ۸۹-۹۰)

۳۔ مولف زبدۃ المقامات (۸۹) نے امام رفیع الدین کے والد کا نام نصیر الدین لکھا ہے لیکن حضرات القدس (۲/۲۸) میں امام رفیع الدین کے والد کا نام خواجہ نور درج ہے گویا زبدۃ المقامات میں خواجہ نور نقل ہونے سے رہ گیا ہے، یہی نسب شجرہ ہذا میں حضرت وحدت نے بھی دیا ہے۔

۴۔ اس خانوادے کے افراد میں خواجہ شعیب بن احمد پہلے بزرگ ہیں جو غزنی سے ہندوستان آئے اور لاہور میں قیام کیا وہاں سے قصبہ قسور (قصور) میں منتقل ہو گئے اس کے بعد ان کی علمیت سے متاثر ہو کر انہیں مضافات ملتان میں کہووال میں قاضی مقرر کر دیا گیا۔ (سیر الاولیاء ۵۹) یہی قاضی شعیب حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر کے اجداد میں سے تھے۔ زبدۃ المقامات میں لکھا ہے کہ حضرت مجدد الف ثانی کے خانوادہ کے پہلے بزرگ جو ہندوستان میں وارد ہوئے وہ فرخ شاہ کابلی تھے (۸۸-۸۹) جو صحیح نہیں ہے بلکہ خواجہ شعیب مذکور پہلے فرد ہیں جو حدود ۶۱۱ھ کو لاہور تشریف لائے (حکیم شمس اللہ قادری: امراء پایگاہ، مقالہ مشمولہ تاریخ، حیدر آباد دکن، ستمبر دسمبر ۱۹۴۰ء، ص ۱۰)

۵۔ خواجہ شعیب مذکور کے والد یعنی خواجہ احمد بن یوسف بن فرخ شاہ، چنگیز خان (۶۰۳-۶۲۴ھ) کے حملہ افغانستان کے دوران شہید ہو گئے (سیر الاولیاء ۵۹) و مقالہ

۶۔ شہاب الدین علی ملقب بہ فرخ شاہ کابلی افغانستان میں طبقہ امراء سلطنت میں شامل تھے وہ ایک ذی علم بزرگ بھی تھے غالباً حصول علم کے لیے بغداد بھی گئے تھے (ذیل شیخ ابوالبرکات برتاریخ بغداد للخطیب بحوالہ امرائے پایگاہ ۱۱) وہ غزنی و کابل سے ہندوستان تشریف لائے اور ترویج اسلام میں کردار ادا کیا (زبدۃ ۸۹۶)

۷۔ ۸۔ کتب انساب میں ناصر الدین یا ناصر نام کے کسی فرد کا تذکرہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی اولاد کے ضمن میں نہیں ملتا، بلکہ کتب رجال میں حضرت امیر المومنین عمرؓ کی اولاد میں عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر بن الخطاب (ذہبی: میزان الاعتدال ۲/۴۶۰، ابن حجر عسقلانی: تقریب التہذیب ۱/۵۱۶، خزرجی: خلاصہ تہذیب الکمال ۲/۸۱) کا نام ملتا ہے انہیں حضرت عبداللہ کا سال وفات محولہ کتب میں ۷۱ھ درج ہے۔

اس سے قیاس کیا جاسکتا ہے کہ عبداللہ بن عمر بن حفص کے فرزندوں میں سے ایک کا نام ناصر ہوگا (ابوالحسن زید فاروقی: مقامات خیر ۳۰)

گویا اس نسب میں عبداللہ نام کے دو افراد ہیں اول عبداللہ ابو عبد الرحمن بن حضرت عمر امیر المومنین دوم عبداللہ بن عمر بن حفص بن عاصم بن عمر امیر المومنین یعنی حضرت مجد الف ثانی کا نسب نامہ مرتب کرنے والے معاصرین نے سہواً عبداللہ بن حفص کو ہی ابو عبد الرحمن عبداللہ بن عمر امیر المومنین سمجھ لیا اور باقی اسماء درمیان سے غائب ہو گئے اور یہی غلطی یہاں کے مقامی انساب میں راہ پا گئی۔

معلوم نہیں تزک والا جاہی کے مولف نے حضرت ابو عبد الرحمن بن حضرت عمر مذکور کی دوسری شادی بخت بانو بنت یزدگرد بادشاہ ایران سے کس بنیاد پر کردی؟ (امرائے پایگاہ ۹) اور یہ لکھ دیا کہ ناصر ان کی زوجہ اول فاطمہ بنت حضرت حسن بن حضرت علی امیر المومنین کے بطن سے تولد ہوئے (ایضاً) کتب انساب و رجال سے

ہرگز اس کی تصدیق نہیں ہوتی کہ ان کے بطن سے ناصر نام کے کوئی فرزند تولد ہوئے تھے، حضرت ابو عبد الرحمن عبد اللہ مذکور کا سال وفات ۷۷۳ھ/۹۶۳ء ہے (خلاصہ تہذیب الکمال ۸۱/۲) اس سنہ میں یزدگرد اول تو درکنار یزدگرد سوم (قتل ۳۱ھ/۶۵۱ء) کی بیٹی سے بھی شادی ممکن نہیں کیوں کہ دونوں کے سال وفات میں تین سو سال کا فرق ہے۔ اسی طرح عبد اللہ دوم بن عمر بن حفص جن کا سال وفات ۱۷۱ھ/۷۸۷ء کے ساتھ بھی یہ عقد ممکن نہیں ہے اس لیے ناصر ان کی کسی اور زوجہ کے بطن سے ہوں گے جن کا ذکر کتب انساب میں نہیں آسکا۔

۹۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی نے زبدۃ المقامات میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب مبارک کے سلسلے میں مختلف اسماء کی تحریر کے دوران ان کے مابین جتنے واسطے ہیں وہ بھی گنوائے ہیں۔

مولانا محمد حسن جان مجددی نے حضرات القدس اور اوج مورد اسرار نقشبند کے حواشی میں حضرت مجدد الف ثانی کے نسب کے ۳۲ واسطے بتائے ہیں جن کے اتباع میں مولانا ابوالحسن زید فاروقی مرحوم نے جو نسب نامہ مرتب کیا ہے اس میں ان سے امام الدین کے والد کا نام سہو نصیر الدین لکھا گیا ہے حالانکہ حضرات القدس اور لطائف المدینہ کے مطابق ان کے والد کا نام نور الدین ہے (رک حاشیہ ۳) اب پورا شجرہ نسب ملاحظہ ہو:

- (۱) مخدوم عبدالاحد بن (۲) زین العابدین (۳) عبدالحی (۴) محمد
- (۵) حبیب اللہ (۶) امام رفیع الدین (۷) نور الدین (۸) نصیر الدین
- (۹) سلیمان (۱۰) یوسف (۱۱) اسحاق (۱۲) عبد اللہ (۱۳) شعیب (۱۴) احمد
- (۱۵) یوسف (۱۶) شہاب الدین علی فرخ شاہ (۱۷) نصیر الدین (۱۸) محمود
- (۱۹) سلیمان (۲۰) مسعود (۲۱) عبد اللہ واعظ اصغر (۲۲) عبد اللہ واعظ اکبر (۲۳)
- ابوالفتح (۲۴) اسحاق (۲۵) ابراہیم (۲۶) ناصر (۲۷) عبد اللہ (۲۸) عمر (۲۹) حفص

(۳۰) عاصم (۳۱) ابو عبد الرحمن عبد اللہ (۳۲) امیر المومنین عمر فاروقؓ

۱۰۔ فتاویٰ التاتارخانیہ عالم بن علا (ف ۸۶۷ھ) کی تالیف ہے جو عربی زبان میں ہے، غیاث الدین تغلق کے عہد کے ایک علم پرور امیر تاتارخان کے ایما پر انہوں نے فقہ حنفی کے مطابق مسائل فقہ پر ابواب و فصول مرتب کر کے اسے باقاعدہ اسلامی قانون کی شکل دی اس وجہ سے یہ کتاب بہت مقبول اور متداول ہوئی، قاضی مولانا سجاد حسین مرحوم نے اسے ایڈٹ کیا ہے اور وزارت معارف و الشافہ حکومت ہند دہلی سے اب تک اس کی پانچ جلدیں طبع ہوئی ہیں۔

۱۱۔ نسبت الخمریہ کا سراغ کتب انساب میں نہیں مل سکا، علامہ عبد الکریم سمعانی نے کتاب الانساب میں حضرت عمر کی نسبت العدوی ہی دی ہے (۲۵۱/۹) الخمریہ نام کی کوئی نسبت سمعانی کے ہاں موجود نہیں ہے اور فتاویٰ تاتارخانیہ کی ابھی تک وہ فصل (الوصایا) جس کا حوالہ حضرت وحدت نے دیا ہے شائع نہیں ہوئی۔

۱۲۔ خواجہ ابوعلی فارمدی کے بعد خواجہ ابوالقاسم کرکانی (ف ۴۵۰ھ/ ۱۰۵۸ء) کا نام آنا چاہیے تھا لیکن خواجہ فارمدی شیخ ابوالقاسم کرکانی اور شیخ ابوالحسن خرقانی (۴۷۷ھ/ ۱۰۸۴ء) دونوں سے فیض یاب ہوئے تھے اس لیے اگر خواجہ کرکانی کا نام درمیان میں نہیں آیا تو اس سے شجرہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا (رک مقامات معصومی ۱۳/۳۰/۴)

۱۳-۱۴-۱۵۔ ان شجرات اور ہر اسم مبارک کی تحقیق و احوال کے لیے مقامات معصومی کی چوتھی جلد ملاحظہ کریں جو تعلیقات و توضیحات پر مشتمل ہے۔

۱۔ حضرت عبد اللہ کے تیرہ فرزند تھے ان میں سب سے چھوٹے عاصم تھے (جو اہر معصومیہ ۴ مقامات خیر ۳۰)

۲۔ امیر المومنین حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ۹ صاحبزادے تھے جن میں فرزند اکبر عبد اللہ تھے (ایضاً)

۲۸۔ شیخ نصیر الدین محمود (چراغ دہلی) ف ۵۷۷ھ (خیر المجالس، مقدمہ خلیق احمد نظامی)

۲۹۔ شیخ صلاح الدین سہروردی کے حالات ہمیں مروجہ کتب میں نہیں مل سکے۔

۳۰۔ امیر نعمان بدخشی اکبر آبادی خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (زبدۃ المقامات)

۳۱۔ خواجہ محمد ہاشم کشمی بدخشی صاحب زبدۃ المقامات و خلیفہ حضرت مجدد الف ثانی (جواہر ہاشمیہ مطبوعہ حیدرآباد دکن)

۳۲۔ خواجہ قطب الدین بختیار کاکی (ف ۶۳۳ھ) رک اخبار الاخبار ۲۵، سیر الاولیا

۶۶-۲۵

۳۳۔ امیر خسرو (ف ۷۲۵ھ)

۳۴۔ شیخ عبدالحی سے مراد شیخ عبدالحی بن خواجہ چاکر حصاری ہیں، جو حضرت مجدد الف ثانی کے خلیفہ اور مکتوبات حضرت مجدد کی جلد دوم کے جامع ہیں۔

(زبدۃ المقامات، حضرات القدس)

۳۵۔ شیخ محمد جان کے حالات محولہ تذکروں میں نہیں مل سکے۔

۳۶۔ شیخ محمد فضل اللہ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے بھانجے اور حضرت مجدد الف ثانی کے نواسے ہیں یعنی شیخ محمد فضل اللہ بن قاضی عبدالقادر بن شیخ محمد امین بن عبدالرزاق بن مخدوم عبدالاحد (والد حضرت مجدد الف ثانی) حضرت مجدد الف ثانی کی صاحبزادی خدیجہ کے بطن سے تھے (مقامات معصومی جلد اول، سوم ۴۰۰-۳۶۲)

۳۷۔ شیخ محمد باقر لاہوری (وفات حدود ۱۱۰۹ھ) حضرت خواجہ محمد معصوم کے خلیفہ تھے حضرت خواجہ نے انہیں صرف اور نگزیب کی تعلیم و تربیت کے لیے خلافت دے کر اور نگزیب کے پاس بھیجا تھا (مقامات معصومی ۳/۴۵۲-۴۵۵)

۳۸۔ محمد فرخ سے مراد حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی اور ذی علم بزرگ علامہ

محمد فرخ ہیں جو متعدد کتابوں کے مولف تھے ۱۱۲۱ھ کو وصال ہوا (مقامات معصومی ۲/۳۰۵-۳۰۷)

۳۹- شیخ بدیع الدین بھی حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند تھے۔

۴۰- شیخ علی شاذلی (۶۵۶-۵۹۱ھ/۱۲۵۸-۱۱۹۰ء) علی بن عبد اللہ شاذلی سلسلہ شاذلیہ انہی سے منسوب ہے (معجم المؤلفین ۷/۱۳۷)

۴۱- شیخ مجد الدین فیروز آبادی (۷۲۹-۸۱۷ھ)

۴۲- قاموس المحيط، مشہور عربی لغت ہے متعدد مرتبہ طبع ہو چکی ہے (معجم المطبوعات العربیہ ۱۳۷۰)

۴۳- شیخ سعد الدین محمد، حضرت خواجہ محمد سعید کے فرزند گرامی تھے۔

۴۴- لطف اللہ محمد، حضرت خواجہ محمد سعید کے صاحبزادے تھے (مقامات معصومی ۳/۳۰۹)

۴۵- شیخ تاج سے مراد شیخ تاج الدین سنہلی (ف ۱۰۵۰ھ) ہیں جو حضرت خواجہ باقی باللہ قدس سرہ کے خلیفہ تھے، عربستان میں سلسلہ نقشبندیہ کی تبلیغ میں اہم کردار ادا کیا (خلاصۃ الاثر ۱/۳۶۴-۳۷۰)

۴۶- شیخ باقر محمد بن شیخ بدر الدین سرہندی کے حالات ہمیں تا حال معلوم نہیں ہیں، شیخ بدر الدین کے فرزندوں میں سے ملا محمد شاکر (مترجم حسانات الحرمین) اور ملا محمد افضل کے نام ہم نے حسانات الحرمین کے مقدمے میں لکھے ہیں (ص ۶۰) شیخ محمد امین بدخشی نے نتائج الحرمین (۳/۲۹۳-ا ب) میں لکھا ہے شیخ بدر الدین کے فرزندوں نے حضرات مجددیہ کے مناقب اور کرامات میں رسائل لکھے ہیں۔

ماخذ مقدمہ و تعلیقات

مخطوطات

- ۱۔ اجملی، محمد میرن جان نقشبندی: خازن الشعراء، مخزونہ کتب خانہ انڈیا آفس، لندن
نمبر 1.0.3899 روٹوگراف مملوکہ جناب مشفق خواجہ، کراچی
- ۲۔ ظفر رائے ٹیکارام، گلزار مضامین (بسال ۱۱۹۹ھ)
- ۳۔ محمد اعظم دیدہ مری: فیض مراد (احوال و آثار شیخ، محمد مراد تنگ کشمیری (ف)
۱۱۳۱ھ) مخزونہ کتابخانہ مرکزی پنجاب یونیورسٹی لاہور (ذخیرہ شیرانی)
- ۴۔ محمد امین بدخشی: نتائج الحرمین (احوال شیخ آدم بنوڑی) جلد سوم خطی، مخزونہ
کتابخانہ انڈیا آفس لندن، نمبر 652

۵۔ محمد مراد تنگ کشمیری: تحفۃ الفقراء مرتبہ محمد اقبال مجددی (زیر طبع)

۶۔ ایضاً تحقیقات، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ نقشبندیہ سراجیہ، کندیاں ضلع میانوالی،

پاکستان

۷۔ ایضاً: حسنات المقربین، کتابخانہ مرکزی لینن گراڈ، روس

۸۔ وحدت، عبدالاحد سرہندی، شیخ: چہار چمن، مخزونہ کتابخانہ خانقاہ سراجیہ، کندیاں

۹۔ ایضاً: مجموعہ رسائل وحدت، ذخیرہ شیفٹہ، مخزونہ مولانا آزاد لائبریری مسلم

یونیورسٹی، علی گڑھ

مطبوعات عربی

۱۰۔ ابن حجر، احمد بن علی عسقلانی: تقریب التہذیب (مبنی بر خطی نسخہ بخط مولف)

مرتبہ مصطفیٰ عبدالقادر عطا، بیروت، ۱۹۹۳ء

۱۱۔ خزر جی، صفی الدین احمد: خلاصہ تہذیب تہذیب الکمال مرتبہ محمود عبدالوہاب

فاہد، قاہرہ، ۱۹۷۲ء

- ۱۱۔ ذہبی، ابی عبد اللہ محمد: میزان الاعتدال مرتبہ علی محمد البجادی، قاہرہ ۱۹۶۳ء
 ۱۲۔ سرکیس، یوسف لیان: معجم المطبوعات العربیہ والمغربیہ، قاہرہ ۱۹۲۸ء
 ۱۳۔ عالم بن علاء: فتاویٰ تاتارخانیہ مرتبہ قاضی سجاد حسین، دہلی ۱۹۸۴ء و بہ بعد
 ۱۴۔ عبدالحی حسنی: نزہۃ الخواطر، حیدرآباد دکن، دائرۃ المعارف العثمانیہ
 ۱۹۶۲-۱۹۷۰ء

- ۱۵۔ عبد الکریم سمعانی: الانساب مرتبہ ابو عبد الرحمن معلی، حیدرآباد دکن، عثمانیہ
 ۱۹۶۳-۱۹۸۱ء

- ۱۶۔ عبد المجید خانی خالیدی: الحدائق الوردیہ، قاہرہ۔ ۱۳۰۸ھ
 ۱۷۔ کمالہ، عمر رضا: معجم المؤلفین، (طبع عکسی) بیروت ۱۹۵۷ء
 ۱۸۔ مجی، محمد بن فضل اللہ: خلاصۃ الاثر، بیروت (طبع عکسی، سن)
 ۱۹۔ مرادی، محمد خلیل: سلك الدرر، بغداد، مکتبۃ المثنیٰ، (سن)
 ۲۰۔ یسین بن ابراہیم سنحوتی: الانوار القدسیہ، قاہرہ ۱۳۱۰ھ

مطبوعات فارسی

- ۲۱۔ آزاد غلام علی بلگرامی: خزائن عامرہ، لکھنؤ، مطبع نولکشور، ۱۸۷۱ء
 ۲۲۔ ایضاً: آثار الکرام، لاہور، مکتبۃ احیاء العلوم الشرقیہ، ۱۹۷۱ء
 ۲۳۔ ایضاً: سروآزاد مرتبہ عبد اللہ خان و عبدالحق، حیدرآباد دکن، ۱۹۱۳ء
 ۲۴۔ احمد ابوالخیر مکی: ہدیۃ احمدیہ (انساب اولاد حضرت مجدد الف ثانی)، کانپور
 ۱۳۱۳ھ

- ۲۵۔ احمد منزوی: فہرست مشترک نسخہ ہای خطی فارسی پاکستان اسلام آباد، ۱۳ جلدیں
 ۲۶۔ اخلاص، کشن چند: ہمیشہ بہار (تذکرہ شعرائے فارسی) مرتبہ وحید قریشی،
 کراچی ۱۹۷۳ء
 ۲۷۔ الہدیۃ چشتی: سیر الاقطاب، لکھنؤ، مطبع نولکشور، ۱۹۱۳ء

۲۸۔ ایمان، رحم علی خان: تذکرہ منتخب اللطائف مرتبہ محمد رضا جلالی نائینی و امیر حسن عابدی، تہران، ایران، ۱۳۴۹ ش

۲۹۔ امیر خوردر کرمانی: سیر الاولیاء، دہلی، مطبع رضوی، ۱۳۰۲ھ

۳۰۔ باقی باللہ، خواجہ: کلیات خواجہ باقی باللہ مرتبہ برہان احمد فاروقی و ابوالحسن زید فاروقی، لاہور، ۱۹۶۷ء

۳۱۔ بختاور خان: مرآۃ العالم مرتبہ ساجدہ علوی، لاہور، ۱۹۷۹ء

۳۲۔ تبسّمی، محمد حسین: کتابخانہ ہائی پاکستان، اسلام آباد، ۱۹۷۷ء

۳۳۔ حارثی، محمد بن رستم: تاریخ محمدی مرتبہ امتیاز علی خان عرشی، علی گڑھ، ۱۹۶۰ء

۳۴۔ حمید شاعر قلندر: خیر المجالس مرتبہ خلیق احمد نظامی، علی گڑھ، ۱۹۵۹ء

۳۵۔ خادم، احمد علی ہاشمی سندیلوی: مخزن الغرائب مرتبہ محمد باقر، لاہور، ج اول دوم

۱۹۶۸-۱۹۷۰ء، سوم، چہارم، پنجم، اسلام آباد، ۱۳۷۱-۱۳۷۲ ش

۳۶۔ خوشگو، بندر ابن داس: سفینہ خوشگو مرتبہ عطاء الرحمن، کاکوی، پٹنہ، ۱۹۵۹ء

۳۷۔ دانش پڑوہ، محمد تقی، فہرست میکر و فلمہای کتابخانہ مرکزی دانشگاه تہران (۳)

جلد) تہران، ایران، ۱۳۴۸-۱۳۶۳ ش

۳۸۔ سجادول، اخوند عبدالحق سرہندی: مسائل شرح وقایہ، دہلی، مطبع مرتضوی، ۱۲۸۵ھ

۳۹۔ سیف الدین سرہندی، خواجہ: مکتوبات مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، کراچی، (سن)

۴۰۔ شوق، قدرت اللہ، طبقات الشعراء مرتبہ نثار احمد فاروقی، لاہور، ۱۹۶۸ء

۴۱۔ صبا، محمد مظفر حسین: روز روشن، تہران، ۱۳۴۳ ش

۴۲۔ صفر احمد معصومی سرہندی: مقامات معصومی تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی،

لاہور، ضیاء القرآن پبلی کیشنز، ۲۰۰۴ء

۴۳۔ عارف نوشاہی سید: فہرست نسخہ ہای خطی فارسی موزہ ملی پاکستان، اسلام آباد

- ۴۴۔ عبدالحق محدث دہلوی، شیخ: اخبار الاخیار، دہلی، مطبع مجتہبی، ۱۳۳۲ھ
- ۴۵۔ غلام علی دہلوی، شاہ: سبہ سیارہ (مجموعہ رسائل)، مطبع علوی، ۱۲۸۴ھ
- ۴۶۔ فقیر اللہ علوی شکار پوری: مکتوبات جامع محمد فاضل انصاری، لاہور، مطبع اسلامیہ، ۱۹۱۹ء

- ۴۷۔ قاسم، قدرت اللہ: مجموعہ نغز، مرتبہ حافظ محمود شیرانی، لاہور، ۱۹۳۳ء
- ۴۸۔ گوپاموی، قدرت اللہ: نتائج الافکار، بمبئی، ۱۳۳۶ھ
- ۴۹۔ مجدد الف ثانی احمد سرہندی، شیخ: مکتوبات مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر، ۱۳۳۳ھ

- ۵۰۔ محمد اعظم دیدہ مری، تاریخ کشمیر مرتبہ سعادت کشمیری، کشمیر، ۱۳۵۵ھ
- ۵۱۔ محمد سعید سرہندی، خواجہ: مکتوبات جامع علامہ محمد فرخ، لاہور، ۱۳۸۵ھ
- ۵۲۔ محمد فضل اللہ قذہاری: عمدۃ المقامات، استنبول، ترکی، ۱۹۹۶ء
- ۵۳۔ محمد کاظم شیرازی: عالمگیر نامہ، کلکتہ، ایشیاء ٹک سوسائٹی آف بنگال، ۱۸۶۸ء
- ۵۴۔ محمد مظہر مجددی مہاجر مدنی: مناقب احمدیہ و مقامات سعیدیہ، دہلی، اکمل المطابع، ۱۲۷۷ھ

- ۵۵۔ محمد معصوم سرہندی، خواجہ: مکتوبات معصومیہ، جلد اول، کانپور، ۱۳۰۴ھ، جلد دوم لدھیانہ، ۱۳۳۴ھ، جلد سوم مرتبہ نور احمد امرتسری، امرتسر، ۱۳۴۰ھ
- ۵۶۔ محمد نقشبند ثانی، حجتہ اللہ: وسیلۃ القبول الی اللہ والرسول، مرتبہ غلام مصطفیٰ خان حیدر آباد سندھ، ۱۹۶۳ء

- ۵۷۔ محمد ہاشم کشمیری: زبدۃ المقامات، لکھنؤ، مطبع نولکشور، ۱۳۰۷ھ
- ۵۸۔ مروج الشریعت، عبید اللہ: حسنات الحرمین، تحقیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی، موسیٰ زئی، ڈیرہ اسماعیل خان، خانقاہ احمدیہ سعیدیہ، مکتبہ سراجیہ، ۱۹۸۱ء
- ۵۹۔ میرزا، محمد صالح: تذکرہ شعراء کشمیر مرتبہ حسام الدین راشدی، لاہور۔

۱۳۳۲+۱ ش

- ۶۰۔ میر تقی میر: نکات الشعراء مرتبہ عبدالحق، طبع دوم مرتبہ محمود الہی، لکھنؤ، ۱۹۸۴ء
 ۶۱۔ نور الحسن خان: نگارستان سخن، بھوپال، ۱۲۹۳ء
 ۶۲۔ نور الدین جعفر بدخشی: خلاصۃ المناقب مرتبہ سیدہ اشرف ظفر، اسلام آباد

۱۹۹۵ء

- ۶۳۔ نعیم اللہ بہارپنچی: معمولات مظہریہ، کانپور، مطبع نظامی، ۱۲۷۵ھ
 ۶۴۔ وحدت، عبد الاحد سرہندی، شیخ: گلشن وحدت مرتبہ عبد اللہ جان فاروقی، کراچی، ۱۹۶۶ء
 ۶۵۔ ایضاً: کحل الجواہر (مشمولہ بطور ضمیمہ کنز الہدایات مرتبہ نور احمد امرتسری)، امرتسر، ۱۳۳۵ھ

- ۶۶۔ ایضاً: سبیل الرشاد مرتبہ غلام مصطفیٰ خان، حیدر آباد سندھ، ۱۹۷۸ء
 ۶۷۔ ولی اللہ محدث دہلوی: انقاس العارفين، دہلی، مطبع مجتہائی، ۱۳۳۵ھ
 مطبوعات اردو

- ۶۸۔ احمد حسین خان امر وہوی: جواہر معصومیہ لاہور (سن)
 ۶۹۔ اختر محمد خان رام پوری: جواہر ہاشمیہ (سوانح خواجہ محمد ہاشم کشمیری)، حیدر آباد دکن (سن)

۷۰۔ ادریس احمد سرہندی: فارسی ادب، دہلی، ۱۹۸۸ء

۷۱۔ بدر الدین سرہندی: حضرات القدس اردو ترجمہ غلام مصطفیٰ خان، اسلام آباد

۱۹۸۴ء

۷۲۔ جالبی، جمیل: تاریخ ادب اردو لاہور، مجلس ترقی ادب، ۱۹۸۴ء

۷۳۔ چغتائی، محمد اکرام: مائل دہلوی کا ایک اہم تاریخی قطعہ، مقالہ مشمولہ فنون (لاہور، ج ۴، ش ۲، نمبر ۷ دسمبر ۱۹۶۶ء، ص ۲۳۷-۲۴۵)

- ۷۴۔ خالد محمود (مرتب) مکتوبات ڈاکٹر غلام مصطفیٰ خان حیدر آباد سندھ ۱۹۹۹ء
- ۷۵۔ خیالی، محمد نعیم اللہ: معارف مکتوبات امام ربانی، دہلی ۲۰۰۲ء
- ۷۶۔ رافت، رؤف احمد مجددی: جواہر علویہ (تذکرہ مشائخ نقشبندیہ) لاہور (س۔ن)
- ۷۷۔ زید ابوالحسن فاروقی: مقامات خیر، دہلی ۱۳۹۲ھ
- ۷۸۔ شائستہ خان: فہرست مخطوطات فارسی رضا لاہوری رام پور پینٹہ ۱۹۹۵ء
- ۷۹۔ شمس الدین احمد: حضرت خواجہ نقشبند اور طریقت نقشبندیہ سری نگر ۲۰۰۱ء
- ۸۰۔ شمس اللہ قادری: امراء پایگاہ مقالہ مشمولہ تاریخ حیدر آباد دکن (ج ۴ ح ۳-۲، ستمبر تا دسمبر ۱۹۴۰ء)
- ۸۱۔ شوکت علی خان (مرتب): قصر العلم ٹونک ۱۹۸۰ء
- ۸۱۔ غلام علی دہلوی شیخ: مقامات مظہری، تحقیق و تعلیق و ترجمہ محمد اقبال مجددی لاہور ۲۰۰۱ء
- ۸۲۔ غوثی ماٹووی: گلزار ابرار ترجمہ فضل احمد جیوری لاہور ۱۳۹۵ھ
- ۸۳۔ فوق، محمد دین: تاریخ کشمیر لاہور ۱۹۱۰ء
- ۸۴۔ قیصر امرہوی: فہرست مخطوطات ذخیرہ شیفٹہ مولانا آزاد لاہوری، مسلم یونیورسٹی علی گڑھ، علی گڑھ ۱۹۸۲ء
- ۸۵۔ کمال الدین محمد احسان: روضۃ القیومیۃ لاہور ۱۳۳۵ھ
- ۸۶۔ مالک رام: تلامذہ غالب، دہلی ۱۹۸۴ء
- ۸۷۔ محمد اسلم پسوری: فرحت الناظرین ترجمہ و حواشی محمد ایوب قادری، کراچی ۱۹۷۳ء
- ۸۸۔ محمد ہاشم کشمی: زبدۃ المقامات ترجمہ غلام مصطفیٰ خان سیالکوٹ ۱۴۰۷ھ
- ۸۹۔ نجیب اشرف ندوی: مقدمہ رقعات عالمگیر، اعظم گڑھ دارالمصنفین ۱۹۳۰ء

۹۰۔ نور الحسن انصاری: فارسی ادب بچہ اور نگزیب، دہلی، ۱۹۶۹ء

۹۱۔ ولی دکنی: کلیات ولی مرتبہ نور الحسن ہاشمی، لکھنؤ، اتر پردیش اردو اکیڈمی، ۱۹۸۹ء

مطبوعات انگریزی

92-Kirpal Singh : Life of Mahraja Ala Singh of Patiala, Amritsar, 1954.

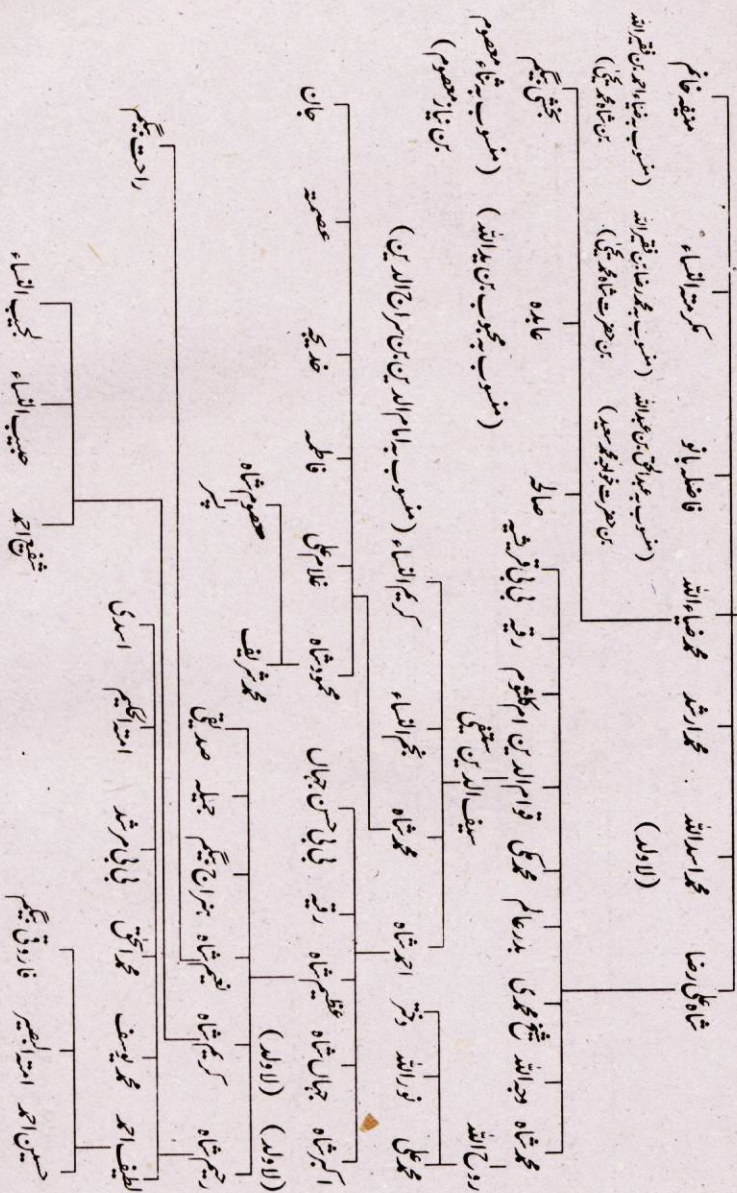
93-Marshall, D.N: Mughals in india, Bombay.

94-Rieu, Ch: Cat. of persian manuscripts in the British Museum, London, 1883.

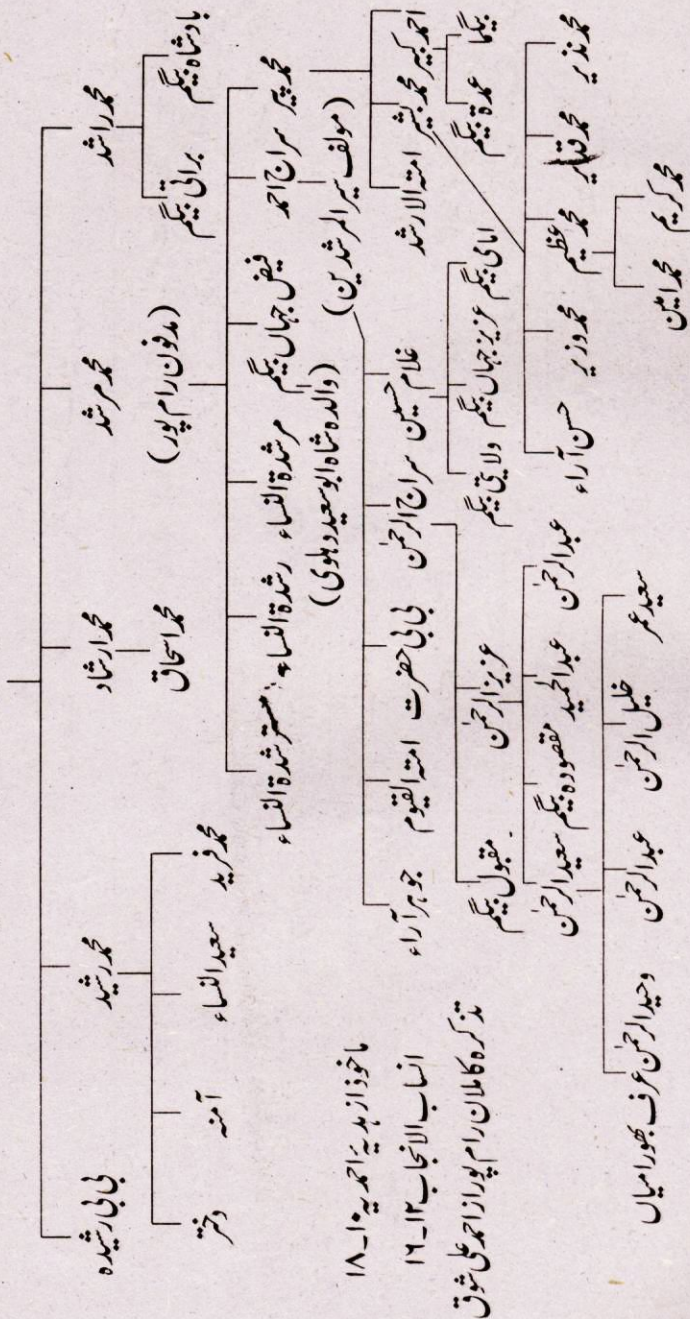
95-Storey, C.A: Persian literature, London 1970-72

شجرات و عکسیات

علامہ مولوی محمد فرخ شاہ بن خولجہ سعید بن حضرت مجدد الف ثانی



مولوی محمد ارشد بن مولوی محمد فرخ بن حضرت خواجه محمد سعید



امہ بخش

امام بخش محمد بخش سعید احمد بخش بیگم

عباس علی کفایت علی زین العابدین رسول الہی

نصیر الدین مشرف بیگم اشرف بیگم

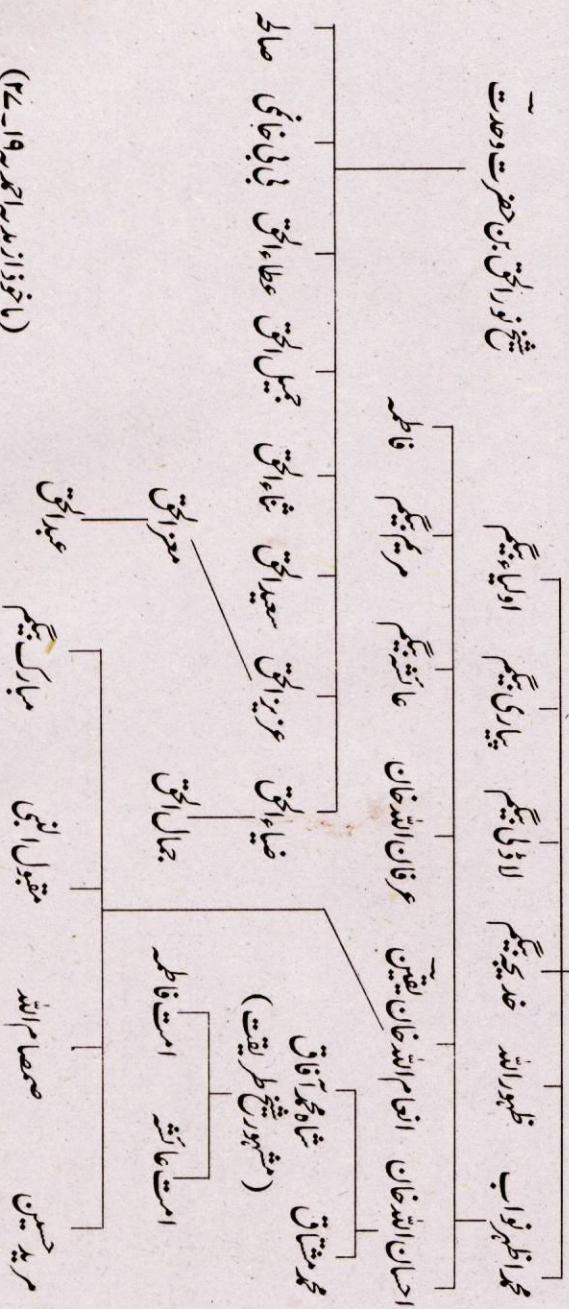
مصباح الدین

حمید احمد نور حسین گہ بیگم درجف محمدیہ

رفیع الراشدین مجید احمد رشید احمد عزیز احمد عطاء احمد حبیب احمد حفیظ احمد امتہ العظیم امتہ الحلیم اسم اللہ بیگم امتہ القدر و امتہ الحکیم

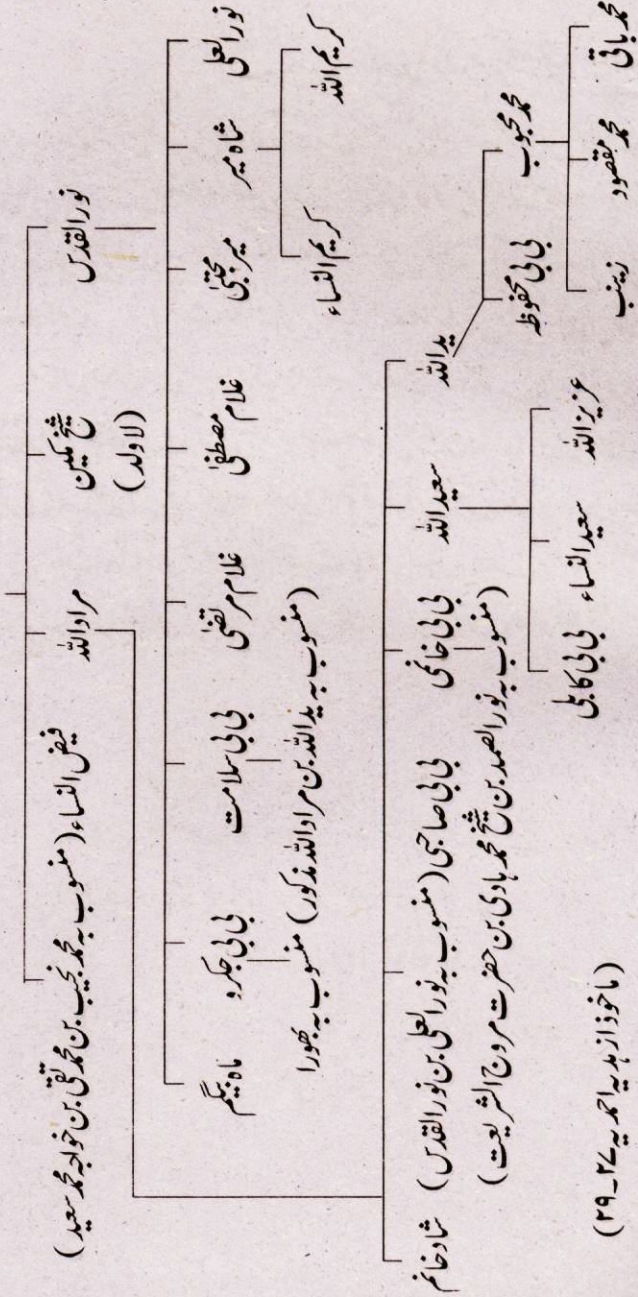
رفیع الراشدین بی بی لاڈلی علی جان حبیب الراشدین امتہ الفقور امتہ الحبیب بدر النساء نبی الراشدین شفیع الراشدین مجیب الراشدین صالحہ

۱
شیخ محمد تقی بن حضرت وحدت



(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۱۹-۲۷)

شیخ محمد خلیل اللہ بن خواجہ محمد سعید



(ماخوذ از ہدیہ احمدیہ ۲۷-۲۹)

کہ شیخ محمد سعید و شیخ محمد معصوم نوحہ محمد و نصیب از جانب
 این نیازمند نبرین خلافت بر راکہ حضرت و اہلب العظیات بقیاق معارف اکاد
 فضائل و کمالات دستگاہ شیخ محمد سعید سلام و عافیت انجام برسد آنچه از تجر
 و نصرت یافتن آن لشکر اسلام بر اعداء دین بظہور آمدہ بسع شریف
 رسیدہ باشند از دست زبان کہ برآمد کر عمدہ شکرش برآید کہ چون ظہمت
 شب میان جان آن سید روی در آمد نیم جان ہزار نگبت از موکہ بیرون برد
 لشکر کرانی بتعاقبت آن بی عاقبت تعین گشتہ امید از فضل بخشندہ
 بی منت آنست کہ برودی اسیر کرد و توقع کہ این خیر خواہ عبادہ و اسد را بد عاست
 دارین و جہت نشاتین در مخافتان اجابت یاومی نمودہ باشند و السلام و بقیات
 شیخ محمد معصوم و شیخ محمد نجفی سلام عافیت انجام برسد و السلام و لا کر ارم

اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط جو اس نے داراشکوہ کو شکست دینے کے بعد خوشخبری
 کے طور پر حضرت خواجہ محمد سعید اور خواجہ محمد معصوم سرہندی کے نام سرہند ارسال کیا
 (خط کے متن کے لیے دیکھئے مقدمہ ہذا صفحہ ۱۹) ماخوذ از قلمی نسخہء مکتوبات
 حضرت مجدد (آخری ورق) مخرونہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات فارسی ایران و
 راوپنڈی۔ پاکستان۔ نمبر ۱۳۲۹۔ تحقیق محمد اقبال مجددی

بسم الله الرحمن الرحيم حامداً ومصلياً أما بعد ازین بے نفس آثاره سداً بر
 مکتوب مرغوبت چه نویسد از غفلت نفس خود که بے تشبیه منتب نمیشود و در غم
 دایمی بیدار نشست و بر حال و مال خود بایدا کثرت اراده غریبت این همه
 سبب خوش دلی است لعل الله جددت بعد از این که احوال دلام و غمناک بود



اورنگ زیب کا ایک غیر مطبوعہ خط حضرت خواجہ سیف الدین سرہندی کے نام۔ عکس مینی
 بر خطی نسخہ مکتوبات حضرت مجدد (آخری ورق) مخزنہ کتابخانہ گنج بخش، مرکز تحقیقات
 فارسی ایران و پاکستان۔ راولپنڈی۔ نمبر ۱۴۲۹۔ تحقیق محمد اقبال مجددی

N.M.1957.1056/2

میں نے لکھی کتب ندنیہ

سندہ رشتہ
خیل حیات
در قمر

ایک لکھ افروز
نایف حضرت
عبد الہیہ ذبیح
احوال حاتم
حضرت
انعام علیہا
اساتذہ و
وہود و
الاول و
والاول

۱۰۹
کتبہ نفوس زبان عربی کتبہ سرکار

لَطَائِفُ الْمَدِينَةِ

(عکس معنی بر نسخہ خطی منحصر لغز)

الحمد لله الذي ارى بعلمه ليلا من المسجد الحرام وارسله بشيرا ونذيرا الى كل امة الانام
 وعززه باختيار من الناس والكرام حتى صار الذين يقيمون اليهم القيام وصلواته تعالى
 وتسليماته عليه وعلى اله نجوم الظلام وصحبه يدور اوار السلام اما بعد فيقول العبد الضعيف
 المتقير الى الله الصمد عبد الواحد لا اله الا هو من بعض اخوان الطريقة من اهل الطائفة المنيعة
 المنورة على ساكنها السلام والتمجيد لمج بعض الانفاس واساخي شمس وطرق
 وبيان المصافح والنسب للامام الغار من غوث الواصلين قطب العلم الرازي قدوة
 الكبار والارثين الواقف على تاويلات القرآنية وحقايقها الطلوع على المشاهير
 الفرقانية ودقائقها ارفع اعلام السنة النبوية الرفيعة قاصع اثار الدنيا والآخرة
 القبيحة ذي الالوان العظيمة الظاهرة والآيات المبينة للكرامة الباهرة لمجا
 اهل الكشف والصفوف من ارباب التوجه والسرف فرب الله روحه العصر
 انجوير العلامة المحقق النقيب الفقيه المدقق المتنبه المنيرة بافراح الوجود
 الساطع بالكشف والالهام والنظر السديدة لهاوى للعباد الى رب العباد
 سيدنا ومولانا وبركتنا شيخ محمد السعيد انار الله ظلاله العالم منوره ومجى ايام
 النبوة بظهوره تسعد من سعى الله وفاز من النجى لديه الف الف اسعاف المرام
 رساله حاوية لجميع ذلك وتسميتها باللطائف البهية ورقتها على خمس
 مقال وخاتمة المقالة الاولى في بيان نسبة مظهره العالي وبيان طريق انساب
 الى من تلخ الطريقة وطرق اسانيد في الحديث والمصافح والثانية في ايراد بعض
 البشارات التي ظهرت من ربه وشيخه القطب الرباني غياضه بحمد الله
 في مكانه العالي في حقه والثالثة في ايراد بعض مكانه الشريفة في تاويل بعض

الآيات العرفانية والرابعة في ذكر الكلمات التي تتضمن على اسرار عظيمة سمعتها من حضرة
 بلا واسطة الاطلا منها فالسمعة لمن يوثق به في طريق اربعين الشريفين في الجا
 اذ رجوعا غير ما يحكى استنارة من الغوامض كما اشير اليه في قول اسير سره رضي الله
 حفظت من رسول الله صلى الله عليه وسلم وعائيتهم فاما احدهما فبثنية والاخر
 لو ثبت قطع من المعلوم رواه البخاري والحاوية في ايراد بعض كرامته وقصص
 واثباته في ايراد كلماته القدسية التي اخرجهما من كتابه في المسمى بالنبات
 الحفائية الجامع لمجموع الدرجات والنبذات والمكاشفات المقالحة
 الاولى في بيان نسب المفسر الى امر المؤمنين سيدنا محمد بن الفاروق رضي الله
 وبيان الطرق واسانيد الحديث وغيرها اما بيان نسب فمعلم انه والله القطع
 الرباني الحمد لله الثاني تسبيح الاسلام تحفة الله على الامام لبيد الكبرياء
 رتبة الله للعلماء والنباتات المحمدية حامل الكمالات الاحمدية سيدنا الحاشع
 امام العارفين بالله فخر العرصة الكرام شرف العارضية العظام قررة السلف الاولين
 الحلف الاماثل الشيخ احمد السمرهني قدس سره وهو ولد العارف الواصل الشيخ
 عتبة الاحمد بن الشيخ زين العابدين بن الشيخ غياثي بن الشيخ محمد بن الشيخ حسين
 بن الشيخ العارف الرباني الامام العام ربيع الدين بن خواجه نور بن خواجه
 بن خواجه سليمان بن خواجه يوسف بن خواجه اسحاق بن خواجه عبد الله بن خواجه شهاب
 بن خواجه احمد بن خواجه يوسف بن السلطان شهاب الدين علي المعروف
 بفتح ناه الكابلي بن خواجه نصير الدين بن خواجه محمود بن خواجه سليمان بن خواجه
 مسعود بن خواجه عبد الله بن خواجه اعظم الكبر بن خواجه ابو الفتح بن خواجه اسمعيل

الشاه اسکندر وهو من جده قدوة الامم الكامل الشاه کامل وسون شیخ الشاه فضل وهو
 من شیخ النعمه کد ارجی بن السید علی الحسن وهو من شیخ قطب العالم شمس الدین صاحبی و
 من شیخ دهمون شیخ قطب العالم السید عقیل وهو من شیخ قطب العالم السید شیخ فضل بن
 دهمون شیخ السادات الشاه عبدالرزاق وهو من شیخ القطب الربانی المحمود السید
 غوث التقلید الثانی السید محی الدین محمد الشاه عبد القادر جیلانی وسون ابیه وشیخ قطب
 العالم سید السادات الشاه ابی صالح وهو من شیخ السید موسی تنکی ووسون شیخ السید
 عبد الدهمون شیخ قطب العالم السید داود وهو من شیخ ابیه وشیخ الشاه السید موسی
 وهو من شیخ قطب العالم الشاه عبد الله المورث وهو من ابیه قطب العالم الشاه موسی الجوزی
 وهو من ابیه الشاه عبد الله المحض وهو من ابیه السادات جامع الربانی الحسن المتقی
 وهو من ابیه امام المومنین قدوة المعصن الامام حسن رضى الله عنه وهو من ابیه امام الیه
 سید التقی علی المرتضی کرم الله وجهه ورضی عنه وعن امه بضعه سید الانبیاء
 فاطمه الزهراء وهما من حضرت سید المرسلین خاتم النبیین شفیع المذنبین صلوا
 علیه وعلى اله واهلوانه واصحابه اجمعین واما انتسابه فی الطریقه المجتنبه فمن
 هذا الطريق انه لبس الخرقه المجتنبه عن شیخه ووالده قطب العارفين امام الاولاء
 الشیخ احمد العمري وهو عن شیخه ووالده العارف الشیخ عبد الواحد وهو عن شیخه کامل
 الشیخ اکر الدین موسی شیخه ووالده الواصل الشیخ غبه القدوس الغوثی الحنفی
 مذہباً ونسباً وهو عن الشیخ محمد عارف وهو عن الشیخ احمد وهو عن حمید الحق وهو عن
 الشیخ حلال الدین وهو عن الشیخ شمس الدین التکر وهو عن الشیخ علاء الدین
 علی بن احمد الصابر وهو عن اکمل الاولیاء الشیخ فزید الحق والذین المسود

والشهيد الشيخ وموسى قدوة الواصلين خواجه قطب الدين مختار الاوئى الكاظمي الطوسي
 وموردة العارفين قدوة الواصلين خواجه معين الدين السنجري الجبتي الاجمري وموسى الشيخ
 عثمان البارقي وموسى شيخ جامي خريف الندي وموسى الشيخ تودود الجبتي وموسى الشيخ
 ابي يوسف الجبتي وموسى الشيخ ابي محمد الجبتي وموسى الشيخ ابي اسحاق الشامي وموسى الشيخ علي
 الدينوري وموسى الشيخ هبة البصري وموسى الشيخ خذفة الغنوي وموسى الشيخ طاهر ابراهيم بن ابراهيم
 وموسى جمال الدين خنجر بن عياض وموسى الشيخ عبد الواحد بن زيد وموسى تاج الساجين الجبتي
 قدس سرهم وموسى امير المؤمنين بن ميمون المصطفى كرم الله وجهه رضي عنه وموسى حضرت سيد
 الانسلي حبيب رب العالمين الفقي المصطفى والرسول المجتبي عليه وعلى الواصلين الصلوة والسلام
 قال المؤلف رحمه الله تعالى في بيان من كان له من المناجح السلاسل الاخر اذ في سنة اوجها اشار
 الله المجدي رضي الله عنه في المعبر او المعاد عنه بانه بدأ سلوكه وبيانه مد النبي عليه السلام في السلام
 وهدى اصحابه السلام والمناجح العظام من الاقطار الافراد وغيرهم في المقامات والدرجات
 على التعيين وبيان اخذه علوم الدين من سيدنا خضر عليه السلام قبل عروجه من مقام الاقطار
 الى القوت وبيان تفاديه طرق المناجح بحسب العروج والارزول ولفوق بعضها على بعض
 اما في مصنفاتي التي انتهت عليه لانه السادس فلهذا انه صاحب شجرة والدة القطب الثاني
 الشيخ احمد القرني وهو صاحب شيخ عبد الرحمن البديخي الشبهو حامي عري وهو صاحب السلطان
 حافظ اوبهي الذي عاش مائة وعشرين سنة وهو صاحب شيخ محمود الاسفاري وهو صاحب
 شيخ اسعيف الدين المحب وهو صاحب محبوب رب العالمين عليه الصلاة والسلام والاصحاب
 اجمعين واعلم اني مصنف اسعيف من النبي في عالم الالهيته وقال في حكاية السيرة
 مقامات سيرة العارف على الهدى انه كان من اصحاب علي عليه السلام فخلع وكان

وكان عيسى يذكر في ملاه مناقب سيد المرسلين عليه السلام فقال ارفع حتى اراد فدى عيسى
 فقال عمر حتى صبح النبي عليه الصلوة والسلام فضاخ معه العيسى على الله عليه وعلى رسوله وعلى
 هو ايضا عليه السلام طويلا ثم عاينهم اظريلا وقال من صانعت كنت وفي رواية سبيع
 صانعتي دخل الجنة وفي روايه وخيت له شفا حتى كراه السعيد المعمر الحبشي اما بعد في
 فقه اجازة القطار المحدث امامنا المقام ومفتي بلد الحرمين الشيخ علي ابترى الحسين
 الشافعي ولا اجازة اصحبه من اصحاب الصبح بطون عديدة كفتاوى ورقه لا
 يطبقها براه الرسالة وسيدنا الشيخ روايته الحديث المسلسل بالاولى وسيد
 عال فلما تجد مثل ذلك في مطولات الفقه ولقد استجازة كبره انبه ذلك فحول
 من علماء الشريعة الرفيع منهم الفاضل المحقق الشيخ علي المالكي المذكور في كفاة التحرير
 القانين الشيخ علي الانمي المالكي المدي نراذ سما الله ترفا في كرامه وسمه مكره انه
 قال سمعت من شيوخي رواه في قطب اهل الطريقة والحقيقه الشيخ احمد العمري وهو
 اول حديثه عنه قال سمعت من الشيخ الصالح القاضي بهلول وهو اول حديث
 سمعت من لفظ سيدنا بقره السلف الشيخ المعظم عبد الرحمن بن قنبر وهو اول
 حديثه عنه قال سمعت من لفظ سيدنا دودي عبد القادر بن عبد العزيز بن محمد
 ومن لفظ سيدنا عيسى وعيسى الحافظ جارا من قنبر وهو اول حديث سمعت
 منها قال حديثنا والدنا الحافظ غراي الدين عبد العزيز بن قنبر وهو اول حديث سمعناه
 منه قال حديثي به جدي الحافظ الرحلة نقي الدين محمد بن محمد الهام شفي العلوي
 وهو اول حديث سمعت من جدي به جمع من المشايخ للاعلام اهلهم العلم من
 الدين الانساني سماعا من لفظه وقاضي القضاة ابو حامد المطري بقرا في عاينهم المفضل

المواد المغلفة وصرح العنان الى السالفة والتصنيف وهو ابن تسعة عشر سنة فكتب
 رسائل بديعة غنية بحجج الشريفة بغير مع تحقيقات غالية وتدفقات رقيقة
 وما ذلك الا بفضل كبره صلى الله عليه وآله وسلم الى علي بن خلفه ومحمد بن ابي الحسن في احوال بعض
 البشارات التي ظهرت من حضرة شيعته والذي يمجده للمالفة الثاني في حقه ثم استخرج
 في مكانه المذكور ما ذكر الشيخ بدر الدين في مقامه حضرات القدس ان البر اولاد
 المجدد الشيخ محمد الصادق الذي قال فيه النبوة المكنية فانه من اكابر الاولاد
 غنى سيدنا الشيخ اني سمعت من حضرت المجدد الثاني في حقك بشارات
 عظيمة منها انه كان يذكر يوم الاحد الايات العلمية الراسخين في المطالعون على
 امرار المقطعات القرآنية المشار اليهم لعوله تعالى لا يعلم تاويله الا الله وهو
 والراسخون في العلم ثم قال كوشف على ان محمد السعيد منهم وكان اذا برأى
 الشيخ يقوم من مقامه مع انه كان سيدنا اذ ذاك صغير في السن ذلك فقال لما
 اني سمعت من حضرت المجدد في حقه ما سمعت ما وقع في مقامات حواجه وسلم اليه خشي
 ان مجدد الالف الثاني قال سيدنا الشيخ لا تخونك بانك نعمتي فان اياك ابكر
 الصديق كان ضمينا لسيده المرسلين ثم انما ما نال وسبق من سبق وفضل جميع علمه
 غير الرسل والله وكان موعظه السلام كما ذكرني فرس وقال في حقه ما صلب في
 شئ في صدرى الا وصيته في صدر راي بذكرها حقيقة المجدد هي الله عنه ولقد
 سمعت ثمن البشارات من سيدنا ما نقله ايضا عنه رضي الله عنه قال قد اعطيت
 لك خلفه الخلق التي سماها صالحة مقام سيدنا ابراهيم على نبينا وعليه السلام
 وهي التي فوق جميع المقامات غير المحببة وقال سيدنا ثم انقلب معاملة

المخلدة والولاية الا ابراهيمية من بين يدي بالسجودية والولاية المحمدية على
 صاحبها الصلوات والتحية وسيايتك متين ذلك الغبارات والاية
 انما الله عز وجل ما نقل سيدنا الشيخ عيسى المجددي رضي الله عنه قال قد وقع نزول
 في ليلة النزل الاخير للنفوس المعنوية الشيخ عبد القادر جيلاني وكنت معكم
 رفيقا في هذا ما ذكره ايضا اني كنت يوم في حفرة المجدد فالتفت لي
 بالغبانية وشرني بقلبات عظيمة ورايات جسيمة حتى ان قال ما وصلت
 الى مقام من العروج والدرجات وكنت معي ردنيا ومزليا ما نقله ايضا
 عن المجدد رضي الله عنه قال لقد اظهرت على طبقات السابقين في عالم الملوك
 اي الذين هم امنون يوم القيامة مع الفروع الاكبر المت راينهم بقوله
 سميانه السابقون السابقون اولئك هم المقربون وتقول تبارك
 ان الذي سبق لهم من الحسنى اولئك هم المفضلون ولا سمعوا
 حسيبها وهم فيما استشهدت انفسهم خالدون لا يخرجهم الفروع الاكبر
 وتلقى هم الخلائق فوجدت محمدا السعيد منهم وكان رضي الله عنه نفي
 عليه عجيبا ويقول من سره ان يدخل مجلس الصحابة فليدخل على النبي
 هذا فانه منهم قال المؤلف رضي وسيايتك شواهد هذه الحقايق
 ما ذكره ايضا عن المجدد رضي الله عنه قال العجب اني رايت السلطان
 يستبشرون بذلك ما ذكر ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال ان الله
 قد رفعني على مقام كريم عجيب اعظم مما تحت هذه الارباب والمقامات
 متى ان وقع نقطة منه سيرا اعظم من قطع تام دائرة الامكان من
 الهوى

العرش الى العرش والافاق والافاق بل جميع مراتب الظلال والاصول
 بل الشيعون والاعتيارات من اصنافها مضافه كما وجدت فيه غير
 والاعتيارات المرسلين عليهم السلام الا قليلا من اركانها وكل على
 على قليل لو سمعت هؤلاء المنجيت من درجته فرأيت محمد السعيد في
 اليه ولا يجد السبل للدخول فتوقف سيرا ثم وثب ودخل ذلك المحفل
 العالي شأن عجب ما في المقامات ان سيدنا أحمد رضى قدس
 سيدنا الشيخ بدخوله في الولاية الاحمدية يفتح بها جميعها الصلوات
 والصلوات قال المؤلف عفا الله له يعني ان تسمع شأن تلك الولاية
 العظيمة وشان الوصول اليها وقد فصل رضى الله عنه كل ذلك في
 مكاتيبه العلية اما انا اذكره بطريق الاحمال فاعلم ان السالك المحمدي
 المشرّب ان يترقى من مقام القلب يقع سيرة في مراتب الروح
 ثم ان ترقى من مقام القلب والروح يقع سيرة في مراتب السر ثم ان ترقى
 من ذلك يقع سيرة في مراتب الخفي ثم ان ترقى يقع سيرة في مراتب الاغنى
 ثم بعد قطع هذه اللطائف الخمسة يحصل معارف كل واحد منها على حدة
 يقع سيرة في اصول هذه اللطائف التي هي في العالم الكبير والعالم
 الكبير عبارة في اصطلاحهم عن جميع الكائنات والعالم الصغير عن
 الانسان فاول ما يقع سيرة في العالم الكبير من العوالم المحمدية
 اصل القلب الالهي وفوق ذلك اصل الروح الانساني وفوق ذلك
 اصل السر الانساني وفوق ذلك اصل الخفي وفوق ذلك اصل الخفي

وفوق ذلك اصل الاخفى فاذا قطع هذه المسافة البعيدة لطريق السير
الى الله التي قدرها المشايخ بمسافة خمسين الف سنة وعلموا قولهم
نخرج الف ليلة ولروح في يوم كان مقداره تسعين الف سنة الا انه قد تم
ذكره في المكان وخصه به اول مقامات العتبات ثم ان ارتقى من ذلك فقد
وقعت قدمه في الله الولاية الصغرى التي هي ولاية العلي وهو السير فيها
في ظلال الاسماء المحيية التي هي رزق بين الوجوب والامكان وهي في
الحقيقة اصول اصول اللطائف الخمس فان قطع بفضل الله دائرة الظلال
ايضا فقد انتهى لولاية الصغرى وقد استبعد كثير من المشايخ قطع
الظلال حتى علموا بعدم انقطاعها مطلقا وقالوا ان منزل الوصول
لا ينقطع ابدا لا من حسنة غائبة داره بعد راسخ بآيات
بميردته مستغنى ودرما بمجان باقى وفيها انقبوا اما انقبوا واثبتوا
ليس خوف ذلك الا الذات البحت تعالى وتعرف حقيقة الحال قال رض ثم ان
ارتقى فوق ذلك بفضل الله تعالى يقع قدمه في بدانه الولاية الكبرى التي هي
بالهبة الى الولاية الصغرى كالبحر المحيط بالخمسة الى القطرة وهي ولاية الانبياء
عليهم السلام والسير فيها سير في اسماء الوجوب التي هي اصول تلك الظلال
وهي بها يحصل الغنى الائم ورواى العين والاشارة اساسا ومطلقا وهناك يحصل
التجليات الالفية الصفائية وتلك الشئون والاعتبارات الدائمة
وفيها يخرج المصدر وتطمين النفس وتبشير بالالحاد ثم ان يترقى
على مقام ان انتهى سيره ذلك وقطع دائرة الاسماء والشئون

ما رما انتسب الولاية الكبرى ايضا قال رضى الله عنه لما وصلت الى هذه الولاية
 وقطعت تلك المسافات ظننت انى وصلت الى المقصود ووطيت كل المنازل
 نردى ان ذلك كله كان تفصيلا للاسم الظاهر الذى هو محتاج لواحد
 يظهر ان عالم القدس والاسم الباطن الذى هو الجناح الثانى فهو على
 فان ارتقى من هناك ايضا بفضل الله تعالى تقع قدر فى الولاية العليا
 من تفصيل الاسم الباطن وسمى واليه الملاذ الالى على غيبا وعلهم السلام
 قال رضى الله تعالى عنه والذى يردى هذه السيرة فالتاىغى ان يظهر على الناس
 قال والفرق الذى من الاسم الظاهر والباطن اعظم من الفرق الذى بين
 العرس والعرش عظمة البحر المحمد من القطرة والاسم الباطن عبارة من الاسم
 الذى لو خط فيه الذات تعالى مثل السميع والعليم القدير انى ذات السميع
 والعلم والقدرة الاسم الظاهر ليس كذلك مثل السميع والبصير والقدرة
 ثم بعد حصول الجناحين والعروجات العظيمة فى المقامات والدرجات والقطاعات
 ذلك السيرة الولاية العليا معا لم يتبع الصفات والشئون والاعتبارات
 ان ارتقى بفضل من ذلك ايضا فته وقع سيرة فى كمال النبوة ومعا لم يتبع
 متعالى وتلك الكلمات بالاصالة لا غيبا عليهم السلام او بعض لكل نصيب
 منها بالوراثة والتبعية قال رضى الله عنه انه كما زارت الولاية التكملة بالانسية
 الى كمال النبوة كنبية الظل من الشخصى والشيخ فى الحقيقة ويعلم بالكتاب
 الصريح ان المقطع الذى ينقطع فى هذه السيرة اعظم من جميع الولايات السابقة
 تظهر حقيقة الدنو والقدنى وينكشف سر قاب قوسين ومعاملة اذ انى تم

الشان
 الولاية

كمالات الرسالة اعلم من ذلك مراتب كمالات اولي العزم اعظم منها
 كما القلب من البدن والعين من الراس ثم كمالات سيد المرسلين احسن علي وارثين
 النبي صلى الله عليه وآله وسلم والقبلة من القبلة ولا يسجل اليها الا المحض الفضل
 والاحسان الى محراب المحبة التي هي فوق الفضل والاحسان كما ذكره رضي الله
 تعالى عنه في كتابه الدرر المصلى انه عليه وسلم بحسب كل اسم من اسماء السادة
 اعني احمد ومحمد والوعين في التزليل مقام عليهما وولايته اخرى فالولايته محبة
 منها عبارة عن المحبة المحمديّة من المحبة وان كان الاصل فيها هي المحبة
 لكن بحوار الولاية الموسومة التي هي المحبة تحت التسمية بالولاية
 الاحمديّة كمالته عن المحبة الصرفة الحاصلة وهي مركز الولاية المحمديّة
 هذه الولاية تمامها افضل من جميع المقامات في ذاتها لذاتها افضل من الكل
 من حيث الكل فالقطعة التي ينقطع منها كذلك وهكذا ذكر رضي الله عنه
 في فضيلة علي السلام من جميع افراد العالم من الانبياء والمرسلين والملائكة
 المقربين والولاية منها بمعنى القرب لا ما تقابل النبوة فانها كما عرفت نقيت
 في الطريق وهي بالسبب من هذه الولاية التي هي عين النبوة كالد من الذي
 فالمحمديّة منزلة الحاصلة ومرتبته الخاصة لم يسبق اليه من قبل ولا ملك مقرب
 ان يشترك في تلك الدرجة العالمة وليس لاحد من هذه الولاية الا الافراد من
 كل خواص الامّة بالوراثته والتبعية بعد قطعهم درره الطلالي والاصول
 والشجون كمالات الاسم الباطن وكمالات النبوة وكمالات الرسالة و
 كمالات العزم الا ما اشار اليه العزم في الوصول الى الولاية الاحمديّة

لا تيسر الا بعد الوصول الى الولاية المحمدية والسرقي منها ولم ذكر عدد الواصلين
 اليها بل تحببت نحر انظها فلنظير من بينها حقيقة البشارة السابقة وقد
 ذكر دقائيق هذه المواضع مفصلة بحقائق عجيبة ومعارف غريبة وذكرها ملك
 ابن الحقيقة المحمدية قد ارتقت النجوم بعد الف عام من الهجوة من تقاضى الى
 الحقيقة الاممية واتحدت بها وبقى تقاضاها خاليا عن حقيقة من بعد نزول
 غس عليه السلام سيرة الحقيقة العيسوية من مقامها الى ذلك المقام ومن
 ومع هذا البيان وتفصيل دقائيق المحبوسية قال رضي الله عنهما لولا ظهور مقام الاسرار
 المقدس لقطع العلوم وريح الخلقوم فجزاير غيا به المقرب الى سلك طيقا
 واصفا سبلا موصلا في امة قليلة الى مقامات عظيمة ودرجات بماله كريمة
 سمعت واطلعت عليه في ما تشرطه البين بعد زمان سربا الغناء والقار والتجمل
 والمشايدات واخر مولد ايضا مما تابد وامس الواردات وتشرقا بالخط
 المشايدات كيف وقد تيسر في صدره خلفاءه واصحابه مل اصحاب اصحابه
 بقائه المراتب في الامسوج وبهذه الايات مما لا رب فيه كما راع على علم ومن
 نشاهد ليلنا ونهارا الحمد لله حمد الفراضيا مباركا كما تحببت ورضى منه
 ما نقله ايضا عن المجدد رضي الله عنه انه قال خطابا الى انك قد قطعت وسمعت
 وادبره اتقى مثل سيدنا ابراهيم خليل الرحمن علي بنينا وعليه الصلوة والسلام
 الايمان الايمان فانت الان معي في الانشآت وبسريرك في قسبي
 الشيم محمدي من اعظم البشارات من حضرت المجدد الذي انبأني
 في حق سيدنا الشيخ لان المجدد رضي الله عنه اني لا اجد على وجه

الارض احد اصل استثنائه الى جناب المقدس من قوله لا اله الا الله
 الارض واحد ايشر الى نفسه الكرمه وذا الاكصل الالعه التحلص جميع
 اللطائف والاخر عن جميع دقائق العزب الخفي وذلك لا يحل الا بقطع
 داره النفي المتعلقة بسيدنا ابراهيم علي نبينا وعلمه السلام ثم تسره بقطع
 تلك الدايه ومعتبه نفسه الطيبه لانه لا يكون استثنائه سيدنا الشيخ
 راجعا واصل الى حضرة الاخره يكون هذه من اعظم العبارات قال
 سيدنا الشيخ ثم وجدت متعلقا ما كان متعلقا به قد ساء له سره الاسمي
 من محلات المحبويه وغير ثامان الارشاد بالنسبه اليها كانه بقي مطروحا
 الطريق لمعاملات الخلق والولايه الابراهيميه وما كان منوطا بها فنتج
 اليوم كنسبه صلى الله تعالى عليه ما ذكره ايضا اني كنت يوما في حفرة الجوز
 قبل ارتحاله صلى الله عليه ففطر الى نظره وقال قد من الله على بان شرفني
 بالكمالات الصلويه التي لا تكاد يقر بعبارة ولا تشارب اشاره كانهما
 المعينه لولايته صلى الله عليه وسلم قره عني في الصلوه رواه (محمد والحكيم
 والبيهقي والنسائي عن انس في قوله الصلوه محرجه المومن ولعل الايه لا اما
 بقوله عليه السلام ارحمني يا بلال وكنت اما مالي في هذه الايام فانت نزيك
 لي في هذه الدوله القصوى والمعمره العظمى قال السيدنا الشيخ فحصلت
 بعد ليقينه محكمه البيان عرف حقيقتها من عرف من لم يدرك لم يدرك
 ولعن محمد بن وهب ولا ينطق لساني ما نقله لحيثما اني كنت في حفرة
 اذا البقت الى وقال انت قطب العلماء وانت وما ادرى بالعلماء الذين

تعبير

مجموعه

ابو كاسين

كما نسا بني اسرائيل وبهم الرسخون في العلم الورثون له حقاً ما نقله انفا
 الى كت في حضرته اذا التفت الي وقال انت قطب العلماء طلبة وما اورد
 ما العلماء الذين هم عن المجد ورضي الله تعالى اني نشرت بان خرابين ^{نحو} المودود
 تسعة تسعين اوجاد مع بالقي من الجوار الذي استعمل في الدنيا يوم انفا
 تحفل في يدى وانما يكون في حوائك قال السيدنا الشيخ لا بد من الجنة
 احد الاعد ان اضم في سجنه ان ما اشار الله قلت اما البشارة الاولى فقد
 سمعت من حضرة غير مرة اما الثالثة فسمعتها من اولادى المجدرة ومن ابي
 الصالح اسعد الدين محمد فعرصتها على سيدنا الشيخ محمد فرح فقال انا نسمع هذه
 القدسية صغراً وقد ذكر كثير من اصحابه رويهم ما يسهل على ذلك منهم
 المؤلف براه الله قال عليه السلام اذا اقرب زمان تم نكس روي الارسل
 المسلم تكذب متفق عليه فاعلم ان هذا من اعظم غرائب السيد سميانه على
 هذا الولد والوالد هذا بالية بهما الى صراط المستبين قال الشيخ محمد فرح وما
 الكمال فوق هذا الكرامة التي خص الله به الولد والوالد بها قلته المنية
 او لا واخر ما ذكره ايضا في مررت يوماً على المجدد اللدني الثاني فاذا
 هو بيكي غير مبقاك خلف معاً وهه محلبت عنده وقلت ارايتكم يا سيدنا
 ماذا بيليك قال ابيك شوقا للقاء سميانه فبليت ايضا وقلت كافي
 بكم رايتكم من نكرك وخرنت قالوا كان غيرك من انباس احب الي فليبق
 ان تقارنا على الله تعالى قلت لولا ان ابيك الداعي نفسي فقال
 لا تحزن فاقى اللدن للقواتى الشريسة والعواض البدينية ما المستطوع

ان اتوجه اليكم حق المعجزة وبعده ذلك كون موجها اليكم بالكلية انتم انتم
 ثم قال بعد حسن ذلك ما فارقني في مقام من المقامات والجمال من الكلمات فلما ان
 قضى كلامه وارتحل من هذه النشأة وبعث من جنابه غايات قلما راسل
 ذلك من جنابه حياته فقه كافي يخرج مع بدنه الطيب من روقه الشريف وبلغني
 في جوهرة دونه وتعامل معي بالبروز واللمون اخرى وقد طان نظره ثرا و
 واخرى تلامه وانفراج فحازا في علو استغفار واستنزله من تزاريره
 ويقربه ويوجب انساؤه في الشراخ وانفراج غالمها ما شئنا من المكاشفة
 والمكالمات وغير ذلك وكان منزلي بمقامات عظيمة متعالية واعلم اني رايت
 بعض الثبات متضمنه لاسم اعظمه لازم استتار ان تركته مخافة الافشاء
 وصلى الله على خير خلقه محمد وآله اجمعين في ارض بعض مقامات الشريف في تاويل
 بعض الايات المرمية لسيالوتنا وبه يسلك لاهل السلوك غير اجمال الغواش
 البدينية والقيود المشخصة للحاج غير الوصول الى المطالب اللطيف والغور
 بالسعادة القصوى بل لما ارتفع من البين ومن كاسف ورأى ما لم
 فصل بها الكمال الفاني من نفسه والباقي من جهة تعالى ينسفا فقهها كالارل
 السائل ثم لطيف باري وانما اضافة الى ربه والكان مبدئي فنيض كل احد اسمه
 الذي يرتبه لكونه محبوب ومظهره وانظمة بنية وبين اسمه مع انه قد يقع
 لا لا يشرك في كل الاسم بل هو الجادب المعقوض غالبا نفعيا تاما بعدد اسله
 بحيث لا يبقى منه شئ فيقدر ان ارض استعد له وهي لفظة التي فوق الناس
 عليها قلنا منسبنا قايلا للملائكة صفصفا مستويا الاستعداد ما عليها

الثالثة

نفسا

المقضي

من معالم التعيينات لا ترى فيها علوها يقتضية الجوار الأرضي ولا امتنا
 يقتضية الجوار الناري بل هو مبدأ اى حين نسفها كذا الكثرة متبعون اى اهل
 السلوك الى اعنى الالهى الى اصله فهو المحقق من الوجود الذى هو الاله
 الالهى لا يخرج له لا ارتفاع المراتب فليصل اليه ثم منه الى ما لا يبين
 التفسير بعبارة دلالاته باشارة كملت القول من ههنا واستغنى
 الواصل في الحق المحرر وحسنت الصورات للرحمن فلا تسع الا التمس
 امر اخفيا دقيقا ثم اى الى الوجود اى واذا كرر بك دالست اى
 اذا استولى الغفلة على ظارك فليكن دالما باطنك مع الله سبحانه خافرا
 وذلك ما يتصور اذنى الذكر فى المذكور تحت لاي معنى من عين ولا اثر وتبقى بقائه
 وحى كيميائية علم عليه فيكون علمه بالذكو حصويا دالما غير مستترا بالصورات
 الاستنار الالام للموصون الاتساعى وما لم يتحقق هذه الحاله لم يحصل حقيقة الذكر
 لان الشخص ما دام في نقص نفسه مستحضر لما مشغوف بهما لك وغشما
 فليس ذكره شئ الا عايد اليها فهو ذكر وعائده لهما مشترك في المعنى وان كان
 موحدا في الصورة فمن سبقت له الحسنى وادركه السعارة الالائية وعلم بالذوق
 ان كل شئ الا وجهه وارشده ساطعة ذلة واقفان الذات الى ان لا يجعل ذكرا
 حى المستهلك في ذلته وحقاقته تبرأ منه قائلا الى الاله والافلس وموجبه
 من انشائه الى الوجود المطلق بل الى ما الموجد ظلله واعتبار من اعتبارا
 اى وجهته وجهى للذى فطر السموات والارض جميعا ما انا منه المشرق
 ان صلوا الى ربى وحياني ومما فى يد رب العالمين وقيل هذا كاز
 بالنفس العادية ثم بمقتضى من اتاني مشيائته برولته ومن تواضع له

رفعه الله كما تحلى من الرزائل الرقمية يتحلى من بانوار العدم الصمدية
 ويمتلي اوجيته صدرها بالمعارف الالهية ويعرف به فهو العارف والمعرف
 الله بوجه الامر كله فاعلمه وكأنه المتشوق في قوله وقل عسى ان ينهين
 ربي لأقرب من هذا رشداً فان الرشيد الارشد ان لم ينس الجود الا هو
 وان لم ينس الا ظهور كماله في مرآة العدم ونصوره في مقابلاته جامع كونها
 على مراقاة الاطلاق وكون مرآة على رنأة العدم مع جمال صنع القادر
 الفعال على الارادة والتكوين في مرتبة المحس الذي لا يصادمه زوال
 الى الخيال الم تر يا محمد وما يظهر الالوهية والاسم الجامع لمراتب
 الوجودات الامكان الى ربك وهو الحاوي للمشوق الذاتية والاضافية
 كيف يظلم بدليل شيوته على الخالق الكونية التي هي البعديات
 المقابلة لها وصورته في صورة الوجود فتحت اقتداره في ارادة ما هو
 عدم تحت وجود امضا واعطائه في له احكاما واثارا صالحة سبحان
 جميع من النج والشار ولونشاد الجعة الى اطل سالكنا غير محدود
 فيبقى قول من قال باقتضار الشئون الشهيرة كذا لم يتم بعد الظل
 جعلنا الشمس ذات المتعالي علة على الرب او اطل دليل اللو الطاهر
 لاظهار دونه وما سواه يكتف بدحي العدم اقتراب امد دل اقتراب
 كدليل ما يدروى روماب سبحان من اختفى للثرة الظهور
 ولا يستتر في سرادقات النور ولعل اختصار الشمس لتصور لربها
 شعاعا واحتما به بحجب الغرة وكونه دليل عليه كاحجاب الشمس لصورته وشعاعا
 وكونها دليل وسبيل اليها والى كشف الاشياء ثم بعد الله وجعل الشمس

على دليل واضح السبيل اليه قبضناه الظل الناس فمنها سيرا
تعرية وتسليمه في معاينة الاصول اصلا فاصل لما نحن نحس
 وميت ونحن الوكون في تقديم الاحياء على الالهانية لشارة
 على لقدم اليه على القدرة اذ من اليمين ان التخلص من
 فيه والكثرة الوهمية الي فما حفرة الاطلاق لا يتسبب الا
 بعد معاينة اشعة من نور شماله وتلا الاكواب من نجوم محالة على باطن السال
 لتخفيف ظلمات العدم ونجى انار المسكونة على ذاته باعتبار لونها كما الي
 والعادة وتمحق قناوه بالسبيل ك ط هو الاغظم في تشخيصه ولقيد
 اذ العقول الاسمائية على مراقبتها استغناء عن التعقيد وانما
 ذلك موجبه التكاسسها فالا احياء والالهانية وانكانا متقاربين في
 الغيوب فالاول لا تقدم بالذات واليه من قوله نحو الى ثم تاب عليهم
 لسيووا وهذا التقدم لتجلى الذات ما خود مع بعض الشيئين وكان قوله تعالى
ونحن الورتون منشبه الى ما تفرج على الفناء الكامل من التجلى الذات
 بلا ملاحظة شي من الاعتبارات من ان التجلى الاول لتخليه لا اشرار للمفهوم
 لوره والجرح المحت والوجود المطلق النائي لحصول ما هو المطلوب في ايراد
 الاول لن بالجمله الفعلية الذاتية على المحدوث والثالث بالاسمية
 المتجزة عن الاستمرار اشعار بان الاحياء المذكور والالهانية لا كان
 مشفر عن على توبه غير ما في الواقع متقرا من حين لا اله عرض عرض
 وتخييل ط ليس من ش نما ان يعبر انما هو مشعرا بالدوام تخلد وارائه

المحسنة

المتجزة

الذرات فانه امر مستمر دائمى بوجود الالهى السرمدي بل هو الموجود المطلق
بل الوجودى يظل ظللا وسرا وقارت حلاله واد استار كبرائه فقا
شانه غم ان يشاء فى شئ من محاله ما هو مستهلك مغنيا فى ذاته وانما
الفعل المضاعف مع دلالة الحدوث ما دل على تكرره وبجده انا فانا
كقولهم يعطى زيد ويمنع فاد افاضة الاحياء والامانة دائما اذ كل فناء
يبرد قد يلك استولى سلطانيه عليه وانما ما يناسب تعرفه عليه
ثم يستعده بقبول محال خوفه ويسترقى من معاج الظلال الى
ملاج الاصول فيعدم قربان ورود الاصل انذار الظلال بعينه
ثم ذلك الاصل ظل من ظلال ارضه فيقال معه معاملة الاول بل
حرأمن ادرأمة الحنى وفاربا للهضر الالهى لمجود العناية القصور
وطلى مراتب الظلال واصولها بالاحمال ووقع معاملة مع انذار
القطع من ذلك حى كحياة لا يموت بعد واطلع فلتلها الاضلال
ثم بعد هذا ما تصدق صفاته وما كتمه احطى تدري واجل الاسباب
بالنفسية اليه كنسبة المتناهي الى غير المتناهي باعتبار وسعة الذات
فعالى ان الذى يحشون بهم بالغييب تاويله غايبى عن الفوارق
الشرة والتعنيات الوعيتة من لى انفسهم بالكلية لهم تعو
بلى يستعينا ظن العشرة اذ التلاشى مطلقا لما هو متفق
بالضيق الدلجى حلو غل محلى
او فقه تفرجكم بر واما هو اختفاء لما هو ظلمانى فى سطوات

البصيرة

البور المبين ولكن كان على السالك ان يعرف حقيقة وان ما فيه
 ما في قلبه مقابل الوجود الحقيقي عدم محض ولذا الخلق به الدجاجة
 العلى واجر كبير باعطائه تعالى تقابره الذى هو الاسم ومنه الى ما شاء
 ان يمدح بهم اى المحبوبون غير ادراك امر اذ فى اوليائه فى نفسى
 من خلق جديد كائن فى حق اوليائه بعد اياتهم عز وجل اصيل الطيع
 الشيوخ ^{الشيوخ} ائمة الهدى باحسانهم بالحكمة السابقة الدائمة
 رضى الله تعالى عنهم محمد وعلى والهوا ^{الهي} ائمة الهدى فى ابراهيم عده السلام
 الخافضة التى افاضنا بسيدنا الشيخ فى طائفة الحيدى الشريفين
 زينا با و ابا با ولكن لما كنت فى موسى ما سمعت من حفره على
 الرجب الله قليلة وفيها اربعة فصول الله اول فى و اردت
 بنده السوف المباركة من اوله واخره غير الحيدى وما بينهما والثنائى
 فى و ارد الله منه الفورة على صاحبها الصلوة والسلامات قال
 سيدنا الشيخ لما خرجت الى مرافق المشايخ للوداع قد بشرنى كلهم
 من نبي السفر المبارك بل وحزنت اشجار القيع واندابر النيا فى
 لودعنى وبشرنى فلما فرغ من زيارة مولانا الراصل الشيخ عجل الله
 وقصد زيارته الشاعر الكامل الامام ربيع الدين قدس سره سرى فيها
 فى الطريق اذ مر على قبر عالم كبير كبره فقال بان قبره مستلما بنو
 العلم والمناجاة فخصني حتى اشتهى الى امر قدولى من الله وليا فقال
 سبحان الله منها ملقة اخرى ولوانه عليه السلام قال لما تفر الغم

فى نفسى
 حق عده

الرابطة

وحلت الامتنان ارات وعلم دعوة صاحب البيت كثر الكلام في اختيار
 الطريق قال بعضهم طريق البحر اولى ذو غم اخوان ان يسيل البحر
 را حوط الى ان كنت يوما في حلقه الطهر مع الامصار از غلبيدنا
 انخر على نبالا وعلهم السلام يقول نحن في يدك غم طهر لي يوما
 في البيت يقول كذلك استفدت انه يدعونا الى البحر فاخرت
 ذلك قال قلما كنت اقر على قبر من قبور المشايخ في بلاد الطريق
 كان يشبرني بركة هذا السفر مثل الشيخ العارف ابي علي زفر الدس
 القلندر والولي الشهد الشيخ احمد اترك قطب الطوقه مويده الدس
 الرضى شيخنا خواجه محمد الباقي والفاضل المكل خواجه قطب الدس
 الثاني سلطان المشايخ الشيخ نظام الديني وسريع الدوليا
 الشيخ نصير الدين والشيخ الكبير صلح الدس سهروردى والواصل
 بابنده الرحمن امير النعمان والعارف الدلحي خواجه داسم الحيد
 وغيرهم من المشايخ اللماير قدس اسرارهم قال سيدنا الشيخ
 في الدسلى لما خرجت من العلمية الى زيارت مرقد الشيخ
 الدجل خواجه قطب الدس فاتحه اللغات قرأت وقلت
 ايه اوصل يدى نذرة الى الشيخ قبل ان اصل اليه فاصلا
 اليه الساعة فاستقبلني به من مقامه حتى ادركني
 على باب البلية وصحة عامل معنى بكى ان المودة وكان
 وكان عندي واراد من الدعزة قلت الله يلقى ايها

قال كيف التفت الى غيرك بحضرتك قال المولى عمر الدار سمعت
 سيدنا الشيخ يقول في هذا الشيخ والشيخ شرف الدين المذكور كانا
 اسدين في مقامهما وكان يعظم اسم الشيخ قطب الدين خد قال
 ثم زرت قبر الشيخ صلاح الدين السهروردى وجدت نسبة محمّدية
 منور المتابعة على صاحبها الصلوة والسلام وشعبه بالنسبة
 العلية المشايخ المقر من خواجها قدس سرارهم قال قررت
 صريح الشيخ نصير الدين وجدت نسبة عالية ممتزجة من اهل
 الدار اصل و وجدت له نصيبا من التجلي الذي قال ثم جئت
 على وقد الشيخ نظام الدين وجدت نسبة شريفة لعلّ قال ذات
 خط من المحبوبة وجرى بينه وعمر بيني معاملة غريبة و وجدت
 الامر حسر و سرور استغفر الورودنا عليه و اذيتة عنده
 بمكانه قلما رايت مثله لم يده عنده شجرة قلت وقد ذكركم
 فما جرى بينه وبين سلطان المشايخ قال اسمع ولا اسمع
 قال سيدنا الشيخ في اكر زيار لما ذهبت على قبر السيد الامير
 الامير محمد النعمان خليفه الميرد للالف الثاني انا ازل العرفان
 رايت ثمة انوار كثيرة بل وجدت المحلة كلها مملوءة بانوار
 و وجدت هناك ايات عجيبة منها استغنى من الدنيا
 حاجته وهو سلابه قصفت له قال التمس مني الشيخ الصالح
 محمد خان خليفه صاحب الطريقة والحقيقة شيخ محمد الحج
 ١

من استغنى
 من الدنيا
 حاجته وهو سلابه
 قصفت له

الجمعة
جمعة

خليفة المجدد الذي اذلف النائي رضى مقاماً فوق مقامه ونسبته مثوية
في ذلك حتى اوصى الى ذلك حكيم الله وكان علي بن من من مقامه
قال سيدنا الشيخ في الكواكب كنت متوجهاً على قبور بعض
المشايخ فطهرت كذا وكذا اسمع ولا اسمع قال لك الطرس
في بعض اولاده كنت متوجهاً اليه طهرت له نسبه اصلية
بلا كيف فيها اما اذ رايت ان السلطان ارسل اليه يدعوه في
غداً فخرج قال سيدنا الشيخ في السروج نوديت في حلة الفجر
في ذلك الا عظم عبد محمد انا طحا قبلنا ذله او قبل ذله قلت الغالب
عليه كسر النفس بحيث لا يقدم نفسه على غلة فحله الدماشار الله
قال يا فتى ثم اذلف بانك ترجع هذا المقام بعد عامين قلت فخرج
مخلصه من سماج هذه المكاشفة فرحاً به فلهذا الحمد قد وقع
كذلك قال سيدنا الشيخ في برهان نور لا اردت زياره فخره مجد
الذلي الذي اذلف النائي رضى مقاماً فوق مقامه ونسبته مثوية
على مساقه ولا فاني محصور صيته عجيبه ولا فاني خليفة زرا لانا
بوده وخلص تام ثم قال كنت متوجهاً على قبور بعض المشايخ
المشهورين فوجدت بعضهم كذا وكذا وبعضهم كيت وكيت فاسمع
وبعد تسمع قال يوماً لبعض اولاده لظفر عليك معنى الضمنية
لي مع حضور خاص من المقام الذي اذلف النائي رضى مقاماً فوق مقامه ونسبته مثوية
في ذلك حتى اوصى الى ذلك حكيم الله وكان علي بن من من مقامه

فبينما

فبينما هو

اذا اذن العيون

فما جاءه

اذا اذن العيون قال جاءه زمانه من نور

قط

وقد قال يوماني طرأ في المسرة عند بعض محرمي جرنده السابعة معاملة عظمه
 قال ارايتم ما ذلك قال استقبلني الكعبه المحننا من انهماها و
 الشقي تحت هذه الشجرة ينزل الى شجرة من التمر الهندي قال له سمعنا بالشيخ
 على المكس تحدث اليوم الطاف خطير وعمايات خاصه من الكعبه الربانية
 وانوار مجيبه مع اتصال بلد كيف ظهر شيء لا يحاط به العلم فكيف
 بالتكلم والعلم قال يوماني حلقه الفجر خطا بالي والشيخ محمد فضل الله
 بل شعرتم بما مضى عليكم قلنا لا ثم ذكر لكل واحد منا في الحلوه شيا فان
 الشيخ محمد فضل الله عا سمع من حضرتته قال لشيء في ماني وجهه بك محمدي
 المسرب وما ذلك على اليد بعزير قال يومان كنت متوجها على السيد محمد
 الباقر وهو من خلص اصحابه اذ رايت دائرة شرفه عظيمه كأنها
 سيف قاطع لا تخلي احدا يدخلها الا من كان محمدي المسرب صاحب
 زوال العيى والذرف من لم يوجد فيه واحد منها لا استطعها فاذا
 ان ادخله فيها وهو على طرف منها فتوجهت له لك حتى ادخلت
 فيها اخفاه وخفيه لعله قال وسمعه بتوجه عظيم فوق نظري على الولد
 الذخر محمد فخرج فوجده اسبق الكل في وسط الدائرة فوق نظري
 على الولد محمد فضل الله فرأيت في حوايلها مع منها سبعة ثمانية
 بها لكن ذكر الشيخ محمد فضل الله انه سمعني بعد دخولها قال فخرج
 نظري على الولد بدع الدرس وهو في الهمة وحده قريب لدار مشهور
 الساطن ثم قال في بعض اصحابه وقع نظري عليه فما وجدته عند الدار

قرهما والبعيدة حتى تحزن من ذلك فبينما أنا أدور في بيته
 لا أتش من طينته بيننا فانه ضمنى لك كما كنت أنت لو اذكر الازم
 ثم توج عليه غمت ذلك اليوم فظلم لظهور عليه نسبة في غايته الاصله
 بقيت على النسبة السابقة باله كرفال لما قرأت ختم الخواجا قدس
 لجوى الريح رايت السور الكريمة تسارعن الى حضرت القدس فخلت
 مكانه ليس لها حجاب من دون الله سبحانه لكن الرباط اثر الدجاجة
 لعله قال وظللت السنة القوم في ذلك وظفوا على الختم واهله غير الحق
 ظن الجا بليته فقلت اصرى على النبي عليه السلام اذ نصبت
 فرايته عليه الصلوة والسلام بحى الى ومعه سيدنا عمر رضي فقلت
 تعظيما واستقبلت الله وتعرفت بحاله فلما رايت عن حضرت
 غناية عظمه ورايت مكانتي بحجرتي في غايته القرب قلت في نفسي
 اليس لي من المنزلة في حضرت عليه السلام ما لسيدهنا عمر مع ان في هذا
 القرب نسبة الخيرية معه عليه السلام ايضا فقبل لي ولو امكن به المنزلة
 بعينه محصل لعثمان بن عفان وعلي بن ابي طالب رضي وما تفرقا
 انصبا ورايت في سيرة البدر كتابا قلت ما رسول الله مالي اراي
 في يدك الطولاء كتابا اليس مقامات حواجة نقشة قال مالي
 ان في هذه الايام في ربطا لمقتنا به اللطاب ففتح ذلك وقال
 يقول حواجة نقشة من توسل بنا في امر فلا يستعمل ولنظر لوما
 فان لم يحصل له فيوم من والاقلية فانه يفتح له فقال سيدينا

بحضرة

تجدد

في العبارة ان هذه الواقعة تجسوا بامور كمال لطف صلى الله تعالى عليه وسلم
 على سيدنا خواجه نقشبند وبنان في هذا الزمان عنائهم مصروفة
 لترويج السلسلة العلمية الخالصة بانه لا يسع لاحد ان يخطى في
 حقيقة سره واللا يتبعني ثباته وبانه لا ينس منس لوه ابد اقطعا
 وبانهم لا يحرمون مما يطلبون وبل يتقنون فطوبى لهم وحسب ما
 نعم تمت الرياح الطيبة وجرى المركب ما حسن ما يكون
 بعد يوم طمان لما نزلت من المركب ظهر تجلي عظيم من القدس
 وظهر ثعشان الوار الكعبه ثم حيث تمور بها القبايع والبوليا
 قال سيدنا الشيخ في محفلنا زرت قبر الشيخ علي الشاذلي وجده
 رجلا كبيرا فقلت والشيخ الضدل قال نعم لكن الشيخ الشاذلي هو
 جده رجلا كبيرا من طائفه اخرى وذكر بعض اصحاب سيدنا الامام
 بركاته اجتهده باستقبال العتبة المحمدية هناك يعرفون ولا عجب
 ولا بعد في مثل ذلك على مثل ذلك قال سيدنا الشيخ في الزمان
 اليوم سيدنا الخضر علي نبينا وعليه السلام يمشي في دياره ما زلت
 الى مرقد الشيخ اللجن مجد الدين الغرور ابادي صاحب القاموس
 استقبلني من مقامه وانا على مسافة بعيدة وصاحبي بمحبة
 وصدوقه تامة ووجدته ذا منزلة عالية قال سيدنا الشيخ في بيت
 القصة ظهرت اليوم كعبة الله بغايات بحمد وطهرت من حفره
 النبي صلى الله عليه واله وسلم ارض غايات كثيرة قال يوما

في الطريق ازي الولد الاحب سعد الدين محمد بالصالح منور الباطن منذ
 ثلثة ايام مثل اخيه الاكبر لطف الله محمد قال سيدنا الشيخ في المحبة لا تخيم
 القرآن الولد الاغفر محمد فرج في البرايه خرجت عليه عناءات كثيره من اللغه
 ومن خضره البني صلى الله عليه وسلم قال كنت متوجها على ابرزة وقع نظري
 على النوار بنده الديار الشريف والامان العظيم فرأيت اطرافها وصحاريها
 ممتلئة بنور الروضه المقدسه ووجدت نوره البن مثل الشمس طالعه على
 برء وجرى ودراخلها وخارجها ومثل القمر ساطعه على حجرها وشجرها ونشأ عنها
 دساكنها وانما مكارها وسدايد الطاهره تزيد في ضياءها وبها سهاها
 المعنويه ثم وقع نظري على الهنه مثل بحر ظلماتي ورايت صالحية كالحجرات
 في الافق وكما السراج المضيئه في الليالي المظلمه بعد ابعده فنبينا انما از
 وقع نظري على روضه المجدد الاول الثاني رضي الله تعالى عنه فرائها ممتلئة
 بانوار عجيبيه كأنها مقطعة من الروضه المنوره المصطفوية على صاحبها الصلاه
 والسلام ثم نظرت الى جماعة الاولاد الاخلاف فما وجدتهم خارجين من
 سلسلة ذلك الصالحين الذين هم كالحجرات ووجدت مسجدا وخانقا
 معمورا مضافي متميز من ساير الاماكن قال يوما كنت متوجها في حلقه
 الفجر اذ رأيت رجلا يعرض على بعض حاديت النبي صلعم لعلي ذلك
 رساله منه عليه السلام الي فممن بعد حملتها هذه الكلمات البدين اخرجون
 ديارهم وقطعوا فياضهم في عبادة عشرين في الحج حق علينا ان
 نترجمهم سالكين الى عيالهم قال يوما عند المسجد الجامع مشيت الى قبر من

النبين

القبر وقد خرج من هناك بل نوراني ولا قاني بانقطاع هذه وقته والبقعة
 مسدودة بنور بنار صل فلما سالنا اهل البلدة عن ذلك القبر قالوا صاحب
 هذا القبر من المشايخ المتقدمين المشهورين بهذه البلدة قال بمسند الشيخ
 علي الترابي لما التفتت فتم الحو بها قدس الامراريم فتمت انك تلتس
 لتسليس الريح والامواج قسرت فيه وتوجهت الى المطلب فما
 وجدت المسبلا ثم توجهت وما وجدت سبيلا ففطرت الى الحو بها
 فما وجدت منهم احدا حاضرا فزادني التحير فبينما انا اذ نويت ان
 يذاجوا رابعا صليهم والروضة وكركم ليس لغيره ان يكون ملجأ ولا سجا
 فتوجهت الى مشيئة العالي ظهرت من حضرة الطاف كثيرة انما
 جزيلة وقصبي الحاجة العروضة ورايت الحو بها قد حاجبين بوايين
 لحضرة البركة المتقدمة فقلت ايا سيدي الى التفت ذلك الحاجب
 لي غما فهمهم ولقد استجب لكم ما سالتهم وبقيت حاجتي مطروقة
 فقبسم ضاحكا من قول وقال ما علمت وطلبت الامارات له الخ
 ولذا التفت لم اجد سبيلا الى هذا التعم فتوجه لحاجتي نوحها اخبرني
 جاني بالمشي قال ان الله سبحانه قدس على بان سرفني لو ما بالزود
 بالاكيف بعنايات عظيمة والطاف كثيرة عجيبة كما سرف سيده بالمجد
 رضى من قبل ثم الهني اني لا انزل مثل نير الله افعال العاقل الرضي
 محمدا النعشينة والفتشاهات في كلام الكابر من قبل قوايا
 ثم استوى على نوراني وقوله صلعم ينزل ربنا تبارك وتعالى لكل مسلم

الى السماء اثم نيا حين بقي ثلث الليل الاخر رواه الشيخان وقوله نعم
 ثم بسط يده مع الرب تعالى رواه مسلم فذا بسط الي معرفة تلك الحوادث
 الا لمن خضع له بمرتبة عالية من القرب في الالهام فعليك بحسن لظن مع
 الطائفة العلية ولا يقع في شائهم فيكون من الظالمين قال (ذني احد المولد
 الا غرجه فرخ في هذه النسبة العلية وكان يترك عنده كمالا النبوة فاشار
 اليها قال سيدنا الشيخ لما زلت من المركب وقربت عمران جازان قلت
 كيف اذل العبد بلاذن واليه افاضت قبلي صاحب نعمة الحق
 القية و اشار الى قبته في القبور وقال تفضلوا وانزلوا فان البلد بكم
 والبيت بيتكم فقال بعض اهل البلدة معاحب هذه القية من خلفاء
 الشيخ على انشا ذلي قد قال سيدنا الشيخ في جازان قد ظهر البارجة وكانت
 ليلة سابعة وعشرين من شهر رمضان تجلي عظيم عظيم من راي عن اسم
 التجارب ورسم الاستتار وامتد المجلس فاحسب ذهل لكل واحد
 اهل المصلين حطم من ذلك قلت يا سيدي اني كنت اذراك عندكم
 وفهمت من جنتكم الزينة ان ليلة اذن قد ورد عليكم شئ عظيم ثم
 ذكر صحبتة عليه المباركة او يوما بعد اسرار غريبة ومعارف عجيبه
 متعلين بها قال يوما رايت اليوم في الحلقة بان قد ارسل عليا
 النيا افراس عجيبة كثيرة واعطى واحدا منها للولد البذر محمد فرخ
 قد اتصل بقدمي المسجد ورض فتوجهت اليوم ارضاني الحلقة الى ذلك
 فما ظهر اليكم فاني لم يرني مثل هذا الراس قال سابع بيت اليوم

الشيخ
 قال سيدنا
 في الصلوات
 ان راس النملة

سائر

في سر الولد الماحب سعد الدين محمد بن الخلف في الوطن نورا ما رأيت من قبل ذلك
 غلظه اولا قال بنيت اليوم في الجبل بستان الولد محمد فضل الله وكان في مرض
 فرا منه قال ان الولد الاعز محمد فرخ ما يتجلف عني في شيء من المفاياض
 قال كنت الملبدة وقت التمجيد في المناجات فتعدت السلطنة للوالى الصالح
 السلطان اورنگ زيب بالنوبة التمام حتى اهتمت باستجارت له وعود اس
 الكرمى السلطنة فحدث الله على ذلك قال يوما في الطريق لميسرة اني حراما
 لعلامة قلت لعل منها قبر صل فاستغفر له ورضي فحاطبى بعه الله في الطريق
 بان ودع هذا الرجل قلت بل انتم فقراء صور الضمى وودعتم قال لما استغفر
 ارايت نورا او سرورا عجبيا حصل له من ذلك في رثا بعضي وما قال
 يفارقتى حتى ودعه من هنا لك الاطال بيان الطريق عنه الاحد فان
 انت من المقامه فاقروا عليا صلى الله عليه وسلم فخلقه محمد واهل الجمع
 قال سيدنا الشيخ لما طفت بالبيت ونظرت فيه ووجدته نورا مبينا
 وسرنا كنونا وحقيقة منزلة عن شوائب العكوس والاطلال ناشئة عن
 اصل الاصول من حفرة الاحدية النجدة عن الشئون والاعتبارات
 مقربا معها الى نور الاموار وسر الاسرار وانكشف حقيقة قوله تعالى
 مباركا وبدي للعالمين فنطرت الى سر المسجودته اليه فانكشف ما كان
 المعنى محضت الى النقية عقيمة ومخالفة كرمته واتصال بلا كيف مع
 تلك الحقيقة المنزلة المعزاة قال ما وجدت ثم حجازا ولا اندرا ولا احياء
 وعلم بل كل شيء منها سميعا بصيرا الاحداث خالصة ووجدت اركان

اليمنى وان حقيقه عجيبه لذلك البحر الاسود عين الله بحقيقه اخرى بشان
عظيم ذلك البحر والبراب والاركان الداخلة والخارجة مع مقام
عليه و هذا ايجاز صور ومطابق لتلك المقامات والعالى وتبعد هذا
ما يدق صفاته والتمه احب الى الله واجمل قال وعصرت في البيت بحر اطل
لوا انما يحيط للدفاق وجدت نفسي فاشته فيه قال لما طلعت العرافات
رايت كثر من الناس غافلين غر حجاب الله سبحانه فمعظم مشغول بالله
واللعب وبعضهم بالشم فيما بينهم وبعضهم متوجها الى امور الدنيا وخلاص
مرضاته سبحانه فغلقت في نفسي كيف يتقبل الله منهم شيئا وهم مشغولون
عنه فابهرت في عالم الملكوت بان رحمة الله سبحانه تتجاوز سياهم ولا تعقل
لطف ربه لهم لدورات قلوبهم وليتهم والبصارهم ويظفرون تطهير الجدار
خشب الحديد بالنار وهم يفعلون مشغولون بغنايائه تعالى قال وجده
البيت مخفوا باستار الجلال الناشئ عن غناه الله ان الله غنى عن
العالمين والله يرى الناس ياتونه من كل فج عميق عراة حفاة بالانكسار
وان افتقارو يحولون حوله اما انى وجدت حقيقه واعية طائفة كذلك
قال كان يصعب على ان اجلس في المحيط في صورة بحر عظيم فاردت
ان ادخل اصحابى فيه فتوجهت لذلك حتى ادخلت بعضهم بعد توجه
عظيم قال وحصل لي في طواف اللعة الربانية تقرب ما حصل لي
ذلك التحليات ولا في الشاهدات قبل قلته هكذا استعنى قول
الله عز وجل مباركا وهدى للعالمين قال ادرت يوما خلف المقام

أما ما سمعت احدا ينقل عن احدهم مثل يا اشمعك ومنحت عليك غرابيه
 الاكرم فنعيم الله المسكين واباي من بابات السلف والخلف قال يوم ارات
 في الكعبة المشرفة امر جلني على ان اقول لها افضل المخلوقات فقلت لان
 افضل المخلوقات محمد بن عبد الله المرسل صلى الله عليه وسلم وظهر منها اني لما
 افضل المخلوقات محمد بن عبد الله المرسل صلى الله عليه وسلم وظهر منها اني لما
 فقلت لابل كما قلت فالت لابل كما قلت انما كان يظهر منها الا كما الله
 ثانيا وما كنت اظهرت او لا اظهر ارجس في الحرم تجر منها هذا العالم
 فقلت كلما اتى بدليل عارضتها وكنت اذا تاتيتني بحجها وقضيتها حتى
 بقي مني ومنها هذا المناظرة مدة مدبرة وكانت اذا دعوت عنده لم يدعوه
 وقلت رب جرمته الكعبة ترفعها الى السموات في الساعة وادفنت
 يا رب جرمته سيد المخلوق كان يشهد بها ان من كان تحت مرادها
 سلطان لا يناسب ان يلجئ الى سلطان اخر لكني ما كنت ادع
 المتوسل بحضرة علمه من الصلوة والتسليمات نعمتها واكملها الى
 انكنت يوم امواجه الكعبة ونبتنا هذه المناظرة فاحذرت اصرلي
 على النبي علمه الصلوة والسلام حتى طهر ضياء تلك الاله الجبال المحيطة
 علمه وعلى زنه وصحبه الف الف صلوة وتسليمات ثم طهر ما طهر حتى
 اني الكعبة تشر بغيره صديقي في رجبتي واسم سمي اسم اعلم حقيقة
 كما قلت يعني ان يتفكر من هذا العالم عظيم منزلة سيدنا
 الشيخ ومزور مكانه وضوي لمن ترسل هذا المغرب اللد الحى قال

قطرها في
 اما افصل
 المخلوقات

١٩ في بعض اولاده عنه الطواف كان يطهر نفسه في الحلو فنادى عيسى في الكوفة
 قال لا فرغت من الحج والنج حدث لي عرض شديد ووجع عظيم حيث
 تغذ الغيام والقعود وبقي مدة كذلك خمر فظهرت على يومنا نسبة كريمة
 وتجلي عظيم ما وزدت مثلها قبل قط لا في الطواف ولا غيره وشرفت
 مقامات متناهية ثم نوويت ان هذا الرض كان لاصل هذه الدولة العظمى
 ثم قال ان الله تعالى لما يريد لعبده منزلة وليس له من عمله ما يوصل الى
 تلك المنزلة فيلبيته بطلبه ويوصله به اليها قلت لعل هذا سراً أملاً الموفق
 بالبلدية العظيمة حول عهدهم لان منازلتهم الكريمة درجاتهم العظيمة العالية
 عن ان يكون حصولها باغنائهم وعبادتهم فلا محالة يكون ذلك بمنزلة
 هذه الامور يقتضي الحكمة العالوة والعادة الجارية ولذا يقولون بها فرحاً
 سدياً قال صلعم والحمد لهم كان اسد فرجاً بالبلاد من احدكم بالعطاء
 رواه الحاكم وابن ماجه ولهذا كان الانبياء اولي واجى بهذه الدولة ثم
 الاشمل فالاشمل فيمكن الرض علم حسب دونه فان كان في دونه صلابة
 اشته المبادء وان كان في دونه دقة فيستل على قدر دونه حكمة تخرج
 المبار بالعبادة حتى تترك لمشي على الارض وما عليه فطيمه رواه احمد
 والنخاري والترمذي ولقد سمعت سيده الشيخ في سدي ايد امراضه وهو
 اكبر ما يكون في الامراض بل قلما رايته يمشي على الارض صحيحاً فذكرنا
 امران غريب وعنايت عظيم من رب تعالى وكان يقول انها ملني بكمالات
 عجيبة وتزيينات عالية ويؤيد ذلك ما سمعت من حضرة الصوفى الرباني

السر الرحمانى الشيخ محمد المعصوم بقول كنت عند سيدة الشيخ في مرض من
 اعراضه اذ رايت ان النبي صلى الله عليه وعلى اله وسلم قد ظهر مناد معه
 اهل بيته رضوان عليهم معين بمقالون الشيخ مثل معا جلال له لعله
 قال ومنهم سيدة فاطمة الزهراء رضي الله تعالى وقال اني كلما التوجه
 لرفع ذلك المرض لم اجد شيئا غير الرحمة الخالصة والجمال البحت فلف
 ادعوله فخرج ذلك انواع الغايات من حضرة النبوة ومن اهل بيته
 سيما من سيدة النساء فاطمة الزهراء وسيدة ناهية بحم الكبري ومن
 خلفائه لاسيما من سيدنا وعبادنا محمد الغاروق صلى الله عليه واله وسلم
 وصحبه اجمعين قال جرى بيني وبين البيت معاملات غريبة لا ينظر
 على الناس قال يوما اتوني حلاوة اقيم من الناس شكرا فان برني
 تعالى تجلي لي اليوم ضاحكا وللمسجد على ذلك جدا كثيرا وكما يحب
 بنا ويرضى وقال بعض اصحابه اني استقيت من حضرة انه قال تكلم
 لي ضاحكا قال المواقف غفر الله له لا يكبر عليك مثل هذه الامور فان
 لما تاولا عندي قال سيدة ناهية يوما الضحك عبارة عن مقام الرضا
 وكثيرا ما سمعته في كلام النبي صلى الله عليه وسلم وفي كلام الصوفية من المشايخ
 اكثر من ان تحيط بها فاني وسور النظر بهؤلاء الاماكن كلها تكون
 من الخاسرين قال اني لما استعد المرض على كنت الخوف البت
 حيث شئت خارجة وراحتة مجردا عن البدن فقلت يوما عند
 ارفانه الله اخلصه والخارجة اني كنت مشتاقا لطوافكم اي مع هذا الصكيل

الجسماني فمقتني هذه الاوجاع والامراض عن تلك فرأيت قد توجهت
 الاركان اني ذلك ثم رأيت عيني وبين يدي عرفت منزلي هذا صور اقبه
 بيلين ويزن الى اللعبة الحنار فعل عظم تعب ذلك قال الشيخ محمد فرخ
 في القفارة بعد فعل تلك الصور صور ارضكم ومن يزين الى اللعبة
 بانها اخرتها من بدكم وبيلين تحزننا بفرأكم فقلت غريبي وقال بكذا
 نظير قال المؤلف بده الله تعالى كنت يوما عندنا الشيخ اذ دخل عليه قدوة
 العارفين الشيخ محمد المعصوم وقال كنت عند اللعبة المزمرة اذ دعوت لصحتكم
 ولدفع اراضكم فرأيت قد شاركتني في هذه الدعوى ودفعت الابداني
 معي مراتب الامكان كلها فذا فرأيت اني شاركتني مراتب الوجوب طرا
 من الشيون والاصول والصفات له لك حتى انتهت المعاملة الى
 الذات المحبت تعالت وتغذبت فيا كما لا اله الا الله والموعد له راست
 بركاتها قال يوما كنتم تدرون عندى ان اللعبة الحنار يقول للبنى
 صلى الله عليه وسلم لوم القيمة يا رسول الله اني لفت لروارى فاستفغ
 عنهم فقلت في نفسي كنت تخرجوننا راكضين واطرافنا شفاعة النبي عليه
 الصلوة والسلام فما به ذلك البني لعل الله يرضوكم الشفاعتين فينا
 احدث نفسي نعت فرأيتني في صعيد عظيم مع جنود من الجملداني
 رجمه كثير فقلت معنى ان الشمس رسول الله صلى الله عليه وسلم في
 هذا الرمة فاحذرت ان تجنسه عليه السلام فينا انا اذ رأيتني على نامة
 بدنيا عليه الصلوة والسلام قلت لا بد ان يكون سيدنا الشيخ

في موقع الحشر رديفاه عليه الصلوة والسلام او سريكاله في بعض الحالات
 التي صدقنا ان الرفعة العالية بما لو كانت التبعية لقوله عليه السلام من رافى
 فقد رافى الحق فان الشيطان لا يثبت في قوله صلى الله عليه وسلم اذا اقرت في الزمان
 لم يكن روبا الرجل المسلم تكذب وقوله عم الروبا الصالحه خير من ستمه وازيد
 خوار من النبوة مستغفات عليهما ولا يستبعد كون سيدنا النبي معه
 عليه السلام في مكانة العلية ودرجته الرفيعة فان ورثه الاباء عليهم السلام
 لا يخافون عن مقامات الكرم العظيمة والحالات العلية النبوية والنبوة على
 ذلك ما رواه السمعاني في الدلائل وارب عسائر جمع كثير عن سعيد الخدري
 رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ثم صعدنا الى السماء السادسة
 فاذا انا موسى بن عمران رجل كثير ادم الشعر لو كان عليه قصبان خرج
 شعره منها واذا هو يقول بزم الناس الى اكرم الخلق على الله وهذا
 اكرم على الله مني ولو كان وحده لم ابال ولكن كل نبي ومن تبعه من
 دسمة قلت يا جبرئيل من هذا قال هذا اخوك موسى بن عمران ومعه
 نفر من قومه فسلمت عليه وسلم على وحب لي ثم صعدنا الى السماء
 السابعة فاذا انا يا براهيم واذا هو جالس مستد طهره الى البيت المعمور
 ومعه نفر من قومه فسلمت عليه وسلم على وقال مرحبا بالذي الصالح
 قيل هذا مكانه ومكان الشك ثم تلهوا ان اولي الباس ما براهيم الذي
 اجتبعه هذا النبي والذين استوالا لبيت واذا يا مني شطرين مشط
 عنهم ثياب بيض كانوا القراطين مشط عنهم ثياب سود دخلت البيت

متفق
 عليها

نفر

واذا
 برجال
 اشتر

المعمور

ب

٢

المعمود وظل معنى الذين عليهم الثياب البغض وحجب الاخرون الذين عليهم الثياب
 الرمد وهم على ترفعت اما ومن معنى في البيت المعمود الحديث واعلم ان سيدنا
 الشيخ كثر اما اخرا بوصول الى بعض مقامات العظمة ودرجاته التي لا تحصى مثل انبياء
 رضى الله عنهم ما اشرفنا الله سابقا منها ما تذكره في الحاشية منها ما لا تذكره قال المجتهد
 رضى الله عنه والى من وصول الالهة وشركته مقام النبى الذى بمكانة فوق
 مقامات سائر الانبياء افضلية عليهم عليهم سلام فان وصوله ذلك التسعة
 لانا الاصلية وشركته مع علم السلام شركة الخادم مع المخدم ومن البذل الخادم
 الذى في مقام محمده وان كان ما قل من طعنه وتبذير من شرايبه الصغية
 لا يفضل على اخوان محمده الذين مكاناتهم فوق مكانته لان مكاناتهم
 بالاصلية وذلك تابع في وصوله الى تلك المكانة كوصول الهات الموصى
 رضى الله عنه في الجنة الى درجة النبى عليه الصلوة والسلام فوق درجاتهم جميع
 الانبياء عليهم السلام قال ما زرت قبر سيدنا محمد رضى عنه وجده تهاج
 عظيم الشأن كبرية القدر فاكر متنى بقضايا كثيرة قال لما خرجت
 من منزلى لزيارة الشيخ تاج استقبلني من مرقده حتى ادرني
 على بابى ورافقتني منه الى مقامه وصاحبني بمودة ومحبة تامة
 فذكر كمال المحال الماضية والحوالات الحاضرة فنبينا في الدار الدنيا
 قال قد ظهر من ذال الشرف واشار الى كمال في طين المعلى رحل
 نوراني وقال لي السفر الذي تريدونه مبارك لعل بهنا قبره فاخبر

دون

الناس على ان هذا النخل قبر رجل من المشايخ يزار ويصير كبري صلى الله
على خير خلقه محمد وآله وصحبه اجمعين قال سئدنا الشيخ في الخلق تمام حصة
حين افاق من حلقه العجز رايت لثيومي في جلعلم هذا نور اعظم اعظم على واد
على اهلها قلما رايت مثل ذلك عليهم النوار مثالية على نزار برسم كانها
صباره قطع نور نور على يهدي الله لنوره من لثا ورم الهمت ان يولد
هذا مثل يوم شريك والدك حين نودي في سره ان قد غفرت لك
ولبن توصل بك الى يوم سطر او بغرو سطر الى يوم القيمة قلت ليس في
اول بركة من حقرة اللزنية المتعالة ففسري للتبعية ثم لثري والحمد
على ذلك مما يحب ويرضى على سطر ولا نسفك معنا من عجايب المعاني
المجد والملائكة الثاني وهو ما وقع في مقامه رضى انه كان يقول من دخل
في طريقنا ونوسل بنا او يتوخل ويتوخل من الرجال والنساء بالوسط
او لغزنا الى يوم القيمة كلهم قد عرضوا على اسمائهم وانسابهم وسمائهم
ووبرالهم فان شئت اذكر كل ذلك حكيم الله تعالى والاعجب من ذلك ما ذكره
في المقامات انه رضى قال الهني ان في الجنة قد بعثت الرسل والانبيا
عليهم السلام وكوشف على اسمائهم وسمائهم ووبرالهم ومقابرهم وكوشف
من تبعهم من الناس ولا يطهر النبي للملوك رسول الله من ثلث سبع
وكان من يمشي في اصحابه بعض قري يبعثهم ومراقبتهم الطيبة ويقول
يرى على قبورهم انوار امثلة لاله قال المؤلف من لا عجب في مثل

مثل ذلك نفخنا الله قال في البدر ما أرحب إلى مقابر الشهداء وأنتظر
 وجوانبها ممتلئة بنورهم كما غابض في أفوارهم على حراهم مثل النواير فلما
 رجعهم وطلبت عندهم انكسفت على حديدتهم وترزقهم وتفرحهم كحالنا
 لا تحسن الذين قتلوا في سبيل الله أموالا مائة أضعافهم من رزقهم في جزير
 ما أرحم الله إلا الله طهر منهم الغنايات العنارات قلت أو يكون معني الله
 يوم القيمة معكم أمنا قالوا لا انك لمعاد لك اليوم ما موناكم من نجاتك ولله
 الأكر الشيخ عبد الله بنارة حميدة فلما خرج من عندهم ومضى إلى منزله انشأ
 بنمينة إلى دار تحت الجبل وقال لي منها طلبة عظم كان فيها الباب
 من بابهم فقبل ثم قلت البدر قال يوما في خادمه الصوفي الصالح إلى الله
 دخل في سلسلة الأولياء قال يوما طهرت لهم أم الخلد من نسبه تهاجر
 بغنايات كثرة وما أعظم شأنها ومنزلتها فهي يوما إلى كتبت متوجها
 على نسبه بعض مشايخ الزمان فوجدتها كبيرة الشأن في الحالات
 الولاءية أما في الحالات النبوة فكل ذلك لكن وجدت نسبه رجل يعني
 نفسه الذكر فيهما أعظم شأنهما أو كذا الاستفدت من حضرت المجدد
 صلى الله عليه وسلم من قبل قال يوما أن المدينة المقدسة ترى من هناك
 لم تصقا ما العرسى للذكر فيسمان الله ما أرفع قدره وصلى الله على
 علي خير خلق محمد وآله وصحبه أجمعين فقد سجدنا إلى النبي ما دخلت مسجد
 النبي سيد العرب والعجم العجم إمام مكة الحرم مجازي إنسان القدم منيع العلماء
 والحكم معدل الجود والكرم مع الله على الله وسبحه وسبحه تحية المسجد

عند صلواته فاذا اناب من حضرة علمه السلام العجل العجل فاما منظر اول النك
 فالتك الصلوة واستغاث الله ووقفت وخصه ووزيت حضرة سلطنة ملك
 العقول عن فهمها وسدة عظمه تجزيت الاوامم في درهما وهو علمه الهل
 والسلام في سرادقات الجبال على عرش الجاد والجلال كحیوة منها حیوة
 الحیوة غیر محتج بشی اجل بکذا ایغنی ان یکون حبیب الرب العزة
 والحجوة ومصطفیه من الملك المکوت فقلت ما عاقل کب ما جرى بينه
 وبیک قال جرى بيننا ما جرى لا یعبر ولا یشار کما اذا وفد غریب الى قطع
 بوادی بعیده وطی فیانی عمیقہ الى سلطان عظیم الشان فی غایة
 الکرم والاحسان وقی بهاسه الملطف والامتنان فما یفرض علیه
 من مواید نعمه قال وجدت روضه النبی صلعم تیفر وتباهی علی العرش
 والکری کیف لا انما العرش والکری واللوح والقلم واقطار السموات
 والارض فطرة عن محیط ونقطة من لونه الکریم علیه الصلوة والسلام
 آت برکز دور مفت جدول کرطاب سین و موج اول مصلح
 سید کوهر او معراج ستار فابرز او ارواح بخاری از دماغش
 اشباح و خانی از جواغش هم مطلع اول سبائی هم مهرج
 اخرباعی ملک نفوسه روح از بهارش ملک نقش دو کلون
 از فکارش آسوار بزل خرمنه او محراب ابد بدنه او راوی
 ز ناز بر منیش دامان ملک در استیش صد باغ بهشت
 در میمش صد اطلس جیح در کلیمش صد صبح بهار در جیشش

صدقة من در استیش جملہ ناکہ لائیکان فضائش تعلیم و کون
 زیر پایش در صید جهان سوار جلالک او بخشه فلک بفرک اللهم
 رب صل وسلم و کرم علی نذر الرسول الکرم ذی الخلق العظیم و الصلوة
 المستقیم صلوة ربیة بدو امکت یا قیه بقا ملک الوصیة و نبوة ملک
 قال شایسته من سیدنا الی بکون الصدوق رضی الله عنه غایات
 مالم توقع مثلها من جنابه و لدنک من سیدنا و جدنا عمر الفاروق
 رضی غایات خیره والد کرم محمد علی ولد غریب قادم من سفر بعد باختره
 فی حجره و لعانقه و یقبل عینی و و جرت سیدنا عثمان بن عثمان و
 سیدنا علی ابن طالب رضی الله تعالی عنهما حاضرین فی محفلة الشرف
 بل رایت الصحابة کلهم مع جمعی من عمده علمه السلام و و جرت سیدنا
 سلمان الفارسی لطیف الطیف و ایا نور و بركات عظیمه قال لما فرغ
 من الزیارة ما جئت بحاجه الرسول صلی الله تعالی علیه و اله و سلم اللهم
 ارزقنی بطفیل نده الزیارة ما رزقت اولیاءک متفرعا قبیلتنا انا
 او حاتی خطاب لعقاب بانک اصبحمت عنه خاتم الرساله سیدنا
 ثم ترجوا ما عند الاولیاء مستقیم کون الذی هو اذن و الذی هو خیر
 فلا یکن متمناک بعد الا ما فی نده المحضرة البعله العالیه قال قد
 غلب علی هذا کسبة البروز المون من جفیه سیدنا علی بن ابی طالب
 علمه و علی الله و سلم بانه تامة بحسب کنت اجد الصلوة المرسله
 علمه الصلوة و السلام لعلمه قال و انتم غار الصف المرفوعة عنه

راجعة الى وما كنت ارى على نفسي الا الشيا ب التي كنت احذر عليه
 صلى الله عليه وسلم فتفكرت يوما في ذلك فكنت تدعى محمد المحي
 سبحانه وهذا يحل بها فماذا فإلهت ان هذا ثمرة جمال المحبة سبحانه
 فإني كنت فقلت يا سيدي اما اعطيت لكم من حضرة المخلقات قال
 اما استفدت من يعطيها ففهمت بما يشعروا وسكت قال لا بد خلوني في
 علمه السلام مع العقدة والدمول مل تادبوا با حسن الاداب وراغبوا
 غنمته ثم سلوا عليه من بعده فانه صلى الله عليه وسلم في حاضر قطع على
 صلواتكم وسلامكم قال عليه السلام من صلى على عمه يوقري سمعه وادبته
 في الشعب عن ابي هريرة رضي الله عنه ان عيين حتى ينظر الى هذه الدقائق
 واني لا اري من علمه تسليم علمه من بعيد مع المحبة والحنو فخرج
 الى القبول ونفاض مع العريب ولعلوا الى لا اري غير الصلوة عليه
 مقبول عند كثير من الدوقات في روضه عليه الصلوة والسلام قال
 كاتي ظهر لي هنا حقيقة قول المجدد بوض في وسط الغيرة تقع من البين ارسا
 ونظفا فان الحال هو حقيقة الحال وهي التي لا واسطة لها فان الحرة
 حقيقة مع تلك الحقيقة فهي الرضا كذلك في علمه هذه المعرفة انهم يعلم
 من ان الدماء على نبيا وعلم الصلوة والسلام مع رضاء الله وشبهه
 يتجسسون منها فغير ويتبعون الدحول في ارضه وذلك اطلب العلم
 مع حقيقة علمه السلام فانهم رفع الحجب والموسيقى من البين الصلوة
 ارسا الدائرة لا بعد الوصول والالتزام مع تلك الحقيقة التي

هي حقيقة الحقائق ومبدأ الخلق وهي إلهان الظهورات ورسن الحقيقة
 كما ورد أول ما خلق الله نوري ذكر في خطبة الشواهد فلو لا ما خلقت
 اللذلة والعار ظهرت الربوبية وتلك الحقيقة هي الحقيقة التي هي
 انتم عينه اليه في الحديث للفت كانت تزاخفا فاستلني ان عرفت
 فخلقت الخلق وذلك الوصول والالتحاق لا يحصل الا بعد الرجوع في رمية
 ومتابعة وراثة على الصلوة والسلام وهو على مراتب واقصى الدرجات
 لا يتصور كماله في نفسه ولا يتحد مقام وراه وبهذه المنزلة العظيمة كان اهل
 بيته اللاتمة خرامته وصاروا كغبار بني اسرائيل وان كانوا اى الواصلين بهذا
 الوصول والالتحاق اقل قليل من خواص هذه الامة المحرومة المتبار عليها
 على ايامها الصلوة والسلام والتحية قال رابع سراج الامة امام الامة
 الامام الاعظم ابا حنيفة الكوفي رضي عني فحي بالعباد العربي في روضة
 المشرفة ذلك محي السنة النبوية منور الله المصطفوية الامام الحسن
 محمد بن ادریس الله افزع ربح علمه ثيابا لطيفا لطيفا بالعباد العربي
 ورايت امام المقام المقدس مالك بن انس والامام الاعلم احمد بن
 حنبل وامام المحدثين محمد بن اسمعيل البخاري مع اية حاضرين مناه
 ووجدت منارهم بهذه الترتيب والى اعلم قال احب عمالي افعلا
 وخلصوا في حرمه صعد اليه وسلم نزل من على حضرة السلطان وهو
 مستوجه علمه وناظر اليه بلا حجاب قال يوم اريته في الروضة المطهرة
 عنده رسول الله صلى الله عليه وسلم اذ حط بالي سوء معاملته رجل في الجنة

اقصى حلقى تذكره حتى شئت الى عتاب القدس مستغنيا بحسب الله
 احكم منها بالقسط انه قد ادنا لغير الحق فطعم من نعم الغيب انظر
 ليعتصم اليه امر اكان مغفولا نعم ان امدرزدو ان مقام باءد وكنال
 برکه در اقامه ابراقا قال كنت يوما في مشرى مع البطاليس حلقه
 الذكر فاذا انا بنظر منبر عظيم عجب انقل من محط الاعظم عليه
 وعلى الله وصحبه الصلوة حتى جازهم وغشيم بحسب اخذ كل احد
 احد منهم خطا فدر الاستعداد وكان ارجح الكل الولد الاعز
 ضغفه الله محمد فرج قال يوما نظرت الى مشايخ الطريقة في روضه
 علمه السلام فظهور استغفرين منه بملين في حجاب علمه الصلوة
 والتحية غير متوجهن الى غيرهم وزيد ورايت ايامنا العارف الكامل
 حواجه نقشبه قد تم في الحسن غايته واللقا في صفوف المقربين
 قال يوما احب الدعوت في روضه النبي عليه السلام مقبوله كلها متج
 مثل فلن الصبح واحبه علمه الصلوة والسلام شرا كافي الجماعة كلها معنى
 المتداني والاول قال يوما خرجت من الصف الامام الامام للماوراء فرقت
 الابادي للعلماء او تفصل بيني انا خارج من الجماعة فنويت ان
 دعوتك في دهمي برايت القبول والاجابة قلت كيف لا وقد سمعت
 يقولت احبه علمه السلام في التامين قال يوما حيث في روضه
 المنوره ابو حفص بن القيس الهادي كما شرفني ومن معنى من الدنار
 المحمدية حتى اخذنا فيوضا وبركات استسيت ادعية صمد ورا

بالاسرار فلا يحكم الذين اخلفناهم في البلاد والاوطان من انوارهم فرأت
 قد انقشبت الانوار من حضرة عليه السلام مائدة مائدة فغشت الذين
 ذكرتهم في المناجات قال اني يوما البست في حضرة النبي صلى الله عليه
 وسلم فقال يا رسول الله ان ولد محمد فرج قد مال غطاس النمل للنبه على
 طرف من الارض ان من له الدهر فانه عليه السلام توجه له لك توجهات حتى
 رجوت الاجابة ثم دعوت لولدي سعد الدين محمد فجادت حتى جاني
 العسري او قال ظننت الاستجابة فيه الفيا وقار في ولد اخواني كنت
 في ارضه المقدسه وهو معي فبما نحن اظهرت من حضرة عليه السلام
 عنايته خاصه في حقه وبقيت مرة كذلك فالتفكرت يوما في ارضه المقدسه
 اني حزينه البقعه المباركه كيف يكون في الحارات بمعنى ان يكون مع
 رسول الله صلى الله عليه وسلم في الاحياء فرأت ابرار ارضه المقدسه تسببت
 وقالت بلى انساب الجوارات بل نحن روحانيات قلت يزيدنا المعافيه
 حسنا ما ورد في الحديث النبي انه اسلم لرض مدينه ولتمتبتك على معرفته
 شريفه من معارف مجد ولا لفظا لما في رض فاعلم انه رض قال ان الكفر
 والاسلام كما يوجدان في النفلين يوجدان في ارضي كندل و القوي ايضا
 لكن لكل ضعف من المخلوقات احكام عليهم ان يخافوا ان يزداد ذلك
 رض اذا سئل بارض نذر حقاني تلك للرضي كنفه واسلمنا و يوزن ذلك
 ما رواه احمد والترمذي وغيرهما عن ابي موسى رضي عن حال سئل رسول الله صلى الله
 عليه وسلم يقول ان الله قد خلق ادم من قبضه قبضها من جميع الارض في ارض

بنو آدم على قدر الارض منهم الامم الا بيض والاسود والعسل والخزن
 والحيت والطيب ما رواه الطبراني في الاوسط عن ابي عيسى انه
 قال قال صلى الله عليه وسلم ^{رواه} اجد هذا عجيبا وحجبه على باب من ابواب
 الجنة وهذا هو مفضل ويغفره وانه على باب من ابواب النار قال
 بعض المحققين من الصوفية ان دعوة النبي عليه السلام كما انها
 للتقليد كذلك سائلة للجمادات ويؤيد ذلك ما سمعنا من قول النبي
 عليه السلام انه اسلم ارض مدینه عظمها الله تعالى وما ذكر في شأنه النبوة
 عن بيضا انه قال كان في اليمن ما من شرب من ذلك مات فاسأل
 الله صلى الله عليه وسلم ان الناس اسلموا فاسلم انت ايضا فاسلمت
 ايضا فاسلمت ذلك الماء فكان اذا شرب منه احدا ضده محجى فيه
 والاموت وخمان دعوة عظمه السلام للتخلي الى الحق ثمانية كذا
 دعوة متابعه الكاظمي لقوله تعالى قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة
 انا ومن هم اتبعني لكنهم ارجعوا في الحقيقة الى دعوة النبي صلى الله عليه وسلم
 وكما ان دعوة عليه السلام عامة للتقليد والجمادات سمو ذلك دعوة متابعية
 الوارثين لكنهم في الحقيقة ارجعوا الى دعوة النبي عليه السلام مثل
 دعوة رسول عيسى عليه السلام واستفدت عن بعض كبراء اصحاب السدة
 رضي الله تعالى عنه (الذي) البيادى الموضع كانت تؤمن وتسلم بين يديه
 رض وذلك تقال الوراثة والمتبعية وذمت طائفة عن الصوفية الى
 انه الكفر والاسلام يحصران في التقليد وما سواها على يد ذمتين

غيره

الحج

به خدائيت شوى ما محمد على ذلك عن ظاهر النصوص وكيف رُود الامتداد
 في العير والفرقة الذي هو نقص رسول الله صلى الله عليه وسلم على ضلالته حيث قال الله تعالى
 الساعة حتى يقاتلوا بين المسلمين واليهود فيقتلهم المسلمون حتى يحتجبوا
 اليهودى من وراء الحجر والشجر فيقولوا لا نجو بالشجر يا مسلم يا عبد الله هذا اليهود
 خلقني فنيكف فاقم له العزلة فانه من الشجر اليهود رواه مسلم عن ابن عمر
 رضي الله تعالى عنه وانه ذكر في شرحه الاسلام انه عم قال في الباقين
 انما اول شجرة امت باعد فلوكان كلسي على يد ابيه وبنه ثم انقسم
 التجميد من مواد الله عز وجل والمجدة رضي الله تعالى عنه في مائة العالم كهيئة
 الحادة وكهيئة خلق الجنة وما فيها مذهب خاص بعبدة وكهيئة
 كل فن متبعين وذلك من مذهب ومبشرين في كيانهم العلية ومبشرين السريعة
 التي اريد ان اذكر مذهب في مائة الجنة وثمان ظهورها بالاجال منها
 ايضا فاعلم انه قد سمر يقول ان الجنة والجود والنصور والاشجار
 والاهرام والولدان والاعلان كلها مهورات الاسماء الالهية التي
 هي مبادى نعنيات الخلق في حجاب وعظمت فمده اكل احد طهر
 في تلك النشأة بصورة الجود والنصور وغيره وانما الاسماء
 الالهية تفاوتة بحسب العلو والسفل والى الجنة وعدم الى معية
 كذلك الخبايا التي هي نظام تلك الاسماء المقدسة وخلق قوله
 صلعم من قاي سمين الله العظيم وجمدة من خستة خلق الجنة
 وقوله من اسمها سبحان الله الحمد لله والاله الله الله الله

رواهما الرندي على ان المعاني النفسانية التي ظهرت منها في الصورة
 التسبيح والتمجيد تظهر في تلك النفس اذ الصورة الاستبصار وغيرها ونظير
 هذا ما ترواه ابن حور واس حاتم واليهما وغيرهم فغن على ابن ابي
 طالب رضي الله تعالى عنه محقق قوله تعالى ويسألونك عن الروح الاية
 قال هو ملك فخر الملائكة له سبعون الف وجه لكل وجه منها سبعون
 الف لسان لكل لسان منها سبعون الف لغة يسبح الله بذلك
 اللغات كلها كل يوم السبعين كل تسبيح ملأها طير منها الملائكة الى يوم
 القيمة قال رضي فالتسبيح تلك الاستبصار والانهار عن التسبيح تلك
 النفسانية وهذا كان محمودا برضا وندوة اليه بخلاف نعم بده التشاء
 فانها حالية غير ذلك المعنى ولذلك كانت مغضوبة ملعونة مشهورة
 كما اجتره الصادق المصدوق صلعم ويسند على ذلك الكشف في التفسير
 وقد فصل رضي في هذا المقام تفصيلا عظيما مع تحقیقات عالية عند
 بيانه سرها محبته سيدنا يعقوب مع سيدة نازدة على غلبتها وعلوها السلام
 بانهارا جعفي المحقق الى الحق تبارك وتعالى بخلاف ما روي في
 بده التشاء في غير من على ذلك الكشف والالهام والمقدمات
 النفسية الرواقية والاشتم من ذلك ما سمعت عن كرام الاحبار المحجدين
 رضي الله تعالى عنهم ان كان بعض مقامات اهل الجنة وشأن
 معيشتهم ثم تحت التفاوت في الاماكن واللباس وغير ذلك
 كما كان بعض مقعد صدقة في الجنة المحنة وقربه من النبي صلى الله عليه وآله

نظر من الملائكة

مقعد

وتفاوت

واخراج الناس عن النار وكان يسمى بعض من يخرج عنها وبفصل عز ذلك من حوال
 البرزخ الاكبر والاصغر وتعين مقام في روضه قبره وقبور بعض قبور اصحابه وقد
 بين روضه قبره ما ذكره ولا يحيط به في بيان ما كان يقول الكلمات التي يترد عندهم
 اعلى مما هو في اليقظة والتي تراد عنه الموت احسن سبها والتي في القبر اعظم منها
 والتي في الجنة اكرم من جميعها طر اقال المؤلف لو ذكر كما سمعت من معارف المجدد
 رضي الله تعالى عنه من احوال ملك الموت اربها مكمل الانقلب المتخلف مطولا
 والمجمل مفصلا فاولى ان اصراف الغنان نحو التحليص مطلقا واولى ما
 وان كان القليل لكن لتفصي كافي للعليل وتوضيح ثبوت للعليل الا ان شاء الله
 العزيز المقدر الجليل ولا تكسر عليك رتبة الكلمات العظيمة والعلوم الاحمدي
 من مثل هذا المقرب اللطيف في هذه الامساك له المحمودة في العمود والابواب
 وبعده راي في التفسير السبوطي في فضائل نداء الله المنقولة عن الكتب السالفة
 وغرر الانبياء العظام عليهم السلام اخبار كثيرة بطرق عديدة منها ما رواه الشيخ
 واس الى حام وعبد الله بن عتبة بن ابي طالب محمد بن قيس موسى عليه السلام
 يا رب اني وجدت في التوراة لغت قوم حكما علماء كاروان يبلغوا بفهم
 حتى يكونوا انبياء منهم قديس اسمهم ابراهيم موسى انهم اشد العلم الاول والآخر
 وانما ذلك للوارثة الكبرى من الرسول المصطفى الذي دني فغدي فكان
 قلب قوسين اوداني والذي علم علم الاولين والآخرين وما في صحيف
 ابراهيم وموسى عليه وعلى اله واهل بيته الصلوات والتسليمات والبركات
 الغلى يقال يوم ارباب جميعه المسرفة وكفوفه لسرادقات الدنيا والجلال

دار روضة المنورة بمجتمعة باستقرار الأئمة والجمال زاد بها الدهر ترفيا وتكرما
 فما جئت وحياه النبي صلى الله عليه وسلم الحي لا تعط السلطنة والهدى
 في دنيا رزق الطال فتان بروج البهجات وليكن المياد تيمم غيرك اربابا
 من المفسدين ويتبع سبيل المفسدين الملاحدة المعادين لست من
 المسلمين وليست من الصالحين رب فاجعل على عبداك في الدنيا والآخر
 مودعا بالاسلام مودعا في الانام خليفة يرفع اعلام السنة اماما
 يمحوا آثار البعد يقوم عماد الدين لله من محاربي يتبع سبيل الرايين
 يغير الاسلام ويغير المسلمين جامعا للعلم البهجة ناصر للشرع الفرار
 اني لقد اظن على هذه العظمت المحمية السلطان اورند رب
 وتفرغت في ذلك حتى الهمت باستجابة الدعوة وقبولها دارت
 في المثال مثل هذا المثل للاسلام كمثل شجرة طيبة اصلها ثابته وفروعها في
 مثل الاخر كمثل شجرة اجنت من فوق الارض لها من قرار محمدت على ذلك
 فان كان هذا العلم الرابع ثانيا حكايا الاولى سنة ثمان وستين والاف من الهجرة
 النبوة على صاحبها الصلوات والتسليمات قال يوم ان النبي عليه السلام
 خاطبني في يوم العزرة في الخطبة اشهد الربك ببعض البرور اذ رعبه
 انار الله تعالى كيمانه فما يزدري ما ذلك ومن ذكر عهده ام لا اوقال يوم ما في
 المداجين اصد شول الله صلى الله تعالى عليه وسلم ليا لي الجمع في خلقهم وقال
 في المشرق اصد علمهم ثمانية خاضع من حضرة عليه السلام وابتدع في كبر
 بالاسلام

٢٤

باللهم الطيب قال المؤلف وعلني ان اذ لك من خصائص اروضه المنوره
فلا تأخذها سوة في ذلك فبحر كيف شئت وعلني استفتت من
سيدنا الشيخ الرض وقال في رجل اخرج من ساليه وجده من اهل ابيه
وقد ذكر عنه في ذلك من احوال معجزه عليه السلام لمن اخذ القبر
الطريقه السنه من حضرت ونا لخطا من اذا واق هذه الطائفة العلية
يعطيه فيها الطائفة قال يوما فاستعقبه الخلفه في الحرم المحرم هو يكون نعم
بما علمه وهو توجبه البصر فيفيض عليهم كيف يشاء فاعلوا صبيحة
قال يوما عرضت منقوشا لطار الطائر فقلت يا رسول الله ان الساطن قد
قد تشرف بالباطن اما الطائر فقد بقي مشتتا كالدك برحمة الله تعالى
درديد بدين از روی دلرست فالي الى ذلك فاستجاب لي صلعم واخرجني
بجمله الانوار الالهيه فتشاهدت حبيب الله بالبصر فاني سمعته قارة
كان يخرج وجاه راسه المظهر جانب المظهر المبر واخرى خارج التماكب
المعطر مع العنانيات او الكسيرة والسنبليات العظيمة فخرج لي يوم انتمت
الوداع من حضرت بالطاف وانعام ما ظهر لي بمثلها اولا قطرة زمت
في غايه الحسن واللطافة وفي نهيت الصباحة بالراحة منور الوجهه
بحر الحزن من سود اللحنه فمها غمر قشور الشبهه فمها غمر غريبه حسن
ما يكون مع اعلام معلية تعاكسها الركن الاخضر الذي وقع وجاهه
المنور علقه الصلوة السلام يقول في سطورهم بعد زوايا فمك قلة
الكلما انما في عشرة لافضي وما بقي وما تقدم وما تأخر قال

متكلم

اجد كل حجر ويدر من الروضه المغد سلكوا بها الى الوداج قال وحدثنا الفاطمه
 الزهراء رضى الله عنها الغدر عندها طلعها تعالى ووجدت صرحا عنده اسم
 الملك صلي الله عليه وآله اولاد الرض وبقوق كل ذي علم عليم قال لما زرت
 سيدنا ابن سينا المبراهيم على والده اللهم وعلية الصلوة والسلام
 وجهته في شان عظيم ومنزل كبير عجنه واما الصحابه الذين رقدوا عنده فكانوا
 بدور الدجى لكن عند شمس طلعت كانوا ابرون مثل السحاب قلت كيف لا
 وهو قطع كبر سلطان الخلائق سيد الانبياء وقال في شان نوح عانس لكابر
 صدقيا غيبارواه ابن عمار عن ابن عباس لما زرت قبر سيدنا عثمان
 وحلت عنده وتوجهت اليه وجهته في القبر فتخبرت عن ذلك فتدوي
 ان عثمان محضت النبي عليه الصلوة والسلام فقلت يا حتر يا سبت
 السلام وما وصلت له وبعد اكراما للضيف ظهر سلطان عظيم مع
 عنايات كثره فلما خرجت من القبر اجبرت بيها صريح الشيخ ادم
 فدمت اليه وحلت عنده برأيه منفردا يستمد ويستفع عنده
 لا اولاده قال فلما ذهبت الى قبره فسميت الاسد ام الاسد رضى
 وحلت عندها راسيت منها عنايه فلما راسيت من احد
 ذلك وكان عمندي واسد من السرفاء فقلت له اقرب فانك
 من الاولاد فقلت ان القرب لك ورايت من الاولاد
 لا سمع لاصول من عمندي فذكر عمندي من بعض الصحابه
 من رويهم الصالحه ما يستمد على ذلك انك تستمد مني

التبني

لا يسع

بعض الحواريات كحالات سيدنا الشيخ او بعثت فرأت جميعا من اهل العز
يمرون علي واما هم فهم رجل كبير فطرب فاذا هم سجدوا الشيخ فبقيت
عن شانه فقلت من هذا الرجل فقالوا هو سيدنا الحسين في رمنه وسفره بهذا
اللقب اعزازوا اكراما ووافي ذلك ما ذكره بعض انباء السد الكائن
خواجه محمد صدق خليفه محمد والد الفثاني الذي قال فيه التجدد
قبل بلده علمه اني كنت في بلدة للامور اذ رايت في المنام ان
الناس يسرعون الي جانب فقلت ما لكم يا هؤلاء قالوا هذا اسلافنا
المشايخ نحي النيا ونحن نستقبله فقلت واستقبلت له فاذا هو
سيدنا الشيخ بسان عجيب فقلت اما هذا سيدنا الشيخ قبل فهذا
هو سلطان المشايخ في عهد نفع الله المسلمين ببركاته ثم قامت
مقابر الشهداء فماريت على قبورهم انما رايت على الحبة سابقا
ثم دخلت قبة سيدنا عباس وفيها سيدنا حسن بن علي والامام
زكي العابدين والامام باقر والامام جعفر رضوا عنهم كما انهم في
الافق متميزة انوار كل واحد من الاخر على حسب التقاوت ووحدة
عز كل واحد منهم في شأن خاصية عالمهم والصفات التي قام بها
في قديمات النبي صلى الله عليه وعلى آله وسلم وبرزت النور في طيفه
عليها فبرزت في قبة ايهات المومنين انوار النبي محمد الطهر
لي رضي الله عنه في مثل النجان والحلي المصنوع بالحوار اليه الواعدت

درایت ام المومنین عائشه مع جاه و شان لم یکن مثله لغیرہ فظهرت لی
 تارة فی الحلل و الحلی و لما یفعلی صورة رجل حسن الوجه قال انما ایدالم یکن
 الا جامع علی فضلیه الخلفاء و علیهم و علی المسلمین لم یکن افضل علیها
 احد النصف الا وہی جمیعہ حبیب اللہ صلعم و کان علیہ الامین عم وہی معہم
 و لم یحصل ہذہ المنزلہ الا بعد غزہ قال صلعم ما ام سلمہ لا یودنی فی عائشہ خانہ
 و امہ ما تنزل علی الوحی و یطاف فی کحاف امراء منک غزہ رواہ البخاری و الترمذی
 و النسائی و وجہ ہذہ ہذا فوق غزہ حفصہ بنت عمر رضی اللہ عنہا قلت ہذا
 لطیفہ ظاہرہ قال و وجہ ہذہ غمات النبی صلعم تمتد بانوار العجبہ قال غمات
 مررت بقبر سید الشہداء حمزہ عم النبی عم طہری بلکن عجب عظیم فکانما توجہ الیہ
 یرتفع قدرہ و منزلہ فی عجب ہذا بزریدک و جہہ حسنہ اذا ما عودتہ نظر فلما وقع
 عین عائشہ علی و نظر کر امہ الی ظہری اذہ یقول شری الرواری انہم اسبوا
 یوم القیمہ من العذاب فکثر من سبانی انہ کف یکن سید الشہداء و فہم ذکر کر
 علی بنیاء و عم فنیاء انا اذ طردہ جملہ علی بنیاء و علنہ الصلواد و السلام
 سلطنتہ و حلالہ لا یسبح لاحد من الالہین صدیقین کانوا او شہداء ان
 یغریہم ثم قتل لی بل الانبیاء ہم العزیز و العظمت من النبوة لا یفعلون با
 بالمشاکرہ و یخیروا ما منہم من السواقل و انروا ید و الاولیاء و ہذا شہام
 و منہم من ہذہ البرایب قبل ان یصدعہ (انما اقدام النبی صلی اللہ
 علیہ وسلم الوزار متکلمہ لہما و ففت قہ ظاہرہ و ان توجہ علی احد من

الامور استاجده غنى حاضر او ان كان حرقه على الوفاء من العرش
 ونكف حاله على واما الاحياء فله تكلف احوالهم وهم لا يشعرون الا
 ما شاء ربى واعلم ان من دأب سيدنا الشيخ انه فلما يظهر من الاسرار لا
 سيما الدرجات ولذا لا تجد في هذه الفصول وما باتيك بعد منها الا
 قليلا ولقد سألته يوما عن قلة ذكره المعارف قال لعلي الداعي وقلة اعتماده
 على نظري قال المحرف واخبراه من دوى الذي يعتمد على كشفه قال ميزانا
 الشيخ محمد فرج هذا التباس نسبة الخلفاء الراشدين من حيث كانوا فلما تجد
 عن رسول الله صلى الله عليه وسلم وان كانوا اسمع وادعى واعلم من غيرهم فكلما
 التمس غير حضرة ذكره المعارف كما يستصعب عليه ويستذكر كما استكلف
 ويكلم بما يليق الاظهار فله تذهب من قلة ذكره الى قلة وجوده على اني
 تربيت كثيرا من المعارف عن البراد في هذه المقالة فبعضها القصة
 وبعضها الاخبار مما لا يصح من احوال الرجال وبعضها من الشبهات
 يمنع اصحابها عن الظهار وبعضها لثنيان او حجت تروى في ذلك كله
 او بعضه وبهذه الهم للرشاد وضاعى الدعا الى غير خلقه محمد وال وصحبه
 في ذكر بعض تصرفاته وكراماته فانه ان كراماته اكثر من ان تعدو
 ويحصى وتردد في كل ساعة فبما يحمل الا حاطة بقلها لكن قد
 لجمع حليل منها الا لا الصالح الباقى حتى ينفع بذر الدين الهادي
 صاحب حضرة استشهد من مقامات المجد ورضي الله تعالى عنه والارباب

ناذر كره اجلا وبعضها تفصيلا فمن اعظم كراماته ان جماعته من الناس نالوا من
 اثر محبة بالفوز العظيم وترغبوا المراقبة والمشاهاة وكانوا من اهل الا
 الكسب والالهام واملت الدنيا في يومهم شرقا وغربا ان من قرار
 غلة شمس العلوم وصل الى رتبة الكمال وصد من اهل الفصل وعد
 من اهل العلم اخذ الامانة كراما معارف الدات وحقايق الصفات
 ما يحجز العقل والافهام انه بحسب ما باحوال برارنا واستعد اتنا
 ويصلي بعض اقدارنا ونفصل وقايق احوال الطلاب وترقياتهم
 ومراقباتهم ومفوضيات اوكارهم ومعتزتهم قارب ذرة ذرة انه يدرك عنة
 بعض الحقايق التي قد عرضها على جميع اصناف الكائنات في جوابها انه
 ما ورد حلقنا في الامور الصعبة وذكرنا عند الا ان اخبرنا بما لما الاما شاء الله
 عاوانه ربما اخبرنا بمشاهد لعلته المقدر وساعة السهور وذكر معارف العرش
 فيما سمع علينا من رصالي الممالك الا واخبرنا بمروريتها الاما شاء الله
 وانه يثبتنا ببعض الا حلقه لئلا نضل في رمضان والقدر فرما قال لعله يسمع
 وعشرين من شهر رمضان المبارك بعد افتراح قد ويختني التراويح او
 الزمضان بصورة شيخ او شارح من الوصف فرانا المجلد يوم القائل
 وان الحزن بالحد الطرفة منه فحماخذ الناس انه يحجزنا اكثر ابرو المالك
 نعمة ونشدة له انه ربما اخبرنا بعلوم الحركات وسائر الملوك ما جند
 انه ربما اخبرنا بالمعنى خذله انه يطرعه وقد علم ان خذلان نعم

ان عمادى المسكن عليهم سلطان انه ربما قال يا ايها اليوم قرا جدينى
 فمات بلفظ من القوم انه رب مريض غليل قد مرش الناس فيه واتي
 الله او اتى عليه وقت قسواء من وقته ذلك انه ربما خطر بالناس
 فاخبرنا باحوالهم بتمامهم ونسبتهم ونواهم ومقاييمهم وشان حياتهم
 ونواهم واوراشهم وكلامهم وسلامهم واستقبالهم له وسائرهم (حوال الزنج
 وغير ذلك من الامور العظيمة وكثيرا ما يمر ركبة على القبر ويضع يده عليها
 فيعلم بحفاياها وتفصيل من احوال اصحابها وتفصيل بعفهم عن بعض
 جمل المسطر العاشقة والعاقة ولا توقف وانا انا اذ ان بعضنا تهلل
 مما رايته وسمعت من التفاتى انه كان سبعة بالشيخ متكفيا في
 المسجدين بالعراق الاول في ذي الحجة الحرام وكان جالساً مع الاصحاب
 وانا ففهم فحارت امرأة بصوت محقر حيث يتقن الناس عليه الموت
 فقلت انفس عليه يا سيدي حتى يبرأ من حاله كذا فقمى سبعة بالشيخ
 بل فقرأ عليه تسليماً من اسماء الله تعالى فقرأوا بحسبته حتى عليه حتى
 برأ من وقته ذلك ومنى بقدره بعد حتى فقمى الناس خبر ذلك نعم لولم
 قرأنا سيرة به الجبار او قطعت به ارضى او علم به الموتى بل بعد الامر
 جميعاً الى كنيته بويافى حضرة بعد الصلوة بالمدنى اذ اجمعيت
 السحاب واطلمت السماء فقمى في ذلك الى اسماء السحاب
 الوسطى فقمى من عند وخرجت حجرة ما من الشمس بحسب كل
 الاحتجاب لا يعرف الوقت فكما تفكرت لم اجد سبيلاً الى معرفة

فرجعت فقلت لا تقم فارسل لفرس اصحابه وارجع هو الفرس
 كذلك فقام سينا افتح نفسه وخرج من الحجة ونظر الى السماء
 فاذا هي مظلمة وادري ان الشمس فقط انظر الشمس فوالله
 بمجرد قوله ذلك خرجت السماء عن وجه الشمس فدرج بها
 فحسب هي محيطا للدنيا كلها حتى لا يرى الا الشمس فراديا
 وعرف الوقت والعرف مما يجاوز خطوط الاحتمال والشمس اطلت
 السواد في وقتها اسد ما كانت خرج سينا السبع لوما للتفصيح في
 الصحراء ولست معه راكب فرس ليرا اسد فلما ان كنا ذنبا الطريق
 واستامن الفرس فطرسنا الى ووهل نزل واركب على خيل فامة
 لصغرى غمالي لم ازل واركب معي فتركت منه وركبت معه
 على العجلة فما نحن في الطريق اذ ركب عليه رجل من اصحابنا
 فترد عليه الفرس واندك هو لفرس الفقيه على الدفن واصار صديقا
 فخرج كل حوله واخذني حتى اقبلتوا واولادهم بعضهم مغنا عليه
 فحينئذ علمت ان الفرس من الدرس انه كان سينا السبع ليلة
 من ليالي شهر رمضان مراوفا بالمقري في السبع وكنت في
 حضرة فخرجت راسي فخرجت لمراقبه لطر الى خلقه فما وجد شيئا فاما
 فابستل حسنا ثم ايفرقت لطر الى خلقه فما وجد شيئا ثم
 باوردا لهما وانه لطر الى خلقه فحينئذ نحن اذ ظهرت جماعة من
 محله فبينما اولد فضل ان هذا ولد في هذه الساعة وبدا لنا ان

بينما

لما انزلت

خلع من بينه الى بيت عمه فمفت عليه وور الى سالك وقال
 اني كنت انظر لهذا الولد فاني رايت بكاء من انما منور الوجه
 ببيض الثياب ثم الاذنه بال من جهتها الى امر ومعه خدم فقلص
 من انت قد انك اسلني ناسد لحفظ ولدك لولودك الما كبر الله
 فانه يجعل من بينه الى بيت عمه لطف اسفكنت منتظر القدم
 به الولد وحملت انظر الى خلقي والمسمى واقع بين الناس عمره ما له
 ان كان مسيدنا الشيخ حاله في انما في محاره رجل من رسل الكمال
 بعيسى محمد صلواته وقال اني الاعمى احد امي هذا العالم من الاولياء
 واني درست كثر من الفقراء المشهورين في القرون احدثهم وفاء ما قال
 لا تصرف امري وتحرك قلبك انك فالتقن منك فامره بان يدخل في حلقه
 الف ففعل ذلك فقلب الله سبحانه قلبه الذي به حتى تاب فصار له كان
 من المنهيات والمحرمات والنهي ما كان عند من الدوال في بسبب الله
 والحد الطرفة العلة من خضرته وصحة منته وثرته في الدنيا والآخرة
 في الدنيا وتوسى ذي الفقار وفتت جند طلبا حتى صار كلهم ربه
 من ارباب الشرف والشهود انفتحت كاسه ذمها فالسنة خروجه الار
 انما كان من بيت ولده من رضى فاشد عليه بمراد حيث
 ليس ابوا من حياتها فاخبر بذلك به نافعهم وحاد عندها ومي
 مفتت عليه او قتلها انما ما اكلت منه ايام شتاء فالتمه ابوا
 منتهيا بها فاخبر بذلك بالفرح ان يدعو لها العافيه فصره امر اقباء

متوجها عليها حينئذ لم رفع رأسه الملقبة وفتح عينه تحت عنقه
تكلت بالهنا وطلب الطعام في ساعته ما رأت في أيامها ما كان
انه دكر الاخ الا لرسمه نوح صالح اني كنت رفيقا لطل من الدمار المريد من سلمه
في سفره انه وما نجد من امر حده بكون المديونة فاستخرجت بعض خدعه عن
شانه ففقد انه كان في الخلو فاراد ان يزكك كعبه فمطرسه باعنا
وقام ويحك يا فلان وضرب على وجهه حتى ركزت اصابعه وثقت خده
فترك ولد العمد وناس ثم زال النفس بعد امه واخرى هو الرضا
ما جوى عليه آية حكى الرضا اني كنت معهن نزلت في بيت فجلت ثم
من سنين فقبل هذا بيت الحزن فزير هناك يتوكل على الله فلما كان نصف الليل
قامت الرفقة رأت اضلاع البيت حامله برجال دسار لم ولم اعرفهم
فطفت اليها الحنة واوججت منهم خيفة فتوجهت الى سيد الشيوخ وطلت
المد بسيدنا فوالله انه بعسى الراس بغيرهم بعصاه حتى اخرج كلهم ثم
نلت فما طرست دى التحسين منهم احد ما استنا مثاك فلم خرجت منه
نزل فيه جمع من اهل العار فلما جن ثلثهم الليل طهرت عليهم الحنة
فلما قدورهم واواستهم ووريت بعضهم بالاعشار واستقطت بعضهم
غير الله على خرجه منة على لم يعودوا والله ابدوا ما دخل في ذلك
الاضيق علة فعلت به ما فعلت قلت ولهمه البراسه من رفات
سنة الشيوخ مع الحنة اخوات كثر الداء كحصى اني كنت في حيرة
باو دخل عليه امر من يريد به وحل بس عنده قال لفت الله سيدنا الشيوخ

بقا

ورد كسبه في العهد العثماني ووجه الاختلاف في اللادني والوسطى فلما قام
 من عند كسبه في قديم العلم ان رطلين الدار ذكر عندي الى الصحت
 عوامي مني وطلبت الكداه فقالت ابي اني راس الباري بعد صلوة
 بانه كسبه كنت كنت وكرت زويا طوبى له وقالت رأت رطل عددي
 في امري خوف كسبه بالشيخ فبينما تحدث اذا ستاقت جارية
 من حواري الشيخ فاذا بها فلما دخلت علينا قالت ارسلني شيخ
 الحكم وقال طيحي الرويا التي اللله هكذا وبنتا حوايها الى اولادها
 الذين عرفت عرفت ومن لم تعرف بالشيخ عبد الحالى العبداني
 والشيخ فلان سمعت واحدا من الاكابر سمي وتعبير كذا وكذا فلما
 في خوف من بعد سدي فقالت انه لا يصيركم شيئا وانا بلونا به
 عظيم لا يحصد يحصد منه ابد فوقينا عند العزير سر ذلك كله
 لم نل لم يخلص منه الى الان ولقد ميفيت للواقعة عشرين سنة
 او اكثر انه ذكر فضل اسم محمد بن خواجه صاخر ابي كنت عنده بعض
 المشايخ في البرابا فقدم سدي بالشيخ هناك فقلت له ينبغي ان يزوره
 فانه له شئ من شئ ففكر ما احبته الى الحد والبرور انه اوقال
 وطهر سدي بالشيخ الباري بعنف سدي من عبيد اخيه فلما
 استيقظ رأي حبه مستبلى بامر اضي سدي متخالف حتى لم يزل
 واحدا منها نرد ادا في بعض به سدي من لولته فقلت له
 يوما في امسية اخبر امه تكمرو سواد بك مع سدي بالشيخ فقال له

فقال اي وربي قللت تب واستغفرت عنه فتاب واستغفرت منه
 فمر اياك ان الله تعالى ان بعض اصحابه فكر عبيد ابي كعب في البصر
 فزفوا الى الكهنة فادرت ظلمي على نفس بارتدنا فاحسنه فلا يثبت
 لذلك كان على كنفى رواه سبه نال الشيخ اعطاهمنا حين الوداع
 فتحركت وسقطت من كنفى وحالت بيني وبين المهدي عليه السلام
 انتهيت وما اقدرت على المشي اضل فرجعت وقيت مرزوق
 بعد الحاسرة انه ذكر بعض اصحابه الى كنت في سفر من الاسفار فوقيت
 تحت حل عظيم واقبلت اللد في منبها ومنها حتى اذ وسميت
 منظرها ظهر اسد كبير مع الصولة والمقصية فحقت الى تحت منه
 ومسلكت رجبا وما ومرت مني الا ان ذكرت سبه نال الشيخ عليه السلام
 فتصورت صورته في القلب وسالت محمدا في فطره فله لسان عظيم
 وقال لي لا تخف ولا تحزن وتوجه الى جانب الاربعة لعصا فهدى الاربعة
 وغلب سبه نال من عبيد انه ذكر بعض اصحابه افعي كنت البارحة اول ليلة
 في مسجد ادرععت سورة الفجر ملج الموكل فسمي افراد ظهر مناحيه
 المسجد اسد عظيم وتساوع الى فحقت عنه خوفه فاشهد او ما ومرت محضا
 عن اني قللت اليه نال الشيخ المد والمرو فمراته بعين الراسي ادا
 اسد كانه دخل المسجد ومال الى الاربعة حتى غاب الاربعة وانت
 في الغيب واحتجب سبه نال الشيخ من نظري وذكر لي بعض من اتى اليه
 في المسجد عليه السلام في ايامنا سبه نال الشيخ مما جرى عليه من

بیده است که بایستد اسما کاسته و آمده بنی اخوانی بنی مریض شد و قال سید
 الشیخ یوما انی عرضت حالها علی بعض القیود فقلت تل عندکم
 من خزائن اندرون تعل فیکم ام لا فاجبت اسمها بانها لانه غل فینما
 و لکن قد وصل مولودا فاستمر علیها فی بیتتی فیقول رات ہی و
 ولیدها انه لما قدم سید بالشیخ ببلدة لا یور حاده رطل من زملها فخر
 علی قد منہ غشیا علیہ فلما افاق قال یاسیدی ان ولدی کان مرضیا
 و کائن سیدی نذیرک مخزقا اما الان فهو فی النزع و قد زاد قلبی فی الخرج
 و علما حتی ما رعی ناری و انی قد یشکم لعدو الله محی المولی ان یرد
 علیہ روحه فتوجه لذلك زمانا ثم رفع راسه و طلب ما و نفع فیه و قال
 اذهب و اری المار علی لک و جه المحدثه و اری طرار الحیا من اری الحقیقه
 فحاز بنی سید و دخل علی ابنه فاداه و هو یروى و سألته عن اعضائه حتى ظن
 ان مات ففعل ما ادره سید و اوست شرف حتی تحکمت اعضاده
 ثم نهض فقعده ثم تتلم فیرایه یرکب فی امام فلا یمل ما دن الله
 و سألته عن علماء الامم کما انبیا من اسر اسل بانه ذکر الشیخ جان محمد
 و هو من سرب به من الصحابه اذ ان الله یفاته ابی نعت صغارا و
 استقل فی سیری ما را الحقوی و شغفی حیا مخزفت من بنی لطلب
 الحق بکماله بعد عشر جلد من ابد السوءه حتی ان ازلنا ان است
 یوم فی رباط جلادان خان الککله منعت فمت و نام بعض الطحالی
 حتی اذا ذهب بعض النمل اذ فی فی محفل و طیم عند جماعة من الصلح

والفقراء وطائفة من العلماء والفضلاء تسلوا لوجوبهم لوزنهم
 عظيم في المقام المقدس فاختار الى جبل ذي شئان ثم اتوا به كنفرة
 وانهم من نفقة ونسرت في الجرس حتى اظلمت بها ليل شتى فلما
 فرغ منهم بطر صاحب المجمع الى قمار اصحابه ان ياتوا بحادثة طلاء وفاتوا
 بها قائم اعطى هذا الرجل كي يذهبها الى اصحابه فيها فلو فأتوا الى
 حتى اخذتها وجعلتها في ثوب فيهما انا اذا استعظمت فرات تلك
 الحلاوة بعينها في زيلها على فتحت من راسها تحير اعطيا فنادت
 احياي انتم جميعهم بهذا الحلاوة قالوا اسد ما نرى من اين
 فذكرت عندهم ما سرت على فجمعوا ذلك عجباً وجرؤهم اقلنا منها
 صغفنا وصنا سكارى لا نعقل ارجل من المرة ولا السماء من الارض
 واشتعل ما كان عندنا من الشغف والولة والشوق فبعينا نحن ارجل
 خارج من الهنود من المخلط المحيط وقال ربه المجمع اني ان
 شئنا كنتم عرض على الاسلام فابليت بل من فاعرضوا على كلمة التوبة
 كي ارجل فيكم فلما كنتم محبوبين صغفنا ما عرضنا عليه شيئا لكم اعطينا
 من تلك الحلاوة لقم فيها وصليت تلك الرئي صدره الاخر من فيه
 لا اله الا الله محمد الرسول اسد وعمل مثلنا وزخريدور في الشوايح
 مجنوننا سكران نأون بالعلم الطيب حتى الى دكانه فاجرح صفة
 ناكاه في خفة من النفذ والسعلة فصرفه على الناس على افاق ليس
 ذوي الفقراء وازوي في بادية متوكلا فارتحلنا نحن من دار

إلى البدر وقد كان فارقته فقبل إلى ما كانت أرقامها
 لي انما ذلك إلى العادة لم يروح إلى الجوارق له لا حتى يبرأ
 عنه لما او عذرا ثم لما فت فرج عينا في اخر حوله وروى معناه إلى ما في
 قلت وتيسر ذلك اول ارجح من حرفة المتعاليه تعفنا الله تعالى وتقبل
 ببركاته اني كنت في المركب ليلة عذرا نائما فاخذني لطمة الجمع
 بالسنة التي لم ازل عليها قبل والطفه فوجدت وما اخرجت لاحد
 عن ذلك حتى صعب اللدروا شدة الحار فخرج ابي حرقان حولي
 اللسنة الشبه فاستحوذوا إلى في اروقها اكله لا ينفعني تخم شئ
 وما يريدني الا وحما نفسي عني برمته زمان كنه لك حتى استيقظ
 بموطله وقهرت من قتل عبد اللدروا حاله لدا فدا على بال العائنه
 وصار مراقبنا ثم قد بعد حين ما حالك فمجر وسواء اذا زال ما كان
 في فقلت ما الجور والعائنه فقلت ان هذا بره تو جهتم قدر في الي
 سالت الله تعالى عافيتك فموتت اننا عافيتنا ولذلك تملك
 الصدقة التي تصدقت بها على قريشك فلان وسمي باسمه
 وقد ارسل سيدنا الشيخ حميد الركب النجراتي انما ربه ثمانية ايام
 وجعل بيننا وبينه في القرب رقيقين فتقبل الله تلك الصدقة
 ومانع بها ذلك فالحمد لله تعالى وانه لما وصل المركب في السقورة
 سكن الركب فطلق المركب راكدا ومضى على ذلك زمان فجمع
 سيدنا الشيخ ابي وقرأ ختم الخواص ما تم فلما قرئت الختم تحرك

عافيتنا
 وذلك

درهين

١٠
 الركن في هيت از روح الطيبة حتى تله الشراخ وروحها يا حسن الحوى فقال
 سر سبه ناخونه بعض الصحابه ظهر الخراجها للذود وفهم محمد والملايك المتكلم
 بنديك خضر جود وارتبه الموضع وانشار الى موضع سكونه اعنى الدنوة
 وساقوا الملك بانه بهم انه لما نزل سبه نا الشبح ببلده صار نزل
 اليها واليه ان دعوا له تعالى حتى يقى هذا البلدة المنة ويحيها بالعيش
 قال جلها احدوا بالافراء والمطهره والباسار ومضى عليهم
 الزمان مارا ووجه السحاب فدمى لاجلهم المطر من الله تعالى
 فانزل المطر عليهم كبر يوم القابل مطرا حينما كبر حتى سالى
 المسيل فرود ارضهم وسمعت منهم رجلا سببا يقول واسد امطر
 مثل ذلك منذ عرفنا واعلم ان ما درست بعد امن الرطقة ونصفاته
 بد طله العالى كان انما ما بعد راسب بعد المقامات والدفقات
 الاكابر من نوع كوفى العارف الحامى في النفحات خرج بعض الكبر
 المحققين اما الخاتمة فالكرتة حشيم من النعم الله عليه وبها
 التوفيق والقوة حتى خرجوا بعد انهم فلك الكرامه عندنا واما
 هذه التي تسمى في القوم كرامته ما الرجال القوا اخر ملا خطتها
 وقام ايضا هذه الكرامات واعطها المنة ذبا الطاعات
 والحلوة والحلوة انتهى وصلى الله على من جعفر بن محمد وابنه
 وصحبه فاجعلنى في ذكر بعض كرامته القدسة قال يوما (عنه) كنت
 الليلة بعد صلوة الدوابين جالس على السجادة فما دخل

ثم عيى الولد اللعنه محمد فرج وانتظر الفصص منى وكنت اذ ذلك
 منى تفكر نفصى وقد غلب عيى ذلك بحيث ما كنت اجدنى على
 وجهه خشن وكنت اطالع معا بنى فقلت لى لى لى لى لى لى
 المعاش ولا يتشرب منى الا اكلت اركلنى سمان راودك در
 فالى ولله الفصص فبما انا اذ جاء فى كتاب من حضرت الصدقة
 بانك تنكر انتم العز الحتمية العالمة علمك ومع بذاه المنيرة
 العظيمة المتعالية تحقروا تصغر نفسك فلتوجه على هذا المظهر
 والمستوفى
 ولتظروا اذ افاض علمه بذا لك فلهذا محالة توجهت علمه توها
 حتى عررت علمه من ذلك التوجه اسرار غرضه ومعارف عالمه
 كرمه فحقى حجة الحق تعالى قال لو ماريت جميعا من الملائكة مكتوبون
 المساجد المسكنة اولاد اولاد فكتبوا اول المسجدين الحرام بيت الله
 زاده الله بنى فاكتموا منى صلى الله عليه وسلم ثم كتبوا منى الله
 عظمها الله ثم راى بهم كتبوا منى الله همد شرفه الله مسجد الحمد
 قلت معنى ان يكون هذا المسجد راى المسجد لمافيه من الكرامات
 والايات ما يتحرفه اولوا السبى فمفها ما تقر انه لا يحوى علمه
 زمان الاوعايد بعبد الله فيه تعودا وقيا ما اوداكر نذكر الله تعالى
 اسرار او جهار الايات الله تعالى ومنها انك ترى الناس
 ياتون اليه فكل من شئ من تذكرون وتفكرون انما البلى خا
 واخاف النهار ما ترون بالمعروف ونهى عن المنكر ويا عوى

37 في الخراب لا يخافون حتى الله لومة لائم يفعلون ما يؤمنون ويطهرون
 ومنها انه لا ينفي شهر رمضان المبارك على اهل البيت الاول له القدر فيه
 كميوم الله الحمد العبد الانا دارا فنت او لا نعم يوم العيد اخيانا
 ومنها انه ما شاء الله الرجال بالصدق اتوا الايمان حطاما مقصدا
 له وسعى اليه ولوردنيا ولا يرد محروما خاسرا السار الله العرو وفيه
 رجال لا يلهيهم تجارة ولا بيع عن ذكر الله وهم الذين هم القصة
 والشهادة اعزدهم المومنون حقا وهم الراسدون فضلا وهم جالون
 ما حمله انبئاني اسرا من عناية وكرامة اللام باعنا السعيل ويا
 ارحم الراحمين لا تحرم المسلمين داراي من بكائهم وخيراهم رحمهم
 الله محمد اقر امننا ايم قال يوم ارب سحر للكتف فدا سماء
 اوليها الله تافرت مكتوبا فيه رسم الولد الاكرم محمد عبد الله مريانا
 ومدللا فطوني فله حرف عليهم ولا هم يحيدون قال يوما تتبعني ضيفة
 احوالي فلم اجد شيئا منها ما يلبق بحجاب قدسه تعالى فقلت ما فقت
 نفسي ما فقت نفسي فاجابني اني انا مؤمن حقا انا مؤمن حقا فقلت
 قلت ما فقت نفسي ما فقت نفسي وكانت تقول انا مؤمن حقا انا
 مؤمن حقا فبقيت هذه المناظرة بين الطاهرة والباطن وكانت نفسي
 تتأوى باعني صورة حتى ان خفت ان يسمع الياس من وراء الحجاب
 قال يوما كنت متوجهة على بعض المقابر فرأيت اصحابها في غاية التبري
 ثم خرجت نفس العمد الصالح وبعضهم ممنون كثيرة ذلك فوقع بصري

نبي المحمد المجدد رضي الله تعالى عنه فزايه مكنيا على سكر المحمديه خارجة
 واية التقي والرجي زاسا ورايتيه في سال وكما لعل ليا اظهر من ذلك
 لتحيي الناس وما زوايا اكثر ثم ولد لكار او محمود (او يوم) وعده المحمديه
 الشيخ لطف الله لقد توجهت عليه كشيعة حتى جعلته باذن الله كالشوب
 للشيخين الذي تنقي من الدرس وقلت يوما الهي وسيد اغفر له
 فاهت ان محمد غفر قار بما في سيدة الشيخ محمد في وفي ولد اخ
 من اولاده البت فيها ما شربا نحن واخوانا سابقا عند المجدد رضي
 الله تعالى عنه يوم نوديت بان نسينك كزيتة اي مقام اليوم مقام المحمديه
 وقد تفصيل بعض النواعم والنفسية الوصل اليها في التبار عندها
 الولد الاممته قال ليله كنت في روضة المجدد رضي الله تعالى عنه فارت
 ان اذكر عند من له قد وقعت الشمس في التجر واستفسره من عند حبه
 احقيقها فتوجهت اليه رضى واذا انطوى على سيدة العلماء المحضرة
 الخاتمة ومرر بالمحمديه وطهرت واية المقربين عواليها فزايه المجدد
 رضي الله عنه قايا عند في الاقربين مستغرقا في مشاهد جماله الانوار
 حيث لم ين في شعور غير علم به وحدت كلهم له ذلك والهم ان منها
 لمن لهم الذين يمشي اية المراه الاثم شيا وانكشف لي لما اطلعت
 على قل وما استغفرت من حضرة المجدد رضي الله تعالى عنه يوم نوديت الباري
 تام الله هذه الكلمة المبشرة شرفناك مقام الشفاعة فنان مقام
 الشفاعة فطوبى لاصحابي ثم طوبى قات بلد في العبد الاخير من شهر

رمضان المبارک لما وصفت جنتی للسمجة زكف لثمة ساعة القدر
 ویرا سلاسل الملك اشد العظام فانظر ثانی هذه اللطيفة من اللیالی و
 غیابة سلطانة ملک المعالی فقرار الشيخ محمود فی الورد سورة القدر
 قدر ربك من عصمتها لئلا اذن دالم ارقص ذلك لها مثلها لسل
 كسلطان عرشه يوم عرس قال یوما نودیت الباعة مان الذی
 خدمك اللیل صار وصاد كان ذلك عند جمع واهلها قال یوما فی
 بعض ولدك تاللا منه نور حتى بلغ المافی الا علی و علی السموات الاعلی
 قال قد غلب علی یوما شوق لقا الریقن الاعلی سحره وناهی حبیب
 الیحا ط تغیر او عسر فبیننا انا اذ خطر نفلی حساب یوم القدر و غدا اشد
 و عاقبه ویرا شی متلونا بانوار المعانی فقلت اسد عالم ما یفعل لی و ما
 یعمل معی و ابن ترمذی فكیف سغی لک فی الشوق و ثمة هذه العقبات
 لیف الی الوصول الی سعاد دوننا قلل الحیر و دو من حنون الفارسیه
 کما ما و کما ربح النفس کما کما ندر سرافه فقیل لی لا تلتق نفسك فی الغم
 و الهم و لتدبر کیف تهصل علی السبطان التجازی ضرور اما مؤلف مقربیه
 فله لک مهنه قال یوما كنت متوجها الی حساب القدس فی سلطان الویت
 مراد طله فبیننا انا اذ نووت ما الفارسیه کذا بر و نظیر ما سب
 فالحمد لله علی ذلك قال یوما كنت متوجها الی حساب القدس فی
 البرق علی صاحب هذا القدر و اشار الی بزر رجل فزار الی الطریقه
 فوجده کمره خرج من عرض الی شدة و لیسرنا قما صغیرا نجبا قلت ما السر

در بیان

القصر

في ذلك يا سيدي قد الله اعلم لعلمه فرع من الحيا في اخلص من العاصيات وقد وجدت
 مسالما وصحبتا لافراق ابيه ومنزله ولقد مضى عليه تحت التراب سنون كثيرة
 الحيا فاني وكثرة المحن الطمع مع الامل والمحبة بالمال فما تأثرت بتعلقا
 غما وما رذل الى يوم القيمة ونعم ما قيل بالفارسية اي سراوانايج تو
 زندان تو خاتمان تو ملاهي جان تو قهر غم سالت فيه باطهر علم من معني
 قول النبي صلى الله عليه وسلم اما القبر روضة من رياض الجنة او حفرة
 من حفرة من حفرة النيران رواه الترمذي عن ابن مسعود فقال يفتح من
 قبر كل مسلم الى الجنة له حسنة درجة يثبت بها في حمام كانت عنده انا
 اري اني توجها بها خالصا الى حضرة الاحد فكيف يكون الانسان افضل
 حيا فكتب لي اني ان الانسان لما حبه الى حساب القدس مع
 هذه العوائق والموانع وليس لها مانع من التوجه الى الله اصلا كان الانسان
 هم افضل ثم ذكر من خصائص الانسان ومعارف قائله وفضائله
 كل يوم سبحان ربي ان استباح يحذرون ويكلمون لعدم الوصول الى
 الى الذات البهية دون المحجوبين الموقوفين من السبب والى كلام
 التوجه وانظر للاحد واسطة ولا حائل بين الذات الا قدس ولو قوة
 او جناح لو وضع ثم لم يتوجه حيا فرفع راسه وقال لا يظهر الله ذلك ثم توجه
 وقام قائما اولد فعل ذلك غير مرة الى ان قال فلو ظهر حامل الامانة
 فاني يوما قد كشف زنديقا لعالم المثال فهو عالم حسان كسر في عاقله توسع
 بحيث يسع هذا العالم انه اسوت وتعلق به تمامه وشرائره في تراوته

توجهنا

منه فلهذا اجمال والجمال والاشجار والانهما مثل هذا العالم وتقلب السفلى
 يتعدد البضائع وتكثر الوقائع في السوارع والمشاريع كذلك ان
 كان اهل الديار الضعوي وكحضور ان لا طعمة المتعلمة النفس منه
 بعد ظهور السموات والارض وكان الله علما حكما فلهذا ما كنت سموتها
 على قبر فلان وسمى رجلا من اهل البلدة ورايت قد اجتمعت عليه الابطال
 و اجرت ما اضرته فوجهت حسنا لدفنها حتى شفقت فنه ورفعت ما كان
 عليه من المواقفة والمجاسيد قلت وعندنا طرق وحنك هذه الحكاية ما
 لا تحمله لطاق هذا المختصر فالتفت كما العالم على هذا العاصي قال يوما في
 ولده طلل الله محمدا ذو السيف قد قال شمس باستعد او حفرت المجدرية
 رضى فان محل ملحق بخرنقه فقلبه رضى فان يوما فحل الى الخامسة ان
 كبره كبره في هذا موضع الكوز سقنا الله ربه من رزق قال لوما
 قد نطقني الله وسقني في الصيام تجا افر من الله المحر الصادق صلوات
 انما يطعن الى فرسقين وذلك انما هو بعبا بيلم في ليس كما يكون
 وتسرون قلت ذلك لجمال وودته له عليه السلام واذ عند رجل
 فر اصحابه الى كنت ارجو يوم صا ما فاشته على الظلماء ربه
 ورجعت الى مصححات ما سبذنا فتمت هناك اذ اتتني حارة بشرية
 احلى من ماء الفانيذ والسكر فشرتها فلما استيقظت وجدت
 هنا خلوة تلك الشربة موجودة لي وزبيب الطاء والتمليت العز

بقصد الله تعالى و ملائكة لا يسر له ذلك المصطفى المطهر قد يوما ان قرا
 زاده الله اية وارثا انظر في الكشف على صورة جبل مستقيم وريجا
 ابله متعلقين من الذين به فتهذا جبل الله المتين وعروة الوثقى التي
 لا انقسام لها فتمسكوا بما اعتباد الله على يوما انى زان عند مقامه كرم
 عظيم والحمد ان به المقام لا يصح انك فيها انا اذ ظهر جماعه من الانبياء
 في غاية الجمال والبرها مع العظمة واللبا بترتيفات نفسية حسنة و تيجان
 لطيفة حفر افقيل الى ان هو لا يعلمهم العلم ايم به حلول هذه النفا
 فقلت اذن كيف يكون لاصحاحى مصفا مبهنا وراستهم عم وظهوره وجلست
 اعلى المجلس حسب الدرجات ثم رايت طائفة من اصحابى ادخلوا
 فيه ففقدوا وحفل الجمع لعلك فيهم يا غيبه الا انه قال يوما عند ذكره
 بعض غمات ربه تعالى فقوله يا الهه في شانه عظم الله شانه ثم قايل
 انها عبارة عن مقام الرضا فيل يوما ظهر البارحة مرقم والذى لم ينجب
 فقلت ثم اخطبت هذا النور قبل بكثرة قولها لا اله الا الله قال يوما
 حين فرار عليه الحق الصالح سعيد الله من محمد قول المجدد رضى الله تعالى عنه
 هر حبه رويت نيت قد سرفنى الله بى بهند المقام العالى قبل هذا فى
 زمن شبانى فقال يوما رايت الصحابة رضى الله عنهم اجتمعوا فى
 مقام ورايتى مع جماعه من اصحاب المجدد رضى الله تعالى عنه فى ناحية
 من ذلك المحض وطلبتوا رضى الله تعالى عنهم قرطاسا فكتبوا كتابا

فارسلوه الى حضرت الشيخ عليه السلام وهو يدعى يا رسول الله ان هؤلاء
 زينون الدناقة تساو ومعاصي القاسم الاحمسيهم ما حملوا ما حملنا
 من المجاهدات والاباضات فكيف تساو بهم معافلتهم حسب الله
 عليه السلام والسلام في جرائهم هذه الامة الكريمة ذلك فضل الله يؤتيه من يشاء
 والله ذو الفضل العظيم قلت فليست ربه من هذه الروايات الصالحة والواقعة
 الصادرة المشيدة بقوله عليه السلام مثل استي كمثل السطر لا يدري اوله خير
 لهم ام اخره رواه ابو يعلى خزيمة واحمد والترمذي غفرانس ورجال عن جمع
 من الصحابة عظم شأن سيدنا الشيخ نفع الله الخلد في مرضاته وخيراته وقد
 كتب اخوه امام الدولنا الشيخ محمد بن العاصم هذه المقالة في تصحيحه الشريف
 وكتب ملخصا ان كفى بها كمالا ورايت في صفحة العلة ما نسخ به هذه الكرامة في
 كماله سيدنا الشيخ امير المؤمنين الكليات الثلاث انه اى سيدنا الشيخ مثل
 ابيه في الورع والتقوى وانه معزو ومتحوي بجميع اوصاف طهارة المجدد رضى وان
 المجدد رضى فلما نزل به من عند الله بالفضل عجزت الحقائق فلا اسرار
 العاصفة وكر بعض الظالمين انى كنت في روضة المجدد رضى مراقبه
 اذ نشت فرايت جماع من الصحابة يس يتكلمون في سيدنا الشيخ وتفقروا
 في تساوهم في المقامات فحمدوا الى قرطاس فكتبوا الى رسول الله صلى الله عليه وسلم
 ما استعجبكم انفاوا واحابهم صلى الله عليه وسلم كدلك الى نبيك سابقا
 من زمان فان ذلك البعض حديث العهد عندنا لا تعرفون كدلت سيدنا
 له هذه الرادفة بقية فلا تكن من هذه القصة المحي من الغافلين

ولا المسمى قال يوم ما من عرضت عليه بعض خواص امرار المجدد اضر فيهم
 استاينك بنك اقلت بعض الاخوان قال كيف يظهر مثل هذه الغوايب اللز
 استتار واما يوم عرضت على بعض الفقهاء بشره لك الى نفسه الطينة
 ولا رد عليه امور مثل ذلك لكن ينبغي استتار في محرمات من قوله ان ذلك
 ولو من علمت اني ما اذنت من حفرة المعارف الا فاعذ الله بالآخرة من
 المحيط الا عظم وكنت اظهر قبل ذلك الى كل واحد ورد عليه واراد صغيرا او كبيرا
 سمعته واطلعه عليه ولو اشارة او كساية وصلى الله تعالى على خليفته محمد وآله
 وصحبه اجمعين واعلم اني بذكي يمد تاليف المقالات والحائمه ان ذكره في
 ختم الخواص الذي هو تراقيق للحاجات ونجرب للمصبات واجعل
 الحائمه حقه فاعلم ان من هم بامر ملتوضا فانه من الخرافات كاحضار مني
 من الماكولات والاحسن للحالات والبقوا فاتحه الكتاب سبع مرات
 ثم ليصل على النبي صلى الله عليه وسلم ما مرة ثم ليقرأ سورة الم نشرح تسه
 وسبعين مرة ثم ليقرأ سورة الاخلاص احدى والفرق وبقرا
 ان المقاب سبع مرات ويسمى راس كل سورة ثم ليصل على النبي صلى الله عليه وسلم
 وعلى آله الف صلوة وسلام ما مرة ولا تترك بذاتك في فيه ايه
 وقيل بقدم الصلوة على الف كما في ختمه لكسر الهمزة هو الدول وعلمه عمل
 بنينا نحن الصوم وهو الواقع مع قوله كما محمد وسلام على عباده الامم
 اصطفى ثم يقول اهدت ثوابهم اجمعين الى حضرت الخواص الذين اهدى الله لهم
 منسوب صيغهم اليهم وتبنيهم منهم متوجهات متفرعا اليهم وبقرا الفاتحة وال

والآخر مرة مرة للشيخ ومن ادب الصمت فيه الا تعلما لم ينكره في الختم
والا لرب فيه الامكلاف فبغضنا متوصوا وان لم توجد لغضنه عقل
يصلح وان يكون الختم يوم الاربعاء والجمعة او الجمعة او ليلة الجمعة ويجوز
في كل ليلة او نهار واخر دعوى لهم ان محمد نذرب العالمين يقول زلزال
الكتاب قد فرغت من تأليف هذه الرسالة في شهر شوال سنة ثمان وستين
والتف من الهجرة النبوية على صاحبها افضل الصلوات افضلها ومن
التحيات والتسليمات انما واكلها فالارجاء من اطرها ويستعملها
ان يستغفر والمولف ويدعو الحسن الخاتمة بان يعامل الله معه معاملة الله
الاحسن في الجود والجد به يوم النشر والذبح في الطريق لا
يعبر ولا يسكنها الا الغزقي قليل عزنا في دار الدنيا وبرحمتها الى بيت
التراب بلوح الخط في الغوطاس دهر وكاتبه ربيع في التراب
محمد بن عبد ايا اولى الابصار سحان ملك رب العرش عالم الغيوب
وحمل على الرسائل والحمد لله رب العالمين الحمد لله قد تم هذه
الرسالة من مصنفات محبوب الصمد كسيدنا الشيخ عبد الاحد دام بركاته
المرتب في خزانة الشريف ابراهيم
ابي محمد عبد الله محمد

و لفظی و غیر لفظی معانی و تفاسیر
 و در این کتاب از لغت و معانی
 و در این کتاب از لغت و معانی
 و در این کتاب از لغت و معانی

تخریج آیات لطائف المدینہ از محمد عالم مختار حق

صفحہ نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
۱۱۲	۱	۱:۱۷	سُبْحَانَ الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلًا مِّنَ السَّجْدِ الْحَرَامِ
۱۲۰	۱۰	۱۱-۱۰:۰۶	وَالشَّاقِقُونَ الشَّقِيقُونَ ۝ أُولَٰئِكَ الْمَقَرُّونَ ۝
۱۲۰	۱۰	۱۰۱-۱۰۳:۲۱	إِنَّ الَّذِينَ سَبَقَتْ لَهُمْ مِنَّا الْحُسْنَىٰ أُولَٰئِكَ عَنْهَا مُبْعَدُونَ ۝ لَا يَسْمَعُونَ حَسِيسَهَا ۚ وَهُمْ فِي مَا اشْتَكَتْ أَنفُسُهُمْ خَلِيدُونَ ۝ لَا يَحْزَنُهُمُ الْفَزَعُ الْأَكْبَرُ وَتَتَلَقَّاهُمُ الْمَلَائِكَةُ
۱۲۳	۱۹	۹:۰۳	قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ ۝
۱۲۹	۶	۱۰۸:۲۰	وَحُشِعَتِ الْأَصْوَاتُ لِلزَّحْمَنِ فَلَا تَسْمَعُ إِلَّا هَمْسًا ۝
۱۲۹	۷	۲۳:۱۸	وَأَذْكُرُ رَبَّكَ إِذَا نَسِيتَ
۱۲۹	۱۶	۷۶:۶	لَا أُحِبُّ الْآفِلِينَ
۱۲۹	۱۸	۷۹:۶	إِنِّي أَوْجِهُتُ وَجْهِي لِلَّذِي فَطَرَ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضَ حَنِيفًا وَمَا أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ۝
۱۳۰	۳	۱۲۳:۱۱	إِلَيْهِ يُرْجَعُ الْأُمُورُ كُلُّهَا فَاعْبُدْهُ
۱۳۰	۴	۲۳:۱۸	وَقَدْ عَلِمْتَنِي أَنِّي إِلَٰهٌ دِينُ رَبِّي لِأَقْرَبَ مِنْ هَذَا ارْتِدَا
۱۳۰	۱۰	۲۵:۲۵	كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ
۱۳۰	۲۰	۲۵:۲۵	جَعَلْنَا الشَّمْسَ عَلَيْهِ دَلِيلًا ۝
۱۳۱	۱	۲۶:۲۵	قَبْضًا سَيْرًا ۝
۱۳۱	۲-۱۳	۲۳:۱۵	وَأَنَّا لَنَحْنُ مُخِيٌّ وَمُئْتٌ وَمَحْنٌ الْوَارِثُونَ ۝
۱۳۱	۱۱	۱۱۸:۹	ثُمَّ تَابَ عَلَيْهِمْ لِيَتُوبُوا ۚ
۱۳۲	۱۵	۱۸:۳۵	الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُم بِالْغَيْبِ

نوٹ: بخطوط میں ناقل بعض آیات کے نقل کرنے میں غلطی ہو گئی ہے
یہاں درست آیات نقل کی گئی ہیں۔

صفحة نمبر	سطر نمبر	حوالہ نمبر	آیات
١٣٧	٩	٢٠:١٣	وَمَا ذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ بِعَزِيزٍ ①
١٣١	١٣	١٩:٢٧	فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِّن قَوْلِهَا
١٣١	١٩	٥٣:٧	ثُمَّ اسْتَوَىٰ عَلَى الْعَرْشِ
١٣٣	٢٩	٩٧:٣	مُبْرَكًا وَهُدًى لِّلْعَالَمِينَ ②
١٣٣	١٣	٩٦:٣	مِّن كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ ③
١٣٣	١٨	٣٠:٣٠	عَنِّي عَنِ الْعَالَمِينَ ④
١٥٠	١٧	٦٨:٣	إِنَّ أَوَّلَى الْثَأْسِ بِآبِرْهِيمَ لِلْذِّينِ السَّعَوُ وَهَٰذَا النَّبِيُّ وَالَّذِينَ آمَنُوا وَاللَّهُ وَلِيُّ الْمُؤْمِنِينَ ⑤
١٥٣	٢	١٦٩:٣	وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتًا بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ ⑥
١٥٥	١٥	٦١:٢	أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَىٰ بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ
١٦٣	١١	٢٣:١٣	مَثَلًا كَلِمَةً طَيِّبَةً كَشَجَرَةٍ طَيِّبَةٍ أَصْلُهَا ثَابِتٌ وَفَرْعُهَا فِي السَّمَاءِ ⑦
١٦٣	١٢	٢٦:١٣	وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيثَةٍ اجْتُثِلَتْ مِّنْ فَوْقِ الْأَرْضِ مَأْلَهَا مِّنْ قَرَارٍ ⑧
١٦٦	٣	٧٦:١٢	وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ⑨

آیات	حوالہ نمبر	صفحہ نمبر	صفحہ نمبر
وَفَوْقَ كُلِّ ذِي عِلْمٍ عَلِيمٌ ﴿٦٠﴾	٤٦:١٢	٣	١٦٦
وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ﴿٦١﴾	٦٦:٣٣	٢	١٦٩
إِنَّ عِبَادِي لَيْسَ لَكَ عَلَيْهِمْ سُلْطَانٌ	٣٢:١٥	١	١٧١
وَلَوْ أَنَّ قُورَآئِنَا سَبَّحَتْ بِهٖ الْجِبَالُ أَوْ قُطِعَتْ بِهٖ الْأَرْضُ أَوْ كَلَّمَتْ بِهٖ النَّوْثُ بَلَّ لِلَّهِ الْأَمْرُ جَمِيعًا	٣١:١٣	١٥	١٧١
لَا تَخَفْ وَلَا تَحْزَنْ	٣٣:٢٩	١٢	١٧٦
يَا مُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَیَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُسَارِعُونَ فِي الْخَيْرَاتِ	١١٣:٣	٦	١٨٢
ذَٰلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَن يَشَاءُ ۚ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ﴿٦٢﴾	٣:٦٢	١٨	١٨٩
سُبْحَنَ رَبِّكَ رَبَّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ﴿٦٣﴾ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ﴿٦٤﴾ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴿٦٥﴾	٣٧: ١٨٢-١٨١	١٢	١٩١

از پی یکنه از پنجم سال
 کامه از کان کائنات برون
 یعنی از لطف خاص بانی
 پسر شد عطا قطب بانی
 ششم اهل محمد و ملت
 آن شهر دین که ملک نال
 فی پسر قتاب کرد طلوع
 کرده پرواز تا از این ندان
 نه نشان کسی بود می علم
 نه در اقطاب از پیش مانند
 خازن حیات خلیف کریم
 نام او کز ازل سمیع آمد
 خاک ایش چه ماه چرخید
 اگر سوسن رسد صبا گردد
 آن امام زمان ز طاعت حق
 تاشی سابقان عالم قدس
 همه در کار آن ولی گردند
 جام و کعبه کشید و کوزه خست
 شیونش کرده ملک ملکوت

بود از هجرت نبی صل
 گوهر برتر از مثال و مثل
 وز عنایات لم یزال یزل
 مجتبیای خدای عز و جل
 حافظ شرع از زوال و زل
 پذیرد و دوست دیو خل
 بانبران شرف و جلال
 مرغ روحش بر غزال جلال
 نه نظیرش کسی بگو می
 نه در ابدال از پیش بدل
 وارث دولت رسول اجل
 بر سعادت بود دلیل اول
 جبهه شش پشتری پنهان
 عارف آید ز کوی مرد و غل
 نشسته یک زمان را و جل
 بر کشیدند باد باده اجل
 جمع کردند با شراب و جل
 قصه پر دراز طول ال
 با شش داشت ماقبل و جل

عمدة القامات

۲۳۵

تایخ وصال آن بزرگوار

مکاش

تخصیص عزت و عدت

بنویس حق ۱۲۰۰

سال میلاد او فیوض حقاقت
 گزینا شد شهر و خل عمل

ماده تا آخر میلاد

سال عمرش نمایند لله
 اگر عدد خواهی از حساب جمل

سال رحلت پیاپی از خوانی
 رفت قطب زمان سید ازل
 رفت قطب زمان سید ازل
 رفت قطب زمان سید ازل

ماده وفات
 تاریخ وفات

Lata'if-ul-Madina

[Rotograph of an Unique Manuscript]

Life and thoughts of

Kh. Muhammad Saeed s/o

(1005-1071 ah/ 1596-1661 ad)

Hazrat Imam-i Rabbani Mujaddid-i alf-i Sani

Compiled by

Sh. Abdul Ahad Wahdat Sirhindi

(1050-1126 ah/1640-1714 ad)

Edited, annotated and translated

by

Muhammad Iqbal Mujaddidi

Published by

Houza-e-Naqshbandia

H.no-5, Ajmari Street, Hajvari Muhallah Data Gunj Buksh,
Lahore, Pakistan

1325/2004

www.maktabah.org

Maktabah Mujaddidiyah

www.maktabah.org

This book has been digitized by Maktabah Mujaddidiyah (www.maktabah.org).

Maktabah Mujaddidiyah does not hold the copyrights of this book. All the copyrights are held by the copyright holders, as mentioned in the book.

Digitized by Maktabah Mujaddidiyah, 2012

Files hosted at Internet Archive [www.archive.org]

We accept donations solely for the purpose of digitizing valuable and rare Islamic books and making them easily accessible through the Internet. If you like this cause and can afford to donate a little money, you can do so through Paypal. Send the money to ghaffari@maktabah.org, or go to the website and click the Donate link at the top.